

# دُرِّلَاٹَانِي

یعنی

خلاصہ مکتوبات

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ السامی

مصنف

حضرت مولانا محمد ہدایت علی نقشبندی مجددی بے پوری

ناشر:

**الہدایہ اسلامک ریسرچ سینٹر**  
 1617، کھیجڑے کاراسٹہ، نزد اندرابازار، بے پوری۔ (راجستھان)  
 فون: (0141) 2312386, 2319935

## (جملہ حقوق محفوظ)

نام کتاب	: دُرِّی لاثانی
مصنف	: حضرت مولانا محمد ہدایت علی نقشبندی مجددی
سن اشاعت	: ۱۴۲۶ھ مطابق ۲۰۰۸ء
ایڈیشن	: دوم
تعداد	: ایک ہزار
قیمت	: ۵۰ روپے
صفحات	: ۱۷۵
ناشر	: الہمایہ اسلامک ریسرچ سینٹر، جامعۃ الہمایۃ، بج پور

**باہتمام**

حضرت مولانا محمد فضل الرحیم صاحب مجددی / رمد نظرہ العالی  
امیر جامعۃ الہمایۃ، بج پور

**ملنے کے پتے**

۱۶۱۷، چڑھے کاراستہ، نزد اندر ابازار، بج پور۔ ۲ (راجستھان) ☆  
پوسٹ بکس ۳۵، ہدایت مسجد چڑھے کاراستہ، نزد اندر ابازار، بج پور ☆

## حمد

بنام آنکه آن نامے ندارد                      بہرنا مے کہ خوانی سر بر آرد  
 (حضرت جامی)

حمد حقیقت اس ذات پاک کو زیبا ہے کہ جو پاک ہے قرب اور بعد سے  
 وصل اور فصل سے، پستی اور بلندی سے، مکان اور لامکاں سے، زمین اور  
 آسمان سے، حلول اور اتحاد سے، وہم اور خیال، قیاس اور گمان سے، ادراک  
 اور جہل سے، دید و شنید سے، ازال اور ابد سے، حال اور قال سے، تحریر اور تقریر  
 سے، زمان اور نشان سے، اشارہ اور کنایہ سے۔

ہاں وہاں گر حمد گوئی و سپاس      ہمچونا فرجام آں چوپاں شناس  
 ایں شاًفُقْتَنْ زمِنْ ترَكْ ثناَستَ      کیں دلیل ہستی و ہستی خطاست  
 (حضرت مولانا)

## نعت

اور درود نامحدود اس ذات با برکات پر جو بعد خدا کے تمام مخلوقات  
 میں سب سے بہتر ہیں جن کا اسم پاک احمد مجتبی و محمد مصطفیٰ ہے صلی اللہ علیہ وآلہ  
 واصحابہ وسلم اور ان کی تعریف سوائے خدا کے کوئی نہیں کر سکتا۔

خدا در انتظار حمد مانیست      محمد چشم بر راهِ ثنا نیست  
 خدا مدح آفرین مصطفیٰ بس      محمد حامد حمد خدا بس

(حضرت مرزا)

منا جاتے اگر باید بیاں کرد      آبیتے ہم قناعت می تو اس کرد  
 محمد از تو می خواہم خدا      آہی از تو حب مصطفیٰ را  
 (شہید مظہر جان جانا)

سید وسرور محمد سور جاں      مہترو بہتر شفیع عاصیاں  
 (حضرت مولانا)

### منقبت

اور خدا راضی ہوان کے چار یار، اور آل اطہار اور صحابہ کبار سے  
رضوان اللہ علیہم اجمعین جو نجات امت کے لیے مثالِ کشتی نوع اور آسمان ہدایت  
کے تارے ہیں۔

ما و اصحابیم چوں کشتی نوح ہر کہ دست اندر زند یا بد فتوح  
(حضرت مولانا)

### منقبت اولیاء اللہ

اور ہزاروں رحمتیں نازل ہوں علمائے حقانی و اولیائے ربائی رحمۃ اللہ  
علیہم اجمعین پر جن کے سبب سے ہم بے را ہوں کو خدا کی طرف چلنے کا راستہ ملا  
ہے۔ آمین بحق سورہ طو ویسین۔

### حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ

بے عنایات حق و خاصان حق	گر ملک باشد سیہ ہستش ورق
ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا	او نشیند در حضور اولیاء
چوں شوی دور از حضور اولیاء	در حقیقت گشته دور از خدا
یک زمانہ صحبتے با اولیاء	بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا
گر تو سنگ خارہ مر مر شوی	چوں بصاحب دل رسی گوہر شوی

### تمہید خلاصہ مکتوبات شریف بزبان اردو

مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ  
السّامی جامع حقائق شریعت و طریقت ہیں، وشارح حقائق حقیقت و معرفت  
ہیں، اور رہنمائے علمائے ربائی و سراج عرفاً یعنی حقانی ہیں، اگر ان مکتوبات کو کو

ئی بغور پڑھے اور سمجھے اور عمل کرے تو اس کے واسطے اس سے بہتر کوئی کتاب علم تصوف میں فائدہ مند نہیں، ان مکتوبات شریف میں قال شریعت اور حال طریقت اور نکات و اسرار ذات و صفات الہی خوب بیان فرمائے ہیں، اور ایسے ایسے علوم و معارف فرمائے ہیں، کہ جو بزرگان سابقین کی کتابوں میں درج نہیں، یہ خاص معرفت و علوم حضرت مجذد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں، اسی واسطے آپ کو مجذد الف ثانی کہتے ہیں، دنیا میں ایک لاکھ چوپیں ہزار نبی ہوئے ہیں اور ان میں تین سو تیرہ مرسل ہوئے ہیں اور تین سوتیرہ مرسلين میں پانچ نبی اولوالعزم ہوئے ہیں۔ ہر زمانہ میں نبی سیکڑوں کی تعداد میں ہر جگہ ہدایت کے واسطے رہتے تھے، لیکن نبی مرسل سو سو پچاس پچاس سال کے بعد آتے تھے اور پیغمبر ان اولوالعزم قریب قریب ہزار سال کے بعد آیا کرتے تھے اور پیغمبر ان اولوالعزم صاحب کتاب اور نانخ ادیان سابقہ ہوتے تھے، اور ان کی شریعت کے احکام کی تعمیل کیا کرتے تھے اور کلمہ سب نبی اور نبی مرسل نبی اولوالعزم نبی کا پڑھا کرتے تھے، اب چونکہ خاتم النبیین حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہو گئے، تو موافق سنت اللہ حضور ﷺ کی امت میں ہر صدی پر عالم رائخ بجائے نبی مرسل اور ہر الف پر عارف اکمل بجائے پیغمبر اولوالعزم کے ہونا چاہیے تھا، اسی لیے الف اول کے ختم پر الف ثانی کے شروع میں حضرت مجذد الف ثانی کو خدا نے مجذد الف بناء کر بھیجا اور ثبوت مجذد ہونے کا خود آپ کی ذات آیات بینات ہے کہ جو علوم و معارف ان حضرت نے بیان فرمائے وہ سابق کی کبرای دین کی کتابوں میں درج نہیں، اسی واسطے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجذد الف ثانی ”کی ذات اس الف ثانی کی ارہا ص (بنیاد) ہے اور حضرت مجذد الف ثانی“ کا منکر فاسق ہے، اور ان حضرت کا امت پر بڑا احسان ہے

، کہ جس کا عوض نہیں ہو سکتا اور حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت قاضی ثاراللہ صاحب پانی پی کے شیخ ہیں، جب کسی کو خلافت عطا فرمایا کرتے تو مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی عنایت فرمایا کرتے اور پھر تاکید سے فرماتے، کہ ان مکتوبات شریف کو بعد نماز عصر پڑھا کرنا اور طلبہ کو سنانا، یہ مکتوبات تمہارے واسطے فیض اور رہنمائی کے لیے انشاء اللہ کافی ہوں گے، حضرت مجدد الف ثانیؒ رحمۃ اللہ علیہ نے کبرائے دین سابقین کے علوم وحدت الوجود وغیرہ کے حالات کی تائید فرمایا اس سے بہت آگے قرب خدا کے مراتب بیان فرمائے ہیں، حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے جو تعریف مولانا رومیؒ کی فرمائی ہے، اس میں سے ایک شعر حضرت مجدد الف ثانیؒ کی شان میں نہایت موزوں ہے۔

من چگویم وصف آں عالیجناب نیست پنغمبر ولے دارد کتاب  
اور سب سے بہتر دلیل آپ کی بزرگی کی یہ ہے کہ آپ کے پیرو  
حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ جیسی ذاتِ اکمل جنہوں نے ایک ہی توجہ  
میں نانبائی صاحب کو اپنی ہم شکل بنادیا اور اپنا جیسا اکمل کر دیا وہ یوں فرماتے  
ہیں:-

”میاں شیخ احمد آفتاب است و ما ہچوں ستارگان دروے گم اند“  
مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کے خلاصہ  
بزبان اردو کرنے کی وجہ

فی زمانہ زبان فارسی بہت کم ہو گئی ہے اور مکتوبات شریف کی فارسی بھی ذرا ادق ہے۔ علاوہ اس کے اگر عبارت کوئی پڑھ بھی لے تو اس کے اصطلاحات سے واقف نہیں ہوتے اور کوئی اصطلاحات سے واقف ہوتے ہیں تو معارف و اسرار کے نکات سے واقف نہیں ہوتے، اور بعض شخص

طبعت کا لگاؤ نہیں ہونے کی وجہ سے مکتوبات شریف کی عبارت پڑھنا اور تھوڑی دیر اس میں صرف کرنا اپنے پر دشوار جانتے ہیں اور ان وجوہات سے متذکرہ بالا سے فیضان اور ہدایت مکتوبات سے محروم رہتے ہیں۔ اس لیے میں نے زمانہ حال کی رفتار اور عدم تو جہی دیکھکر یہ خیال کیا کہ مکتوبات کا خلاصہ کرنا چاہیے اور اسکو اور دوزبان میں لکھنا چاہیے اور تصوف کی ضروری اصطلاحات بھی لکھنا چاہیے، تاکہ مسلمان ان مکتوبات کے فیضان سے مشرف ہوں اور عقائد حقہ اور اصول اسلام اور ایمان حقیقی کے حاصل کرنے میں کوشش ہوں اور میں نے بعض مکتوبات کے آخر پر لفظ آگاہی لکھ کر عام لوگوں کے سمجھانے کو کچھ تشریع کر دی ہے، میرا قصد ان مکتوبات شریف کا خلاصہ بزبان اردو کرنے کا قریب پندرہ سال سے تھا، لیکن مجھ کو اتنی فرصت نہیں ملی، کہ میں اس کام کو انجام دیتا، لیکن قدرت کی بات کہ میں نے ایک مسلم بھائی کی ڈھائی ہزار روپیہ کی خمائی دی اور اس مسلم بھائی نے روپیہ قرضخواہ کو نہیں دیا اور قرضخواہ نے مجھ پر ڈگری کرالی اور میں بوجہ ناداری روپیہ ادا نہ کر سکا، تو اس ڈگریدار نے میرے قید کی درخواست کی اور وہ منظور ہو کر میں دو ماہ بیل جب پور میں بزمراہ مدینا ن قید رہا، اور اس قید کے زمانہ میں میں نے مکتوبات شریف کا خلاصہ بزبان اردو تیار کیا، مجھ کو جب کبھی کوئی سخت دشواری پیش آتی، تو میں اپنے پیر حضرت محمد علی شیر خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر شریف پر حاضر ہو کر بجناب حق تعالیٰ متسلی پیر ان عظام عرض کرتا، تو اکثر اوقات ایسا دیکھا، کہ حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر شریف میں حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرمائیں، اور حضرت صاحب حضور ﷺ کی جناب میں عرض کر رہے ہیں، تو کبھی حضور مسکرائے ہیں اور کبھی وعدہ فرمایا، تو خداوند تعالیٰ نے ویسے ہی میرے کام انجام کو پہوچا دیئے، لیکن اس اجراء ڈگری کے وقت جب عرض کیا تو یہ دیکھا،

کہ حضور اور حضرت صاحب دونوں خاموش اور غمگین ہیں، بعد افاقہ میں سمجھ گیا، کہ مرضی حق یہی ہے، کہ تو جیل جائے چنانچہ ایسا ہی ہوا ” فعل الحکیم لا يخلو عن الحکمة ” میرے اس جیل جانے سے میرے نفس فرعون کی اصلاح اور حضرت مجدد الف ثانیؓ کی ایتاء ہو گئی اور یہ نیک کام و بہاں ہی پورا ہوا، اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمای کرو دستوں کو اور مجھ کو پڑھنے اور عمل کی توفیق عطا فرمائے، اور میرے لیے ذریعہ نجات ہو، بزرگوار ان اہل علم کی خدمت شریف میں عرض ہے، کہ مجھ سے کوئی بات بتقاضاۓ بشریت زیادہ وکم یا بھول چوک ہو گئی ہو تو معاف فرمائیں، اور دعاۓ خیر کریں، اور میں نے مثنوی مولانا رومیؒ رحمہ اللہ کا بھی خلاصہ اپنی حیثیت فہمید کے موافق کیا ہے اور حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کا جو مثنوی سے مقصود ہدایت خلق اور ترکِ دنیا اور قربِ خدا ہے انہیں اشعار کو اسی فارسی زبان میں لکھا ہے، لیکن ان اشعار کے مقابلہ میں بزبان اردو مطلب اور خلاصہ درج کر دیا ہے اور میں نے ترجمہ اشعار اردو کا اس واسطے نہیں کیا کہ جو فیضان اور برکات اور جذبات حضرت کے خود زبان سے نکلے ہوئے اشعار میں ہیں، وہ ترجمہ میں نہیں ہو سکتے، انشاء اللہ اہل علم و اہل ذوق اس خلاصہ مکتوبات و خلاصہ مثنوی کو پڑھکر بہت محفوظ و مسرور ہوں گے، اور جو مجھ خادم ازلی محمد ہدایت علی نقشبندیؒ مجددی جسے پوری کے لیے دعاۓ مغفرت فرمائیں گے۔

## در لاثانی لعنى

### خلاصة

**مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ قدس سرہ السامی**

### مکتب ۱

#### بخدمت حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

اسم هو الظاهر کی تجلیات کا ظہور ہرشے میں معلوم ہوا، اس کے بعد تجلیات پوشیدہ ہو گئیں اور فنا ظاہر ہوئی اور انانتیت اور نفسانیت وغیرہ جاتی رہیں اور اسلام حقیقی کے آثار اور شرکِ خفی کے دور ہونے کی علمتیں ظاہر ہوئیں

**آگاہی** - من جانب خلاصہ کنندہ محمد ہدایت علی، جہاں لفظ آگاہی آئے گا وہ میری طرف سے بطور اطلاع یا شرح کے ہوگا، یہ مکتب حضرت کا زمانہ ابتدائی میں حضرت نے اپنے پیر حضرت خواجہ باقی باللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لکھا ہے جب کہ فنا، وبقاء کا حال آپ پر گذر رہا تھا۔

### مکتب ۲

#### بخدمت حضرت خواجہؒ

جس قدر فنا پوری طور پر سالک کو ہوگی اسی قدر بقاء بھی اس کو پوری طور پر ہوگی اور جس قدر بقاء کامل طور پر ہوگی، اسی قدر صحو (ہوشیاری) بھی زیادہ ہوگا، کیونکہ کمال صحیح حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لیے تھا، اور جس قدر صحو

زیادہ ہوگا اسی قدر شریعت حق کے موافق علوم کا فیضان ہوگا اور جو معارف و علوم حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے صادر ہوئے ہیں وہ شریعت کے احکام اور عقائد ہیں جو ذات و صفات الٰہی کے بارے میں فرمائے ہیں اور ان احکام ظاہری کی مخالفت اگر کسی نے کی ہے، تو حالت مسکر میں کی ہوگی۔

**آگاہی** - بعض اولیاء اللہ سے جو کلمات خلاف شرع شریف سرزد ہوئے ہیں وہ اثناء حال میں بوجہ غلبہ سکر سرزد ہوئے ہیں، جو قبل گرفت نہیں، وہ لوگ بوجہ حال معدود ہیں، ان کے الفاظ سکر سے خالی نہیں اور جو بلا حال ان کلمات کو کہے وہ کفر سے خالی نہیں، مثلاً جیسے "أَنَا الْحَقُّ وَسَبَّحَنِي مَا أَعْظَمُ شَأْنًا"، وغیرہ وغیرہ،

### مکتب ۳

#### بخدمت حضرت خواجہ

بعض لوگ مقریین کے طریق کے ساتھ مناسبت نہیں رکھتے ان کا حال ابرار کے طریق پر ہے۔

**آگاہی** - مقریین اعلیٰ درجہ کے اولیاء اللہ ہوتے ہیں، ان کی عبادت اور جملہ حسنات رضا حق کے لیے ہوتی ہیں اور ابرار کی حسنات عبادت طلب جنت و نجات دوزخ کے لیے ہوتی ہیں، ابرار عابدین میں ہیں اور مقریین عارفین میں ہیں، حضرت مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا فرق بتلا یا ہے۔

سیر زاہد ہر شب یک روزہ را  
سیر عارف ہر دمے تا تخت شاہ  
(عرش معلما)

## مکتب ۲

### بخدمت حضرت خواجہ<sup>ؒ</sup>

ماہ رمضان کو قرآن شریف سے نہایت مناسبت ہے اور قرآن مجید تمام ذاتی و شیون (ا) کمالات کا جامع ہے اور حقیقت محمدی اس کا ظل ہے اور اسی مناسبت کی وجہ سے قرآن مجید اس ماہ میں نازل ہوا ہے، اور اسی وجہ سے یہ میں ہ تمام خیرات و برکات کا جامع ہے، جو خیرات و برکات سال بھر تک کسی کو پہنچتی ہیں، وہ اس ماہ مبارک کی برکتوں کے دریا کا قظر ہے، اس ماہ کی جمعیت سال بھر کی جمعیت ہے اور اس ماہ کا تفرقہ سال بھر کا تفرقہ ہے، حقیقت محمدی درمیان خالق و خلق کے بزرخ کبریٰ ہے اور تقرب ذات بے پرده صفات ہے۔

**آگاہی** - حقیقت محمدی کو قابلیت اولیٰ حقیقت الحقائق، نور اول  
برزخ کبریٰ، عقل کل بھی کہتے ہیں،

## مکتب ۵

### بخدمت حضرت خواجہ<sup>ؒ</sup>

رسالہ سلسلۃ الاحرار کو دیکھ کر بعض علوم لکھ کر ارسال خدمت کیے ہیں، چاہیں تو شامل فرمائیں،

**آگاہی** - یہ عریضہ اپنے پیر صاحب کی خدمت میں روانہ کیا ہے۔

## مکتب ۶

### بخدمت حضرت خواجہ<sup>ؒ</sup>

جمال عین جلال ہے اور جلال عین جمال ہے، فنا سے مراد مساوی

اللہ کا فرماوش ہو جانا ہے، جب تک علوم جہل مطلق کے ساتھ تحقیق نہ ہو جائیں، فنا کا کچھ حصہ بھی حاصل نہیں ہوتا، حیرت و جہل دائمی ہے، یہ کبھی زائل نہیں ہوتی، بعد فنا و بقا سالک اپنے ہی میں جہل پاتا ہے اور اپنے ہی میں علم اپنے ہی میں شہود پاتا ہے، اور اپنے ہی میں حیرت، عین بحالتِ نادانی شعور میں ہے، اور عین حیرت کے وقت حضور میں ہے، یہی مرتبہ حق الیقین کا ہے، اسی واسطے حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ اہل اللہ بعد فنا و بقاء جو کچھ دیکھتے ہیں، وہ اپنے میں دیکھتے ہیں اور جو کچھ پہچانتے ہیں، وہ اپنے میں پہچانتے ہیں اور ان کی حیرت ان کے وجود میں ہے، پہلے جو بلا و مصیبت آتی تھی، اس سے خوشی ہوتی تھی اور جب سے مقام بقاء میں عالم اسباب میں اس طرف آیا ہو ل، تو ہر تکلیف سے تکلیف اور ہر صدمہ سے صدمہ اور ہر چیز کے جانے کا افسوس ہوتا ہے اور اپنی عاجزی اور محتاجی پر نظر پڑی ہے، تو معلوم ہوا کہ وہ سابقہ حالات سُکر کے سبب سے تھے صحوكی حالت میں بجز اور محتاجی اور خوف و حزن غم و شادی جیسے عام لوگوں کو ہوتا ہے، ویسا ہی مجھ کو ہوتا ہے، اس لیے حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی دعا کیں بوجہ امر کے نہیں تھیں، بلکہ بجز حاجتمندی خوف، حزن کے سبب سے تھیں،

**آگاہی:** اثناء حالت فنا و بقاء میں سالک ہر جمال ہو یا جلال، تکلیف ہو یا راحت زشت ہو یا خوب، دوست ہو یا دشمن، سب کو منجانب اللہ یا فعل خدا جان کر حظ حاصل کرتا ہے، حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ع  
گرچہ تیر از کماں ہی گزرد از کماں دار بیند اہل خرد  
صرف قال سے اولیاء نہیں بنتا، یہ حال حقیقت کسی پر گزرنے، جب  
جماعت اولیاء اللہ میں شمار کیا جاتا ہے، حضرت مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:  
قال را گذار مر د حال شو پیش مرد کاملے پامال شو

### مکتب ۷

#### بخدمت حضرت خواجہ<sup>ؒ</sup>

نہ میں خود اپنا وجود پاتا ہوں اور نہ عالم کا اور یہ حالت دائیٰ ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا، فرماتے ہیں کہ ہم تجھکو آسمانوں کا علم سکھانے آئے ہیں اپنے پیر صاحب کی خدمت میں عرض کیا ہے۔

### مکتب ۸

#### بخدمت حضرت خواجہ<sup>ؒ</sup>

جب سے مقام بقاء میں آیا ہوں ، عجیب و غریب علوم و معارف پے درپے وارد ہو رہے ہیں ، جو اصطلاح صوفیہ میں قرار دی ہیں اور مشہور ہیں ان کے خلاف اور علماء شریعت کے موافق ہیں ، صوفیہ نے جو مسئلہ وحدت الوجود اور اس کے جو کچھ حالات بیان کیے ہیں ، ابتداء ان حالات سے مشرف ہوا ، اور کثرت میں وحدت کا مشاہدہ ہوا اور اس مقام سے کئی درجے اوپر لے گئے ، لیکن وہاں علمائے شریعت کے تحقیق کی تصدیق ہوتی ہے اور اولیاء اہل حال کی تائید نہیں ہوتی ، یہ مکتب بھی اپنے پیر صاحب کی خدمت میں روانہ کیا ہے۔

### مکتب ۹

#### بخدمت حضرت خواجہ<sup>ؒ</sup>

میں اپنے میں کوئی بھلائی سوائے برائی کے نہیں پاتا ہوں ، میرے تمام اعمال لا نقیب نہیں اور میری استغناۓ بھی میرے تمام گناہوں کے مانند گناہ ہے۔ اس کا مرض ذاتی ہے ، جو کسی دوا کو قبول نہیں کرتا ، جو چیز ذاتی ہوتی

ہے، وہ کبھی دور نہیں ہو سکتی۔ ع

سیاہی از جبشی کے رو دکھ خود رنگ است

چونکہ بندہ شر مغض ہے، اس لیے اسماء و صفات الہی خیر مغض کے لیے ضد ہونا چاہیے تھا، بایس وجہ خیر مغض کا آئینہ شر مغض انسان ٹھہرا ہے، اور پوری ظلمت کی وجہ سے حقیقت انسان میں پورا عکس خیر کا ظہور ہوا ہے اور انسان کمال ذم والا بوجہ حامل عکوس اسماء و صفات کمال خیر والا بنا یا گیا ہے اور انسان چونکہ جامع شر تھا، اپنی حقیقت شر کو حقیقت پوری طور پر جان کر حق عاجزی ناچیزی نیستی کے ساتھ عبادت میں مشغول ہوا، تو انتہائے عاجزی فروتنی نیستی ظلمت کے مقابلہ میں انعام خداوندی زیادہ عطا ہو کر کر منا بنی آدم کا خلعت عطا کیا گیا، اس لیے مقام عبدیت تمام مقامات سے بالاتر مقام ہے اس مقام عبدیت کے میدان میں تیز رفتار شہسوار دن دنیا کے سردار اور اولین و آخرین کے سردار جناب حضرت محدث رسول اللہ ﷺ ہیں اور جس کسی کو محض اُنے فضل سے یہ دولت بخشا چاہتے ہیں، تو اس کو حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ وال تسالیم کی کمال اتباع عنایت فرماتے ہیں اور اس وسیلے سے بلند درجوب پر لے جاتے ہیں (کمال شروع نص علم ذوقی ہے) جو لوگ اپنے کو محض مولا جانیں اور یا اس کی صفات کو اپنی صفات جانیں محض الخاد و زندقة ہے، خدا کی شان بلند اور برتر اور ہر حلول و اتحاد سے منزہ اور مبراء ہے۔

**آگاہی۔** اس مکتب میں حضرت نے اپنا عجز اور بشر کی بشریت اور ترقی کے وجوہات ظاہر فرمائے ہیں، یہ مکتب مفصل نہایت مدل ہے۔

## مکتب ۱۰

### بخدمت حضرت خواجہ

عجب بات ہے کہ دوری کا نام قرب اور فراق کو وصل کہتے ہیں، گویا در حقیقت اس کے ضمن میں قرب وصال کی فی کی طرف اشارہ ہے پس اسی واسطے ہمیشہ کاغم اور فکر دامن گیر ہے، مرا ( جس کو خدا خود چاہے) کو بھی آخر میں بطور مرید ( خدا کو یہ خود چاہے) ہونا پڑتا ہے، حبیب خدا ﷺ کو بھی باوجود مراد ہونے کے مرید ہونے کا معاملہ خدا سے کرنا ضروری ہوا، محبت کے بوجھ کو اٹھا سکتے ہیں، محبوبوں کو اس بوجھ کا اٹھانا مشکل ہے۔

**آگاہی** - حضرات نقشبندیہ کے نزدیک جو لوگ تجلیات اسماء و صفات سے مشرف ہوتے ہیں اس کو حقیقتہ محقق عرفادوری از ذات کہتے ہیں اور ذات میں جب بے ادرا کی اور جہل پیدا ہوتا ہے اس کو قرب کہتے ہیں، حضرت خواجہ نقشبند رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

” ہر چہ دیدہ شد و شنیدہ شد و دانستہ شد آن ہمہ غیر است ”

## مکتب ۱۱

### بخدمت حضرت خواجہ

قرب حق یا اکشافات علم کے واسطے دو چیزیں ضروری ہیں ایک اپنے کو ہمہ تن قصور وار جاننا، دوسرے شیخ مکمل مجدوب کی جس نے سلوک طے کرا یا ہو، اس کی صحبت، میرا کوئی نیک عمل ایسا نہیں جو تہمت سے خالی ہو اور کوئی عمل ایسا نیک نہیں پاتا کہ فرشتہ داہنے ہاتھ والا اس کو لکھے اور ہر شخص کو جو اس میں ہے حتیٰ کہ کافر فرنگ اور زندیق ملحد کو اپنے سے کئی درجہ بہتر جانتا ہے اور ان سب

سے بدتر اپنے کو جانتا ہے۔

**آگاہی** - یہ ہے حقیقت سلوک اور اقربیت خدا کا ثبوت، اسی واسطے حضرت سعدیؓ نے حضرت بازیزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے قصہ میں فرمایا ہے:

ازان بر ملائک شرف داشتند کہ خود را بہ از سنگ نہ پند اشتمد

ایک مقام عالی منکشf ہوا اور میں وہاں پہنچا تو معلوم ہوا کہ یہ مقام حضرت ذی النورینؑ کا ہے، اس سے اوپر مقام حضرت عمر فاروقؓ کا ہے، اس سے اوپر مقام حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہم اجمعین کا ہے، اس کے اوپر حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام ہے اور اس کے اوپر کوئی مقام کسی کا نہیں ہے، اپنے مشائخ میں سے حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ کو ہر مقام میں اپنے ساتھ پاتا تھا اور دوسرے خلفاء کا بھی ان مقام میں عبور واقع ہوا ہے، سوائے عبور اور مقام اور مرور اور ثبات کے کچھ فرق نہیں ہے، یہ مکتب حضرت خواجہؒ کی خدمت میں عرض کیا ہے۔

## مکتب ۱۲

### بخدمت حضرت خواجہؒ

وہ علوم جو فنا فی اللہ اور بقاء باللہ کے مقام سے تعلق رکھتے ہیں، خداوند تعالیٰ نے اپنی عنایت سے سب ظاہر کر دیئے اور ایسی کوئی چیز نہیں رہی کہ جس کا اولیاء اللہ نے نشان دیا ہے، وہ مجھ کو نہ دکھائی گئی ہو، جو کوئی خدا کی جناب میں قبول ہوا ہے، فضل سے ہوا ہے، اپنے پیر صاحب کی خدمت میں عرض کیا ہے۔

مکتب ۱۳

### بخدمت حضرت خواجہ

سیرالی اللہ (اللہ کی طرف) پچاس ہزار برس کی راہ ہے، قرآن شریف اس کا شاہد ہے مجھ کو یہ سب خدا نے دکھایا اور جملہ علوم کشی شریعت کے مطابق ہیں، ظاہر شریعت سے سرموخalfت نہیں دیکھی، بعض صوفیہ نے جواز روئے کشف کے خلاف شریعت بیان کیا ہے، یہ سہو (بھول) اور سکر (مدھوشی) کی وجہ سے ہے، باطن ظاہر شریعت سے کچھ مخالف نہیں ہے اتنا راہ میں سالک کو مخالفت معلوم ہوتی ہے، نتھی کو مخالفت نہیں دیکھتی، علماء اور اولیاء اللہ میں صرف یہ فرق ہے، کہ علماء بد لیل علم کے جانتے ہیں اور صوفیہ بذریعہ کشف اور ذوق کے جانتے ہیں۔

مکتب ۱۴

### بخدمت حضرت خواجہ

ترقی مقامات میں سوائے حیرت اور جہل کے کچھ نہیں ہے، حضور نے جو فرمایا تھا کہ تجھ میں صفت محبوبیت کے معنی نہ ہوتے، تو مقصود تک پہنچنے میں بہت توقف واقع ہوتا، اس ارشاد کی بنابری پر بہت کچھ امید ہے،

مکتب ۱۵

### بخدمت حضرت خواجہ

بندہ مدتیوں سے اسکو ڈھونڈتا تھا تو اپنے آپ کو پاتا تھا، اس کے بعد اپنے آپ کو ڈھونڈتا تھا، تو اس کو پاتا تھا، اب اس کو گم کیا ہے، لیکن اپنے آپ کو پاتا ہے، باوجود گم کرنے کے اس کا ڈھونڈنے والا نہیں ہے اور باوجود ثابت ہونے

گم کرنے کے اس کا چاہنے والا نہیں ہے، علم کی رو سے حاضر واجد قبل ہے، اور از روئے ذوق کے غائب و فاقد و معرض سے، اس کا ظاہر بقاء ہے اور باطن فنا، عین بقا میں فانی ہے اور عین فنا میں باقی، لیکن فنا علمی ہے اور بقاء ذوقی ہے۔  
آگاہی۔ یہ فنا و بقاء خاص کے حالات و واقعات ہیں،

### مکتب ۱۶

## بخدمت حضرت خواجہ

ایک رسالہ دوستوں کے اصرار پر جس میں ضروری نصیحتیں طریقت کی ہیں، ارسال خدمت کیا جائے گا، یہ رسالہ بڑی برکتوں والا ہے اس رسالہ کے لکھنے کے بعد ایسا معلوم ہوا کہ حضرت رسالت پناہی اللہ اپنی امت کے بہت سے مشائخ کے ساتھ تشریف رکھتے ہیں اور اس رسالہ کو اپنے دستِ مبارک میں لیے ہوئے ہیں اور اپنے کمال کرم سے اس کو چوتے ہیں اور مشائخ کو دکھاتے اور فرماتے ہیں کہ اس قسم کے اعتقاد حاصل کرنے چاہئیں اور وہ لوگ جنہوں نے ان علوم سے سعادت حاصل کی ہے، وہ نورانی اور ممتاز ہیں اور عزیز الوجود ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رو بروکھڑے ہیں اور کمال کرم سے چوتے ہیں اور اسی مجلس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاکسار سے ارشاد فرمایا کہ اس واقعہ کو شائع کر، (حضرت مجدد الف ثانیؒ کی مقبولیت دیکھو) تمام مشائخ کے مقامات پر ماشاء اللہ عروج حاصل ہوا۔

گلے بر دندزیں دہلیزیہ پست بدان درگاہ والا دست بر دست  
اس اثناء میں اگر مشائخ کی روحانیت کے توسط کو گنے لگوں، توبات لمبی ہو جائے گی، مقالات عالیہ کو مراد (جس کو خود خدا چاہے) ہی کے لیے طے کرنا مخصوص ہے، مرید (جو خدا کو خود چاہے) عمر نوچ میں بھی طنہیں کر سکتا۔

## مکتب ۱۷

### بخدمت حضرت خواجہ

اپنے پیر حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عریضہ حال  
مجمل مقام عروج و نزول کی بابت عرض کیا ہے، تفصیل بالکل نہیں ہے  
مکتب ۱۸

### بخدمت حضرت خواجہ

جب تک حالات و واردات ظاہر ہوتے تھے عرض کرتا تھا، لیکن جب سے  
حق تعالیٰ نے حضور کی توجہ کی برکت سے احوال کی غلامی سے آزاد کر دیا  
اور تلوین سے تمکن کے ساتھ مشرف فرمایا تو حیرت و پریشانی کے سوا کچھ ہاتھ نہ  
آیا اور وصل سے جدائی اور قرب سے بعد کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا اور معرفت  
سے نادانی اور علم سے جہل کے سوا کچھ زیادہ نہ ہوا، اس واسطے نیاز ناموں میں  
توقف ہوا، اب حق الیقین سے مشرف فرمایا ہے، کہ جس جگہ علم و عین ایک  
دوسرے سے جا ب نہیں ہیں اور فتاویٰ وہاں جمع ہیں عین حیرت و بے نشانی  
میں علم و شعور ہے اور نفس غیب میں حضور میں باوجود علم و معرفت کے جہل  
ونادانی کی زیادتی کے سوا اور کچھ نہیں، مقام ولایت سے اوپر مقام شہادت  
ہے اور اس کے اوپر مقام صدقیقت ہے اور اس کے اوپر مقام نبوت ہے،  
سلوک ولایت علوم استدلالی علماء کوششی اور اجمال کو مفصل کو دیتا ہے، کسی شخص  
نے حضرت خواجہ بزرگوار خواجہ نقشبند رحمہ اللہ سے پوچھا کہ سلوک سے مقصود کیا  
ہے؟ تو فرمایا کہ اجمالی معرفت تفصیلی اور استدلالی کوششی ہو جائے، ہاں راستہ میں  
بہت سے علوم و معارف ظاہر ہوتے ہیں، جن سے گذرنا پڑتا ہے، علوم و معارف  
ابر بہار ہی کی طرح ہیں، کہ قوت مرکہ ان کی برداشت کرنے سے عاجز ہے۔

مکتب ۱۹

### بخدمت حضرت خواجہ<sup>ؒ</sup>

اس مکتب شریف میں حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے دو شخصوں کے وظیفہ دلانے کے لیے سفارش فرمائی ہے۔

مکتب ۲۰

### بخدمت حضرت خواجہ<sup>ؒ</sup>

یہ مکتب بھی حضرت<sup>ؒ</sup> کی خدمت شریف میں سفارشاً برائے دلوانے وظیفہ مقررہ کے تحریر فرمایا ہے۔

مکتب ۲۱

### بخدمت حضرت محمد مکمل<sup>ؒ</sup>

جب تک وہ موت جو موت معروف کے پہلے ہے اور اہل اللہ اس کو فنا سے تعبیر کرتے ہیں ثابت نہ ہو جائے اللہ تعالیٰ کی جناب میں پھوپھنا محال ہے، بلکہ آفاقی جھوٹے معبدوں اور افسوسی ہوائی خداوں کی پرستش سے نجات نہیں مل سکتی اور نہ اسلام کی حقیقت کا پتہ لگتا ہے اور نہ ہی کمال ایمان میسر ہو سکتا ہے۔ اور بزرگوں کے بیہاں سالک انتہا، ولایت میں ایک مرتبہ مثل برق کے تجلی ذات سے مشرف ہوتا ہے اور حضرات نقشبندیہ کے بیہاں یہ تجلی دائی نصیب ہوتی ہے، پس ان بزرگواروں کی نسبت تمام نسبتوں سے قوی تراوران کا کمال تمام کمالوں سے بالاتر ہے، پس جس طرح ولایت محمد یہ علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام پیغمبروں کی ولایت سے بڑھ کر ہے، اسی طرح ان بزرگواروں کی ولایت بھی

تمام اولیاء قدس سرہم کی ولایت سے بڑھکر ہے اور کس طرح بڑھ کرنہ ہو، جب کہ ان کی ولایت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے، ہاں بعض اکابر اولیاء کو یہ نسبت ہوئی ہے لیکن وہ بھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ولایت سے اقتباس ہے۔

### مکتب ۲۲

#### بنام شیخ عبدالجید لاہوری

روح نے جسم و نفس انسانی سے تعلق خاص پیدا کیا ہے بعد تعلق یعنی اس عالم میں اگر خدا کو یاد کیا تو خود ترقی پا کر و لایت حاصل کی اور اس کی ہمسایگی میں نفس میں بھی صفائی اور بحلائی پیدا ہو کر خلق خدا کو ہدایت کی اور فیضان اور انوار الہی سے مشرف ہوئی اور فقد فاز فوز اعظمیاً اس کی نصیب ہوا اور اگر اپنی حقیقت کو اور مقصود پیدائش کو بھول گئی، تو نفس کی خلمت میں بنتا ہوئی، جیسے جب آئینہ کو صاف کرتے ہیں، تو اس پر اول مٹی ملا دیا کرتے ہیں، مٹی ملنے کے بعد صفائی زیادہ ہو جایا کرتی ہے، اسی طرح روح کی ترقی کے واسطے اختلاط نفس انسان با عث ترقی و خوبی ہے۔

### مکتب ۲۳

#### بنام عبدالرحیم خانخانا

دنیا آخوت کی کھیتی ہے، پس افسوس ہے اس پر جس نے اس میں نہ بویا اور اپنی استعداد کی زمین کو بیکار رہنے دیا اور اپنے اعمال کے تھم کو ضائع کر دیا اور جانتا چاہیے کہ زمین کو ضائع اور بیکار کرنا دو طرح ہے، ایک یہ کہ اس میں کچھ نہ بوئے، دوسرے یہ کہ اس میں ناپاک اور خراب نیچ ڈالے، پہلی قسم کی نسبت

دوسری قسم زیادہ ضرر رسانی ہے اور بیج کا ناپاک اور خوب ہونا پیرناقص سے بیعت ہونا ہے، کیونکہ پیرناقص میں حرص و ہوا وغیرہ ہوتی ہیں، وہی باتیں طالب میں پیدا ہوں گی اور وہ خود صراطِ مستقیم سے گمراہ ہے اور وہ کوچھی گمراہ کرے گا، اور شیخ کامل مثل اکسیر کے ہے، اس کی نظر دوا اور اس کا کلام شفاء ہے اور بعض مشائخ نے جو غلبہ مسکر میں کفر اور زیارات وغیرہ کی تعریف کی ہے تو اس کا مفہوم ظاہر سے پھیر کرتا ویل اور توجہ پر محمول کرنا چاہیے، کیونکہ اہل مسکر کا کلام اچھے مفہوم پر حمل کیا جاتا ہے اور وہ بزرگوار بوجہ حالت مسکر کے معذور ہیں اور ذی ہوش کا کلام خلافِ شرع عقل و شرع کے نزدیک قابل گرفت ہے۔

### مکتوب ۲۳ قبیح خاں بنام محمد بن حیج خاں

مبارک ہے وہ شخص جس کے دل میں خدا کے سوا کسی کی محبت نہ ہو اور اس کے سوا کسی کا طالب نہ ہو، پس ایسا شخص اللہ کے ساتھ ہے، اگرچہ ظاہر میں خلق کے ساتھ مشغول ہے اور کائن بائن صوفی کی یہی شان ہے، مقرب نیکیاں رضاۓ حق کے لیے کرتے ہیں اور ابرا راپنی خواہش کے واسطے نیکیاں کرتے ہیں اور علیٰ ہذا سب کام مقرر بین اور ابرا رین کے اسی کے موافق ہوتے ہیں۔

### مکتوب ۲۵

### بنام خواجہ جہاں

سب کمالات کا حاصل ہونا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع اور ان کے خلافے راشدین کی اتباع پر مختصر ہے، کیونکہ ہدایت کے ستارے اور ولایت کے آفتاب ہیں جس نے ان کی پیروی کی اس نے ہدایت پائی اور جس نے مخالفت کی وہ گمراہ ہوا۔

## مکتوب ۲۶

### بِنَامِ حَاجِيٍّ مُحَمَّدِ لَا ہُوْرَمٌ<sup>ؒ</sup>

حدیث قدسی میں ارشاد ہے، خبردار ہو کہ ابرا کا شوق میرے دیدار کے لیے حد سے بڑھ گیا ہے اور میں ان سے بھی زیادہ انکے لیے مشتاق ہوں، اللہ تعالیٰ نے شوق ابرا کے لیے ثابت کیا اور مقربین کے لیے جو اعلیٰ مرتبہ کے اولیاء ہیں نہیں فرمایا، وجہ اس کی یہ ہے کہ شوق ہمیشہ بحالت فراق و دوری کے ہوا کرتا ہے، اور بحالت وصل و قرب کے نہیں ہوتا، ابرا مشتاق اور خواہاں قرب ہیں اور وصل سے محروم ہیں، اس لیے شوق باقی ہے اور جو ابرا چاہ رہے ہیں، اس سے مقرب فارغ ہو چکے ہیں، علاوہ ازیں بندگان خاص الخاص میں شوق اس واسطے بھی نہیں رہتا کہ وہ مقامات صفات کو اور شیونات ذات کو طے کر کے تخلیات ذات سے مشرف ہوئے ہیں اور ذات الہی میں سوائے حیرت اور جہل کے کچھ نہیں ملتا اور بحالت حیرت و جہل کے سوائے نامیدی کے کچھ حاصل نہیں، اور بحالت جہل و حیرت میں شوق نہیں ہوتا اور جب تک آدمی وجود تو اجد و شوق میں ہے، وہ ابھی تک قرب ذات میں نہیں پہنچا ہے۔

## مکتوب ۲۷

### بِنَامِ خَوَاجَةِ عَمَّكٌ<sup>ؒ</sup>

حضرات نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین فرماتے ہیں، کہ ہماری نسبت سب نسبتوں سے بڑھ کر ہے، نسبت سے مراد ان کی آگاہی ہے اور حضور ان کے نزدیک وہ معتبر ہے جو حضور بے غیبت ہے جس کو یادداشت سے تعبیر کرتے ہیں اور نقیر کے نزدیک یادداشت تخلی ذات بے پردہ صفات و شیون و اعتبارات

سے مراد ہے اور دیگر مشائخ اس تجھی سے اولیاء کو مشرف ہونا فرماتے ہیں مگر بہت تھوڑے وقت میں مثل برق کے اور حضرات نقشبندیہ اس کو دائی فرماتے ہیں،

### مکتب ۲۸

#### بِنَامِ خَواجَةِ عَمَّكُ

خواجہ عُمَّک آپ نے یاد فرمایا ”خوشی ہوئی“، لیکن فقیر نے جب اپنے آپ کو اس لاائق نہ پایا تو ناچار گوشہ نشینی تہائی میں پوشیدہ ہوا، اور قرب سے بھاگ کر بعد (دوری) میں آرام لیا اور اتصال سے انصال کے ساتھ قرار کپڑا اور جب آزادی میں گرفتاری دیکھی، تو ناچار گرفتاری کو اختیار کیا۔

### مکتب ۲۹

#### بِنَامِ شَيْخِ نَظَامِ تَحَايِيرِي

ایک فرض کا ادا کرنا ہزار سالہ نفلوں کے ادا کرنے سے بہتر ہے، اگرچہ وہ نفل خالص نیت سے ادا کیے جائیں اور خواہ نفل از قسم نماز و روزہ و ذکر و فکر و غیرہ وغیرہ ہوں، حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے، کہ تمام شب کے جگنے سے بہتر ہیکہ تمام شب سوئے اور نماز صحیح باجماعت ادا کرے، زکوٰۃ کی نیت سے ایک دانگ (۶ رتنی) کا دینا بہتر ہے، اس سونے کے پھاڑ سے جو بطریق صدقہ نفل دیا گیا ہے اور مرید کا پیر کو سجدہ کرنا ناجائز ہے، اس کی برائی آفتاب سے زیادہ روشن ہے۔

### مکتب ۳۰

#### بِنَامِ مَلَكِ مُحَمَّدِ صَدِيقٍ

چوں بیچوں کی نسبت کیا بیان کرے اور محدث قدیم سے کیا ڈھونڈھے اور

مکانی لامکانی میں کب تک دوڑے، جو سیراپنے سے باہر دیکھے، وہ سیر آفاتی ہے اور جو سیراپنی ذات میں پائے وہ سیر افسسی ہے، سیر آفاتی سیر افسسی کے لیے اسباب ہے، ورنہ مقصود سیر سیر افسسی ہے، سیر آفاتی میں علم الیقین حاصل ہوتا ہے اور سیر افسسی میں حق الیقین نصیب ہوتا ہے جس جگہ لفظ شہود کا استعمال کیا جاتا ہے، وہ تنگی عبارت کی وجہ سے استعمال کیا جاتا ہے، ورنہ وہ ذات پاک پیچوں و پیچگوں ہے، وہ شبہ و بے مانند ہے۔

اتصالے بے تکلیف و بے قیاس ہست رب الناس رابا جان ناس سیر افسسی بعد فنا کامل و بقاءِ اکمل کے نصیب ہوتی ہے، بعض کو جو استغراقِ نیستی کے سبب فنا و بقاء معلوم ہوتی ہے، حضرات نقشبندیہ اس کو وجود و عدم سے تعبیر کرتے ہیں، اور یہ حالت فنا سے پیشتر ہے اور اس کو زوال ہو سکتا ہے، کبھی اس سے یہ حالت لے لیتے ہیں اور کبھی اس کو دے دیتے ہیں اور فنا کامل اور بقاء اکمل کے بعد جو ولایت ہے وہ زوال سے محفوظ ہے، عشق و محبت مقصود نہیں ہیں، بلکہ اس سے تعلقات دنیا کو منقطع کرنا ہے اور عبودی کے لیے ذریعہ ہیں، بندہ جب خالص بندہ ہوتا ہے، کہ اس کو مساوا کی گرفتاری سے نجات ملے، ولایت میں سب سے اعلیٰ درجہ بندہ کے لیے مقام عبدیت ہے، اس سے آگے کوئی مقام ترقی نہیں ہے۔

### مکتوب ۳۱ بنام شیخ صوفی<sup>ؒ</sup>

شیخ صوفی صاحب آپ کی مجلس میں شیخ نظام الدین تھائیسری کے کسی درویش نے فقیر کی نسبت ایسا بیان کیا کہ فقیر وحدت وجود کا انکار کرتا ہے، اس لیے آپ کی طرف یہ حال لکھتا ہوں تاکہ لوگ میری طرف سے بد ظنی میں نہ

## پڑ جائیں

نقیر کا اعتقاد بچپن سے اہل توحید کا مشرب تھا اور فقیر کے والد بزرگوار قدس سرہ بظاہر اسی مشرب پر ہوئے ہیں، اور باطن میں پوری پوری مگر انی حاصل ہونے کے باوجود مرتبہ بے کیفی کی جانب رکھتے تھے، ان کا اشتغال ہمیشہ اسی طریق پر رہا اور اس مضمون کے موافق کہ فقیر کا بیٹا آدھا فقیر ہوتا ہے، فقیر کو اس مشرب سے ازروے علم کے بہت فائدہ اور بڑی لذت حاصل تھی، یہاں تک کہ حق تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ارشاد وہدایت کے پناہ والے حقوق و معارف کے جانے والے پسندیدہ دین کی تائید کرنے والے ہمارے شیخ و مولی قبلہ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہ کی خدمت و صحبت نصیب کی اور انہوں نے فقیر کو طریقہ نقشبندیہ تعلیم فرمایا اور اس مسکین کے حال زار پر بڑی توجہ فرمائی، اس طریقہ علیہ کی مشق کے بعد تھوڑی مدت میں توحید وجودی مکشف ہو گئی اور اس کشف میں حد سے زیادہ ترقی ہوئی اور اس مقام کے علوم و معارف بہت ظاہر ہوئے اور اس مرتبہ کے دقائق میں شاید ہی کوئی دقیقہ رہ گیا ہو، جس کو فقیر پر مکشف نہ کیا ہو اور شیخ محبی الدین بن عربی رحمۃ اللہ علیہ کے معارف کے دقائق کو جیسے کہ چاہیے ظاہر فرمایا اور جس تجلی ذات کے بارے میں حضرت شیخ نے فرمایا ہے کہ اس سے آگے عروج نہیں ہے، اس سے بھی مشرف فرمایا اور سکر اور غلبہ حال اس توحید میں اس درجہ تک پہنچا کہ بعض عریضوں میں جو خواجہ حضرت کی خدمت میں لکھے تھے، یہ اشعار لکھ دیے۔

اے دریغا کیں شریعت ملت اعمالی است  
ملت ما کافر ی و ملت ترسائی است  
کفر وايمان زلف دروی آں پری زیبائی است  
کفر و ايمان ہر دو اندر راه ما یکتاً است

### ترجمہ

حکم پر چنان شریعت کے یہ کام اچھا نہیں      ملت عشق حقیقی سے کوئی اچھا نہیں  
 روئے وزلف یا رہی نور دل واپس ہے      امتیاز حق و باطل عشق میں نقصان ہے

یہ حال بہت برسوں تک طاری رہا، ناگاہ عنایت خدا شامل حال ہوئی  
 اور بیچونی و بیچگوں کے چہرہ ڈھانپنے والے پردہ کو دور کر دیا اور وہ علوم جو اتحاد  
 اور وحدت وجود کی خبر دیتے تھے، زائل ہونے لگے اور یہ معلوم ہوا کہ ان علوم  
 کا جو وحدت وجود میں ظاہر ہوئے تھے، علم ذات و صفات سے اس کا تعلق کچھ  
 نہیں ہے، بلکہ جو علوم علمائے حقانی شریعت نے بیان فرمائے بالکل صحیح درست  
 ہیں، اللہ تعالیٰ ان علمائے شریعت کو جزادے خدا خدا ہے اور عالم عالم ہے، حق  
 تعالیٰ بیچوں و بیچگوں ہے اور یہ عالم سراسر چوں سے داغدار ہے، چوں بے چوں  
 نہیں ہو سکتا، حادث قدیم نہیں ہو سکتا، انقلاب حقائق عقل اور شرعی طور پر  
 محال ہے، حاصل کلام یہ ہے کہ خطائے کشفی خطائے اجتہادی کا حکم رکھتی ہے، کہ  
 جس سے ملامت اور عتاب رفع ہے، بلکہ ثواب کے درجوں میں سے ایک درجہ  
 اس کے حق میں ثابت ہے، البتہ اس قدر فرق ہے کہ مجتہد شریعت کے مقلد مجتہد  
 کا حکم رکھتے ہیں اور خطائے ہو جانے پر بھی صوا کا ایک درجہ پا لیتے ہیں،  
 برخلاف اہل کشف کے مقلدوں کے کہ معدود نہیں ہیں اور خطائے ہو جانے سے  
 درجہ صواب سے محروم ہیں، کیونکہ الہام اور کشف غیر پر جنت نہیں اور مجتہد  
 شریعت کا قول غیر پر جنت ہے، پس تقلید اول یعنی اہل کشف کی تقلید خطائے  
 احتمال پر جائز نہیں اور تقلید ثانی یعنی مجتہد شریعت کی تقلید خطائے کے احتمال پر جائز  
 بلکہ واجب ہے۔

## مکتب ۳۲

### بِنَامِ شِيخِ حَسَامِ الدِّينِ اَحْمَدٌ

حضرت پیر دستگیر خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت کے متعلق آپ نے دریافت فرمایا ہے میں کیا لکھوں اور کوئی کیا سمجھے گا، ہر مقام کے لیے علم و معارف جدا ہیں، اور احوال مواجهہ جدا، کسی مقام میں ذکر و توجہ مناسب ہے، کسی میں تلاوت قرآن، کسی میں نماز کسی میں جذبہ کسی میں سلوک، کسی میں یہ دونوں دولتیں ملی ہیں اور کوئی مقام جذبہ اور سلوک دونوں جہتوں سے الگ ہے، یہ مقام نہایت عجیب ہے، اس مقام میں حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ممتاز ہیں، اس مقام والے کے لیے دوسرے مقام والوں سے پورا پورا امتیاز ہے اور یہ نسبت اصحاب کرام کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام میں پوری جلوہ گر ہو گی، یہ نسبت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو یہ بہ برکت صحبت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ملی ہے اور یہ نسبت صحابہ میں آہستہ آہستہ کمال کو پہنچی ہے اور ہو سکتا ہے کہ کسی امتی کو بھی اس سے مشرف فرمائیں لیکن بتبعیت ان کے۔

## مکتب ۳۳

### بِنَامِ مُلا حَاجِيِّ مُحَمَّدِ لَا ہُورِيٌّ

علماء کے لیے دنیا کی محبت اور رغبت ان کے جمال کے چہرہ کا بدنماداغ ہے مخلوقات کو اگر چہ ان سے بہت فائدہ پہنچتا ہے، لیکن ان کا علم ان کے حق میں نافع نہیں، یہ علماء پتھر پارس کے مثال ہیں، کہ دوسروں کو چھوتے ہی سونا کر دیتا ہے اور خود پتھر ہی رہتا ہے اور دوسرے بانس اور پتھر کی آگ کہ جہاں اس سے فائدہ اٹھاتا ہے، مگر وہ اپنی آگ سے خود فائدہ نہیں اٹھاتے

ہیں، بلکہ بعض وقت بانس اپنی آگ سے خود ہی نقصان پا جاتا ہے، بلکہ ہم کہتے ہیں کہ یہ علم ان کی نفس کے حق میں مضر ہے کہ محبت کو ان پر پورا کر دیا اور کیونکر مضر نہ ہو، وہ علم جو خدا نے تعالیٰ کے نزدیک عزیز اور موجودات میں اشرف ہے، اس کو دنیا کیمینی کے مال وجہ حاصل کرنے کا وسیلہ بنایا ہے، ہاں وہ علماء جو دنیا سے بے رغبت ہیں اور جاہ و مال کی محبت سے آزاد ہیں، علمائے آخرت سے ہیں اور انہیاء علیہم السلام کے وارث ہیں، کہ کل بروز حشر انکی سیاہی خون شہداء کے ساتھ تولی جائے گی اور بعض مشائخ بھی ایسے ہیں، کہ دنیا کے کار و بار سب کرتے ہیں، لیکن دنیا سے لمبیں تعلق نہیں رکھتے جیسے حضرت خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : کہ میں نے منی کے بازار میں ایک تاجر دیکھا، کہ اس نے پچاس ہزار دینار کم و بیش کی خرید و فروخت کی، لیکن ایک لمحہ اس کا دل خدا سے غافل نہ ہوا۔

### مکتوب ۳۲

### بنام ملا حاجی محمد لاہوری

دونوں جہاں کی سعادت کا نقد دونوں جہاں کے سردار حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی اتباع پر وابستہ ہے وہ فلسفی جس نے اپنی بصیرت کی آنکھ میں صاحب شریعت حضرت ﷺ کی تابعداری کا سرمه نہ ڈالا، عالم امر کی حقیقت سے اندھا ہے، چہ جائیکہ اس کو مرتبہ و وجوب کا شعور ہو، اس کی کوتاہ نظر عالم خلق پر لگی ہوئی ہے اور وہ بھی ناتمام، جواہر خمسہ جواہل فلسفہ نے ثبوت کیے ہیں، سب عالم خلق میں ہیں، انس و عقل کو جو مجردات سے گلتے ہیں، یہ ان کی نادانی ہے نفس ناطقہ خود یہی نفس امارہ ہے، جو ترکیب کا محتاج ہے، عالم امر سے اس کو کیا نسبت اور تجدی دکواں سے کیا مناسبت اگر لٹائے عالم امر

قلب، روح، سرخی اخفی کو جواہر خمسہ کہا جائے، تو مناسب ہے، کوتاہ نظری سے چند ٹھیکریوں کو جمع کر کے فلسفیوں نے ان کا نام جواہر کھا ہے، عالم امر کے جواہر خمسہ کا ادراک کرنا اور ان کی حقیقت پر اطلاع پانا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے کامل تابعداروں کو نصیب ہے، جب عالم صیر لیعنی انسان عالم کبیر کا نمونہ ہے، تو عالم کبیر میں بھی ان جواہر خمسہ کے اصول ثابت ہیں انسان کے دل کی طرح عرش مجید عالم کبیر کے ان جواہر کا مبدء ہے اور اسی مناسبت کی وجہ سے قلب کو بھی عرش اللہ تعالیٰ کہتے ہیں اور جواہر پنځگانہ کے باقی مراتب عرش کے اوپر ہیں عرش عالم کبیر ہیں، عالم خلق اور عالم امر کے درمیان بروزخ ہے، جس طرح قلب انسان جو عالم صیر میں عالم خلق اور عالم امر سے ہیں اور پیچوں اور پنځگوں سے کچھ حصہ رکھتے ہیں، ان جواہر خمسہ کی حقیقت پر اطلاع پانا اولیاء اللہ میں سے کامل افراد کے لیے مسلم ہے، جو مراتب سلوک کو مفصل طور پر طے کر کے نہایت النہایت تک پہونچ گئے ہیں۔ ع

ہر گدائے مرد میداں کے شود پشہ آخر سلیمان کے شود عالم امر کے حقائق کے اظہار سے رک جانا پڑتا ہے، ہر ایک شخص پوشیدہ معنوں کی بار کی نہیں سمجھ سکتا، علمائے راستین جان سکتے ہیں۔

جاننا چاہیے کہ ان جواہر کی ابتداء صفات اضافیہ سے ہے، جو وجوہ اور امکان کے درمیان بروزخوں کی طرح ہیں اور ان کے اوپر صفات حقیقیہ ہیں، جن کی تجلیات سے روح کو حصہ حاصل ہے اور قلب کا تعلق صفات اضافیہ سے ہے اور ان کی تجلیات سے مشرف ہے اور ان جواہر علیا میں سے باقی جواہر جو صفات حقیقیہ کے اوپر ہیں حضرت ذات تعالیٰ کے دائرہ میں داخل ہیں، اسی لیے ان تینوں مراتب کی تجلیات کو تجلیات ذاتیہ کہتے ہیں، ان کی نسبت گفتگو کرنا اچھا نہیں۔

قلم اینجا رسید سر بشکست

آگاہی۔ مولانا روی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی علاوہ ان پانچ حیات کے  
پانچ حیات دیگر فرمائے ہیں۔

پنج گوہر دادیم در درج سر پنج حس دیگرے ہم مستتر  
پنج حس ہست جزاں پنج حس آں چوز رخ واں حسہا چومس  
حس جیوال گر بدیدے آں صور یدے وقت بودے گاؤ خر

### مکتوب ۳۵

بنام ملا حاجی محمد لاہوری

سیر و سلوک سے مقصود ترکیہ نفس امارہ ہے، تاکہ خواہشوں اور جھوٹے  
معبودوں کی طرف تعلق نہ رہے اور سوائے خدا کے کوئی مقصود نہ رہے، دینی  
مقاصد گرچہ نیک ہیں اور اپاراں کو جنت کے حاصل کرنے اور دوزخ سے  
بچنے کے لیے کرتے ہیں اور مقریبین ایسی نیت سے عمل کرنا برا جانتے ہیں اور  
مقریبین جو عمل کرتے ہیں، وہ رضائے حق کے لیے کرتے ہیں، ان کے لیے  
ایلام و انعام دونوں برابر ہیں، اگر بہشت کو چاہتے ہیں، تو اس کو مقام رضا جان کر  
چاہتے ہیں، اور اگر دوزخ سے بچتے ہیں تو اس کے غصب کی جگہ جان کر بچتے ہیں  
اور فناۓ مطلق بلا عشق شرکت سوز کے حاصل نہیں ہوتی۔

عشق آں شعلہ است کہ چوں بر فروخت ہر چہ جز معشوّق باقی جملہ سوخت  
تنغ لاور قتل غیر حق براند ورنگر زاں پس کہ بعد از لاچہ ماند  
ماند الا اللہ باقی جملہ رفت شاد باش اے عشق شرکت سوز رفت

## مکتب ۳۶

### بنا ملا حامی محمد لاہوریؒ

شریعت کے تین جزو ہیں، علم، عمل، اخلاص، جب تک یہ تینوں جزء تحقیق نہ ہوں شریعت تحقیق نہیں ہوتی، احوال و مواجبہ اور علوم و معارف جو صوفیا کو اپنائے راہ میں حاصل ہوتے ہیں اصلی مقصود نہیں ہیں، بلکہ وہم و خیالات ہیں، جس سے طریقت کے بچوں کی تربیت کی جاتی ہے طریقت اور حقیقت کی منزلیں طے کرنے سے مقصود ہے کہ (اخلاص حاصل ہو جائے) جو مقام رضا کے لیے لازم ہے تین فتنم کی تجلیوں اور عارفانہ مشاہدوں سے گذار کر ہزاروں میں سے کسی ایک کو اخلاص اور مقام رضا کی دولت تک پہنچاتے ہیں، بے سمجھ لوگ احوال و مواجبہ کو اصلی مقصود جانتے ہیں اور مشاہدات اور تجلیات کو اصل مطلب خیال کرتے ہیں، اسی واسطے وہم و خیالات کے قید میں گرفتار ہتے ہیں اور شریعت کے کمالات سے محروم ہو جاتے ہیں، ہاں مقام اخلاص کا حاصل کرنا اور مرتبہ رضا تک پہنچانا ان احوال و مواجبہ کے طے کرنے اور ان علوم و معارف کے ثابت ہونے پر وابستہ اور منحصر ہے اور باقی باقی مطلوب کے حاصل کرنے کے لیے وسیلہ ہیں، اس مطلب کی حقیقت حضرت حبیب خدا<sup>صلی اللہ علیہ وسالم</sup> کے طفیل فقیر پر دس سال کے بعد ظاہر ہوئی ہے۔

## مکتب ۳۷

### بنا شیخ محمد خیریؒ

طریقہ نقشبندیہ مثل اکسیر کے ہے اور سنت کی پیروی اس میں ضروری ہے، علوم و معارف مثل بہاری ابر کے برستے رہے اور جو کام تھا، وہ تمام کمال کو

پھو نچا، اب سوائے اتباع سنت کے اور کوئی آرزو باقی نہیں ہے، آپ کو چاہیے کہ، اپنے باطن کو حضرات خواجگان قدس سرہم کی نسبت سے معمور رکھیں اور ظاہر کو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی تابعداری سے آراستہ پیر استہ رکھیں۔ ع  
کاراں است غیر ایں ہمہ یعنی

### مکتوب ۳۸

### بِنَامِ شَيْخِ مُحَمَّدِ خَيْرِيٍّ

جو کچھ حق تعالیٰ کی ذات بحث (خاص ذات) کے سوا ہے، اس کی تعبیر غیر سے کی گئی ہے، اگرچہ اسماء و صفات ہوں، بعض سالکوں نے نہایت مطلب تک نہ پہونچ کر چوں کوئی پھو تصور کیا ہے اور شہود و معرفت کو اس کی طرف دخل دیا ہے، علماء کے مقلد کئی درجہ بہتر ہیں عقائد میں، کیونکہ ان کی تقلید نور نبوت قرآن و حدیث سے ہے، جس کی طرف سہو و خطا کوراستہ نہیں، اور ناقص لوگوں کا مقصد اغیر صحیح یعنی غلط کشف ہے: ع

بے بیل تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

کوئی بے وقوف یہ خیال نہ کر کیہ معرفت میں عام اور خاص اور مبتدی اور منتهی برابر ہیں، مبتدی کو صرف علم ہی علم ہے اور منتهی کو علم و معرفت ہے اور معرفت سوائے فنا و بقاء کے حاصل نہیں ہوتی، حضرت مولانا رومی فرماتے ہیں:  
یعنی کس را تا نباشد ایں فنا نیست رہ دربار گاہ کبریا اور اسی معرفت کو ادراک بسیط بھی کہتے ہیں، اور جب فنا میں مرتبہ مختلف ہیں، تو اس کے منتهیوں کے مرتبہ میں بھی فضیلت ہوگی۔

آگاہی - حضرت مولانا رومی فرماتے ہیں۔

و اصلاح چوں غرق ذات اندازی پسرا کے کنند اندر صفات او نظر

### مکتب ۳۹

#### بِنَامِ شِيخِ مُحَمَّدِ خَيْرِيٍّ

کام کا دار و مدار قلب پر ہے، اگر قلب حق تعالیٰ کے سوا غیر کی طرف گرفتار ہے تو خراب و ابتر ہے، صرف ظاہری اعمال اور رسمی عبادتوں سے کچھ نہیں ہو سکتا اور اسی طرح جن اعمالوں کے لیے شریعت نے حکم دیا ہے، ان کے بلا کیے دعویٰ سلامتی قلب کرنا غلط ہے۔

### مکتب ۴۰

#### بِنَامِ شِيخِ مُحَمَّدِ خَيْرِيٍّ

سلوک اور جذبہ کی منزلوں کا طے کرنا صرف خلوص حاصل کرنے کے منشاء مقصود ہے پس طریقت و حقیقت دونوں شریعت کے تیسرا جزء یعنی اخلاص کی تکمیل کے لیے شریعت کے خادم ہیں۔

### مکتب ۴۱

#### بِنَامِ شِيخِ درویشٍ

اللّٰهُ تَعَالٰی حَضْرَتْ نَبِيُّ كَرِيمٌ عَلَيْهِ الْصَّلَاةُ وَالْسَّلَامُ كی سنت کی پیروی نصیب کرے جیب کا ہر فعل محبوب ہوتا ہے، لہذا جو پیروی سنت کرے گا، وہ بھی حسب حیثیت محبوب ہوگا، اور اس کا فعل قابل قبول ہے اور خلاف سنت کوئی فعل قابل قبول نہیں ظاہر و باطن میں بال برابر مخالفت نہیں ہے، مثلاً زبان سے جھوٹ نہ بولنا شریعت ہے اور دل سے جھوٹ کا خطرہ دور کرنا طریقت و حقیقت ہے، اگر جھوٹ بولنے کی نفی بے تکلف ہے اور اگر بلا تکلف حاصل ہے تو

حقیقت ہے، جو باقی صوفیہ سے خلاف شرع سرزد ہوئی ہیں، وہ بوجہ سکر کے ہیں، مقام صدقیقت تمام مقامات ولایت سے بالاتر ہے، اس کے آگے مرتبہ مقام نبوت ہے، فرق مقام صدقیقت اور نبوت میں یہ ہے کہ نبوت میں وحی نازل ہوتی ہے، اور صدقیق کو الہام ہوتا ہے، پس مقام صدقیقت میں پھوٹنے کے بعد شریعت اور طریقت میں کچھ فرق یا مخالفت نہیں رہتی اور صحوتاً مِقام صدقیقت میں ہے، اور باقی مقام سکر سے خالی نہیں، دوسرا فرق ان دونوں علموں کے درمیان یہ ہے کہ وحی میں قطعی ہے اور الہام میں ظن، کیونکہ وحی بذریعہ فرشتہ کے ہے اور فرشتہ معصوم ہیں، ان میں خطا کا احتمال نہیں اور الہام اگرچہ محل عالی رکھتا ہے، جسے قلب کہتے ہیں اور قلب عالم امر سے ہے، لیکن قلب کا عقل اور نفس کے ساتھ ایک قسم کا تعلق ثابت ہے اور نفس اگرچہ تزکیہ کے ساتھ مطمئنہ ہو جائے، لیکن اپنی صفات سے ہرگز نہیں بدلتا، اسی واسطے اس مقام الہام میں خطا ہونا ممکن ہے، نفس کے مطمئنہ ہو جانے کے باوجود اس کی صفات کے باقی رکھنے میں بہت فائدے ہیں، اگر نفس بالکل صفات کے ظہور سے روکا جائے تو ترقی کا راستہ بند ہو جائے، اور روح فرشتہ کا حکم پیدا کر لے اور اپنے مقام میں بند رہ جائے، کیونکہ ترقی کا حاصل ہونا نفس کی مخالفت کا سبب ہے، اگر نفس میں مخالفت نہ رہے، تو ترقی کیسے ہوگی۔

حضرت سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کفار کے جہاد سے واپس تشریف لائے تو آپ نے ارشاد فرمایا：“رجعنا من الجهاد الأصغر الى الجهاد الأكبر”，نفس کے جہاد کو اکبر فرمایا، بحالت قصور نفس کی ندامت پیشیانی، التجا، عاجزی ایسی ہوتی ہے، کہ ایک سال کا کام ایک گھنٹی میں حاصل ہوتا ہے۔

مکتوب ۳۲  
بِنَامِ شِيخِ درویشٍ

جب تک انسان کا قلب پر آگندہ تعلقات سے آ لودہ ہے، تب تک محروم  
و مجبور ہے، دل کی حقیقت جامع کے آئینہ سے مساوا اللہ کی محبت کا زنگ کا دور کرنا  
ضروری ہے اور زنگ دور کرنے کی سب سے بہتر چیز اتباع سنت حبیب خدا  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ہے۔

مکتوب ۳۳  
بِنَامِ شِيخِ فَرِيدٍ

صوفیاء کو جو اثنائے راہ میں توحید حاصل ہوتی ہے، وہ قسم کی ہے، توحید  
وجودی و توحید شہودی، توحید شہودی یہ ہے کہ سالک کو سوائے ایک ذات کے اور  
کچھ مشہود نہیں ہوتا اور توحید وجودی میں ایک موجود کو جاننا اور اس کے غیر کو نا  
بود سمجھنا اور غیر کو معلوم جاننے کے باوجود اس کا مظہر اور جلوہ گاہ خیال کرنا ہے  
، پس توحید وجودی علم الیقین کے قسم سے ہے اور توحید شہودی عین الیقین  
کے قسم سے ہے، توحید شہودی اس راہ میں ضروری ہے، کیونکہ غلبہ کے ساتھ  
سوائے ایک ذات کے دوسرا اس کو نہیں دکھتا، مثلاً کسی کو آفتاب کا علم ہے، تو یہ علم  
آفتاب وجود ستاروں کو بے وجود نہیں کر سکتا اور جو عین آفتاب کو دیکھ رہا ہے،  
اس کی نگاہ عین الیقین میں وجود ستاروں کا نیست و نابود ہے۔

حضرت بایزید بسطامیؒ اور منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہم نے غلبہ حال عین  
الیقین میں سبحان ما اعظم شانی اور أنا الحق کہا ہے، اثناء غلبہ حال میں  
ان کو اپنا وجود اور خلق کا وجود نہ دکھا اور صرف ایک ذات رب کی دکھی، اس

وقت انہوں نے ایسے الفاظ بولے ہیں، اگر اپنی ذات کو دیکھتے اور پھر یہ الفاظ کہتے تو کفر تھا، جب اس مقام عین اليقین سے حق اليقین میں پیو نختا ہے، تو کوئی مخالفت باقی نہیں رہتی اور ان کا علم عین شریعت ہوتا ہے کہ جس میں لغزش کو قطعی گنجائش نہیں ہے، شریعت کو اپنی جگہ پر قائم رکھ کر حقیقت کو طلب کرنا بہادر و کام ہے، میرے حضرت خواجہ باقی بالد رحمۃ اللہ علیہ بھی تو حید و جودی کا اول مشرب رکھتے تھے، پھر آخر میں اللہ تعالیٰ نے ان کو اس کوچہ تنگ سے خلاصی عطا فرمائی ترقی عنایت کی، آخر وقت میں آپ نے فرمایا ہے: ع

”تو حید کوچہ تنگ است شاہ راد گیر است“

### مکتوب ۳۲ نام شیخ فرید

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے رسول ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کے سردار ہیں، اور قیامت کے دن اور لوگوں کی نسبت زیادہ تابعداری کرنے والوں میں ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب اولین و آخرین سے بزرگ ہیں اور پہلے ہیں جو قبر سے نکلیں گے، اور اول ہیں جو شفاعت کریں گے اور اول ہیں جو جنت کا دروازہ کھلکھلا کیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے لیے دروازہ کھول دیگا اور قیامت کے دن لوانے حمد کے اٹھانے والے ہیں، جن کے نیچے آدم اور تمام انبیاء علیہم السلام ہوں گے اور وہ ذات مبارک ہیں جنہوں نے فرمایا ہے، کہ قیامت کے دن ہم ہی آخرین میں ہیں اور ہم ہی آگے بڑھنے والے ہیں اور میں یہ بات فخر سے نہیں کہتا کہ میں اللہ کا دوست ہوں اور میں پیغمبروں کا پیشوں ہوں اور کچھ فخر نہیں اور میں نبیوں کا ختم کرنے والا ہوں اور کچھ فخر نہیں، اور محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں، جب اللہ تعالیٰ نے خلقت کو

پیدا کیا، تو ان میں سب سے بہتر خلقت میں مجھے پیدا کیا، پھر ان کو دُگروہ بنادیا اور مجھے انہیں سے اچھے گروہ میں کیا، پھر انکے قبیلے بنائے اور مجھے ان میں سے بہتر قبیلے میں بنایا، پھر ان کو گھروں میں تقسیم کیا اور مجھے ان میں سے اچھے گھر والوں میں پیدا کیا، پس میں از روئے نفس اور گھر کے ان سب سے بہتر ہوں اور میں سب لوگوں سے اول نکلوں گا، جب وہ قبروں سے نکالے جائیں گے اور میں ان کا رہنماء ہوں، جب کہ وہ گروہ گروہ بنائے جائیں گے اور میں ان کا خطیب ہوں، جب کہ وہ خاموش کرائے جائیں گے اور میں ان کا شفیع ہوں اور میں ان کو خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ نامید ہو جائیں گے اور کرامت اور جنت کی کنجیاں اور لواٹے حمد اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام اولاد آدم سے بزرگ ہوں، ہزار خادم میرے گرد طواف کریں گے، جو خوشنما آبدار موتیوں کی طرح ہوں گے (یعنی حور و غلامان) اور جب قیامت کا دن ہوگا، میں نبیوں کا امام ہونگا اور انکا خطیب اور ان کی شفاعت کرنے والا ہونگا، اور مجھے اس بات کا فخر نہیں ہے، اگر حضور کی ذات پاک نہ ہوتی، تو اللہ تعالیٰ خلقت کو پیدا نہ کرتا، علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اپنی ربوبیت کو ظاہرنہ کرتا اور آپ نبی تھے جب کہ آدم علیہ السلام پانی اور مرٹی میں تھے یعنی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔

نماز بعصیاں کے درگروں کے دار دنیس سید پیر شرود پس ایسے پیغمبر علیہ السلام کے تصدیق کرنیوالے تمام امتوں سے بہتر ہیں اور آپ کے جھٹلانے والے سب بنی آدم میں بدترین ہیں، اصحاب کھف نے اتنا بڑا درجہ صرف ایک ہی نیکی کے باعث پایا ہے اور حضرت رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں تو حضور کے تابع دار بھی آپ کی تابع داری کے باعث محبوبیت کے درجہ تک پہنچ جاتے ہیں: ع محمد عربی کا آبروئے ہر دوسرا است کسے کھاک درش نیست خاک برسراد

مکتب ۲۵  
بِنَامِ شَيْخِ فَرِيدٍ

خدا کے دوست بِمُوجَبِ الْمُرْءِ مَعَ مَنْ أَحَبَ خَدَاءِ سَاتِھِ ہیں، لیکن جسمانی تعلق اس معیت اور اتصال کے درمیان ایک قسم کا مانع ہے، لیکن موت کے بعد قرب درقرب اور اتصال دراصل ہے ”الموت جسر“ یوصل الحبیب الی الحبیب ”موت ایک پل ہے، جو ایک دوست کو دوسرے دوست سے ملاتی ہے نقشبندیہ کی نسبت اہل بیت کی طرح ہیں، انسان جس طرح باطنی جمعیت کا محتاج ہے، اسی طرح ظاہری جمعیت کا بھی اس کو احتیاج ہے، بلکہ یہ احتیاج مقدم ہے، بلکہ تمام مخلوقات میں انسان زیادہ محتاج ہے اور احتیاج کی زیادتی اس کو اس کی جامعیت کے سب سے ہے اور جو کچھ سب کے لیے درکار ہے، وہ اس اکیلے کو درکار ہے اور جس جسیز کا یہ محتاج ہے، اس کے ساتھ اس کا تعلق بھی ہے، پس اس کے تعلق سب سے زیادہ ہیں، اور ہر ایک تعلق خدا کی طرف سے روگردانی کا باعث ہے پس اس لحاظ سے تمام مخلوقات میں سے زیادہ محروم انسان ہے۔

پا یہ آخر آدم است و آدمی گشت محروم از مقام محروم  
گر گنگر دباز مسکین زیں سفر نیست از وے ہچکس محروم تر  
حالانکہ تمام مخلوقات میں سے اس کے افضل اور اشرف ہونے کا سب بھی یہی وجہ جامعیت ہے، اس لیے کہ اس کا آئینہ پورا اور کامل ہے اور جو کچھ تمام مخلوقات کے آئینوں میں ظاہر ہے وہ اس کے ایک ہی آئینہ میں روشن ہے، پس اس جہت سے تمام مخلوقات سے بہتر اور اچھا انسان ہے اور سب سے بدتر بھی یہی انسان ہے۔

## مکتب ۳۶

### بِنَامِ شَيْخِ فَرِيدٍ

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت پدھی  
ہے، محتاج دلیل نہیں ہے، بشرطیکہ قوت مدرکہ باطنی مرضوں سے سلامت ہو  
مثلاً صفراوی آدمی جب تک مرض صفراء میں گرفتار ہے، قند اور باتات کی شیرینی  
اس کے نزدیک محتاج دلیل ہے لیکن اس مرض سے خلاصی پانے کے بعد کسی دلیل  
کی حاجت نہیں بے چارہ احوال جو ایک شخص کو دود دیکھتا ہے، معدود ہے، پس اسی  
طرح یقینی ایمان حاصل کرنے کے لیے دلی امراض کا دور کرنا ضروری ہے، اگر بلا  
ترز کیہ نفس ایمان ہے، تو صرف ظاہری رسمی طور پر ہے، کیونکہ نفس امارہ اس کے  
باکل خلاف ہے اور مرض امارگی میں بنتا ہے اور مثل صفراوی بخار کے احساس  
ذائقہ نہیں کرتا، اس واسطے اس کا ترز کیہ ضروری ہے، تاکہ اس کا مرض دور ہو کر  
یقین حقیقی نصیب ہو اور اس قسم کا ایمان زوال سے محفوظ ہے۔

## مکتب ۲۷

### بِنَامِ شَيْخِ فَرِيدٍ

بادشاہ کی نسبت جہاں کے ساتھ ایسی ہے، جیسے دل کی نسبت بدن کے  
ساتھ اگر دل اچھا ہے تو بدن بھی اچھا ہے، اگر دل بگڑ جائے تو بدن بھی بگڑ جاتا  
ہے۔

مکتب ۲۸  
بنام شیخ فرید

چونکہ اس وقت بادشاہ اسلام ہے، خدا اس کو قائم رکھے اور توفیق دے کہ احکام شریعت کی ترقی کیونکہ انبیاء علیہم السلام اسی شریعت کے لیے دنیا میں تشریف لائے ہیں۔

مکتب ۲۹  
بنام شیخ فرید

ظاہری دولت یہ ہے کہ شریعت سے آراستہ ہو اور باطن یہ ہے کہ دل کو سوائے محبت خدا کے غیر کی محبت سے پاک رکھا جائے۔

مکتب ۵۰  
بنام شیخ فرید

دنیا ظاہر میں بہت میٹھی ہے اور اس کا باطن بہت خراب زہر قاتل ہے، اس کا مقبول خوار اور عاشق مجنوں ہے۔

مکتب ۵۱  
بنام شیخ فرید

بیچارے مسلمان آج کل سخت پریشانی میں مبتلا ہیں، آپ سید ہیں اگر آپ امداد فرمادیں تو اس حدیث کے موافق کہ میرے اہل بیت مثال کشتی نوح کے ہیں جو اس میں آگیا غرق سے نجع گیا، ماجور ہو گے۔

مکتب ۵۲  
بنام شیخ فرید

نفس امارہ انسانی حب وجہ و ریاست پر پیدا کیا گیا ہے اور اس کا مقصود سب ہمسروں پر بلندی اور تمام مخلوقات اس کی محتاج اور اس کے تابع رہے اور خود کسی کا محتاج نہ ہو، دعویٰ خداۓ بے مثل کے ساتھ شرکت الہیت کی رکھتا ہے، حدیث قدسی میں آیا ہے کہ اپنے نفس کو دشمن رکھ، کیونکہ وہ میری دشمنی پر کھڑا ہے، دنیا کمینی کے حاصل ہونے پر نفس کی آرزوئیں پوری ہوتی ہیں، اسی واسطے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو فقر سے فخر تھا، کیونکہ اس میں نفس کی نامرادی ہے، انبیاء علیہم السلام کے پیدا ہونے سے مقصود اور شرعی تکلیفوں میں حکمت یہی ہے کہ نفس امارہ خراب اور عاجز ہو، شرعی ایک کام بجالانا ہزار سالہ ریاضت جو اپنے طریق پر کی ہوں اس سے کئی درجہ بہتر ہے اور بزرگان دین نے اسی نفس کی سر کوبی اور اصلاح کے لیے ذکر کلمہ شریف مقرر فرمایا ہے، اور اس کلمہ شریف کی فضیلت میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ہے کہ سب آسمانوں اور زمینوں کو ایک پلہ میں رکھا جائے اور دوسرے پلہ میں کلمہ طیبہ کو رکھیں تو کلمہ والا پلہ بھاری ہو گ۔

مکتب ۵۳  
بنام شیخ فرید

سنا گیا ہے کہ بادشاہ اسلام نے آپ کو حکم فرمایا ہے کہ چار عالم حق پسند ملازم رہیں اور وہ احکام شریعت بیان کرتے رہیں، تاکہ شریعت کے خلاف کوئی کام نہ ہو آپ دیندار عالم تلاش کر کے رکھیں ورنہ اکثر عالم دنیا دار معاملات

شریعت کو اپنی جاہ و حشمت کی طلب کی وجہ سے امت میں اختلاف پیدا کر دیتے ہیں، اس میں بہت احتیاط چاہیے، جس طرح علامے کے وجود سے خلاصی مخلوقات ہے اسی طرح خسارہ بھی انہی پر مخصر ہے، علماء ہی تمام جہاں کی نسلوں میں بہتر ہیں اور علماء میں بدتر عالم تمام جہاں کے انسانوں میں بدتر ہے، کیونکہ تمام جہاں کی ہدایت اور گمراہی انہی پر موقوف ہے۔

### مکتب ۵۲

#### بنام شیخ فرید

یقینی طور پر تصور فرمائیں کہ بدعتی کی صحبت کا فساد کافر کی صحبت کے فساد سے زیادہ بدتر ہے اور تمام بدعتی فرقوں میں بدتر اس گروہ کے لوگ ہیں، جو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب کے ساتھ بغرض رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں ان کا نام کفار رکھتا ہے ”لیغیظ بهم الکفار“ قرآن شریف اور شریعت کی تبلیغ اصحاب ہی نے کی ہے اور جب ان پر طعن لگائیں تو قرآن اور شریعت پر طعن آتا ہے، قرآن شریف کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جمع کیا ہے، اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مطعون ہیں تو قرآن مجید بھی مطعون ہے، حق تعالیٰ ان زندیقوں کے ایسے برے اعتقاد سے بچائے مخالفت اور جھگڑے جو اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں ہوئے ہیں، نفسانی خواہشوں پر محمول نہیں ہیں، کیونکہ خیر البشر علیہ السلام کی صحبت میں ان کی نفسوں کا تزکیہ ہو چکا تھا اور امارہ پن سے آزاد ہو گیا تھا، اس قدر جانتا ہوں کہ حضرت امیر رضی اللہ عنہ اس بارہ میں حق پر تھے، اور ان کے مخالف خط اپر، لیکن یہ خط اجتہادی ہے، جو فسق کی حد تک نہیں پہنچاتی، بلکہ اس قسم کی خطائیں ملامت کی بھی مجال نہیں، کیونکہ ایسی خط کرنے والے کو بھی ایک درجہ ثواب کا حاصل ہے اور کم بخشنی زیاد اصحاب سے نہیں ہے، اس بد بخشنی میں کس کو

کلام ہے، جو کام اس بدجنت نے کیا ہے، کوئی کافر فرنگ نہیں کرتا، اہل سنت و جماعت میں سے بعض علماء، نے اس پر لعنت کرنے پر جو توقف کیا ہے تو اس لحاظ سے نہیں کیا ہے کہ وہ اس سے راضی ہیں، بلکہ اس کی توبہ و رجوع کے احتمال پر کیا ہے، آپ کو چاہیے کہ قطب جہاں بندگی مخدوم جہانیاں قدس سرہ کی معتبر کتابیں کچھ کچھ ہر روز آپ کی مجلس میں پڑھی جایا کریں، تاکہ معلوم ہو جائے کہ انہوں نے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحابؓ کی کس طرح تعریف کی ہے اور کس ادب کے ساتھ یاد کیا ہے، تاکہ بدخواہ دشمن شرمندہ اور خوار ہوں۔

### مکتوب ۵۵

#### بِنَامِ شَيْخِ فَرِيدٍ

حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی بھائی اپنے کو دوست رکھے تو اس کو چاہیے کہ اپنی محبت کا اظہار اس پر کر دے۔

### مکتوب ۵۶

#### بِنَامِ شَيْخِ عَبْدِ الْوَهَابِ

سادات سے محبت رکھنی چاہیے اور ان کی محبت کا ہمیں امر فرمایا گیا ہے اور ایک سید کی آپ نے کسی سے سفارش فرمائی ہے۔

### مکتوب ۷۴

#### بِنَامِ شَيْخِ مُحَمَّدِ يُوسُفٍ

اپنے ظاہر کو ظاہر شریعت سے اور باطن کو باطن کی حقیقت سے پیراستہ

رکھیں کیونکہ طریقت و حقیقت دونوں شریعت ہی کی حقیقت و طریقت سے مراد ہیں، نہ یہ کہ شریعت پچھا اور ہے اور طریقت و حقیقت پچھا اور ہے، کہ یہ الحاد اور زندقة ہے۔

### مکتب ۵۸ بنا مسید محمود

طریقہ عالیہ نقشبندیہ کے بزرگوں قدس سرہم نے بخلاف دوسرے سلاسل کے اپنے طلبہ کی سیر عالم امر سے شروع کی ہے اور عالم خلق سے کی سیر اسی ضمن میں طے کر لیتے ہیں، اسی واسطے طریقہ نقشبندیہ سب طریقوں سے اقرب ہے، یہی وجہ ہے کہ دوسروں کی نہایت ان کی ابتداء میں مندرج ہے۔ ع

قياس کن زگستان من بہار مرا  
ان بزرگوں کا طریقہ بعینہ صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کا طریقہ ہے،  
کیونکہ حضرت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہلی ہی صحبت میں انتہا کی ابتداء  
میں درج ہونے کے طریق پر وہ کچھ حاصل ہو جاتا تھا، جوامت کے کامل اولیاء کو  
انتہاء میں بھی حاصل ہونا مشکل ہے، یہی وجہ ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل  
و حشی جوایک ہی دفعہ حضرت خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے  
تھے، خواجہ اولیس قرنیؒ سے جو سب تابعین سے بہتر ہیں کئی درجہ افضل ہیں۔

### مکتب ۵۹ بنا مسید محمود

علم دو قسم ہے، ایک علم فقہ، دوسرا علم اعتقاد اور قلب کا یقین اور ائمہ  
فرقہ ناجیہ اہل سنت کے قیاس صحیح اور عقیدے کے موافق ہے، نجات ان بزرگوں  
کی اتباع بغیر محال ہے اگر بال برابر بھی مخالفت ہے تو کمال خطرہ ہے، یہ بات

کشف صحیح اور الہام صریح سے یقینی طور پر حاصل ہو چکی ہے، اس میں کچھ خلاف نہیں ہے، پس خوشخبری ہے اس کو جس کو ان کی متابعت کی توفیق حاصل ہوئی اور ان کی تقلید سے مشرف ہوا اور ہلاکت ہے اس شخص کے لیے جس نے ان کی مخالفت کی اور ان سے الگ ہو گیا اور ان کے اصول سے منہ پھیرا اور ان کے گروہ سے نکل گیا، پس وہ خود بھی گمراہ ہوا اور اوروں کو بھی گمراہ کیا، تمام صحابہ اس بات پر متفق ہیں، کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سب سے بہتر و افضل ہیں، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: صحابہ کو آسمان کے نیچے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بہتر کوئی شخص نہ ملا اور صدر اول کا اجتماع قطعی ہے، جس میں انکار کو دل نہیں ہے اور اہل بیت رسول ﷺ کی مثال کشتنی نوح علیہ السلام کی طرح ہے، جو اس پرسوار ہوانچ گیا اور جو پیچھے ہٹا وہ ہلاک ہو گیا، بعض عارفوں نے فرمایا ہے کہ رسول ﷺ نے اصحاب کو ستاروں کی مانند فرمایا اور اہل بیت کو کشتی نوح کی طرح، اس میں اشارہ ہے کہ کشتی کے سوار کے لیے ستاروں کو مد نظر رکھنا ضروری ہے تاکہ وہ ہلاک ہونے سے نجیج جائے اور ستاروں کی رعایت کے بغیر نجات بالکل محال ہے اور اس بات کو اچھی طرح معلوم کریں کہ بعض کا انکار سب کے انکار کو ستلزم ہے، کیونکہ خیر البشر ﷺ کی صحبت کی فضیلت میں سب صحابہ عاشترک ہیں اور صحبت کی فضیلت تمام فضیلوں اور کمالوں سے بڑھ کر ہے یہی وجہ ہے کہ اویس قرنی "جو تمام تابعین" سے بہتر ہیں لیکن ایک ادنیٰ صحابیؓ کے درجہ کو نہیں پہونچے، پس صحبت کی فضیلت کے برابر کوئی چیز نہیں ہے اور نہ ہو گی، کیونکہ ان کا ایمان صحبت اور نزول وحی کی برکت سے شہودی ہو گیا تھا اور صحابہ کے بعد کسی کو اس درجہ کا ایمان نصیب نہیں ہوا، اور اعمال ایمان پر مرتب ہوتے ہیں اور کمال ایمان کے کمال کے موافق حاصل ہوتا ہے، اور جو کچھ ان میں جھگڑے واقع ہوئے ہیں سب بہتر حکمتوں اور

نیک گمانوں پر محمول ہیں، وہ حرص و ہوا اور جہالت سے نہ تھے، بلکہ وہ اجتہاد اور علم کی رو سے تھے اور اگر ان میں سے کسی نے اجتہاد میں خطا کی ہے، تو اللہ تعالیٰ کے نزد یک خطا کار کے لیے بھی ایک درجہ ہے اور یہی افراط و تفریط کے درمیان سیدھا راستہ ہے، جس کو اہل سنت والجماعت نے اختیار کیا ہے اور یہی بچاؤ والا اور مضبوط راستہ ہے، غرض کے علم و عمل دونوں شریعت سے حاصل ہوتے ہیں اور اخلاص کا حاصل ہونا جو علم و عمل کے لیے روح کی طرح ہے، طریق صوفیہ کے چلنے پر منحصر ہے۔

## مکتب ۶۰

بنام سید محمود

خطرات کا دور ہونا اور وسوسوں کا دفع حضرات نقشبندیہ کے طریقہ میں پوری طور پر حاصل ہے، حضرت خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ خطرات کے دفع کرنے سے وہ خطرات مراد ہیں جو مطلوب کے دوام توجہ کے مانع ہوں نہ کہ مطلق طور پر خطرات کا دفع کرنا۔

**آگاہی** - مقام یادداشت حاصل ہونے کے بعد اگر عمر نوح علیہ السلام بھی عنایت فرمائی جائے، جب بھی دل میں غفلت ایکدم نہیں ہوتی، یہ خطروں کا جھگڑا فناء تمام و بقاء اکمل سے پہلے ہے۔

## مکتب ۶۱

بنام سید محمود

اللہ تعالیٰ اگر اپنی معرفت نہ چاہتا، تو طلب اور درد پیدا نہ کرتا، خدا کی جناب میں ہمیشہ گریہ وزاری کرنا چاہیے، گر اصل تصرع وزاری میسر نہ ہو، تو نقل ہی

کرنا چاہیے اور پیر کی خدمت میں مثل مردہ بدست زندہ رہنا چاہیے اور شیخ  
کامل بزرخ ہے درمیان طالب اور خدا کے، ان بزرگوں کے طریق کارکا مدار  
صحبت پر ہے، صرف کہنے سننے سے کچھ نہیں ہوتا۔

### مکتوب ۶۲

#### بِنَامِ مَرْزَاحِسَامِ الدِّينِ الْأَحْمَدِ

وصول الی اللہ دو جزء ہیں، جذبہ اور سلوک، وہ جذبہ جو سلوک سے  
مقدم ہے، اصلی مقصود نہیں، اور وہ جذبہ جو سلوک کے بعد ہے، کارآمد ہے، جذبہ  
اور تصفیہ سلوک کی آسانی کے لیے ہیں، کیونکہ سلوک کے طے کیے بغیر جمال نظر  
نہیں آتا، صورت سے گذر کر حقیقت تک پہنچانا نہایت ضروری ہے، اور حقیقت کو  
چھوڑ کر صورت پر کفایت کرنا سراسر دوری ہے۔

### مکتوب ۶۳

#### بِنَامِ شَيْخِ فَرِیدٍ

ہزاروں حمتیں نازل ہوں حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر، ان بزرگوں  
کے طفیل جہاں کو مجات ابدی کی سعادت نصیب ہوئی ہے اگر ان ذات شریف کا  
وجود نہ ہوتا، تو خداوند تعالیٰ اپنی ذات و صفات کی خبر نہ دیتا اور ان کی وجہ سے ہم  
نے راستہ رضا مندی و نارضا مندی حق کا جانا اور یہ بزرگوار اصول میں متفق ہیں،  
ذات و صفات، حشر و نشر، وحی، جنت و دوزخ، عذاب و ثواب، وجود فرشتہ خدا  
کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، خدا کی ذات و صفات میں کسی کو حلول و اتحاد نہیں،  
نہ کوئی اس میں شریک ہے، فروعات میں وقا فوقا بوجہ ضرورت خلق و حکمت خدا  
تبديلی احکام ہوتی رہی ہے، بخلاف اس کے غیر مذاہب میں کوئی حلول و اتحاد کا قائل  
ہے اور کوئی ذات خدا کا کسی انسان میں حلول کرنے کا مدعی ہے۔

مکتب ۶۲

### بنام شیخ فریدؒ

دنیا کی لذت اور الہم دو قسم کے ہیں، جسمانی اور روحانی، جس چیز میں جسم کو لذت ہے، اس میں روح کا رنج ہے اور جس چیز سے جسم کو رنج پہنچے، اس میں روح کی لذت ہے، اور باقی مضمون اس مکتب شریف کا مکتب نمبر ۲۱ کے قریب ہے۔

مکتب ۶۵

### بنام خان عظیمؒ

یہ مکتب شریف خان عظیم کے نام ہے اور اس میں ارشاد فرمایا ہے کہ احکام اسلام کے جاری کرنے میں کوشش کریں۔

مکتب ۶۶

### بنام خان عظیمؒ

فضائل طریقہ نقشبندیہ میں ہے، مضمون اس مکتب شریف کا مکتب ۵۸ کے قریب قریب ہے۔

مکتب ۶۷

### بنام خانخانائؒ

یہ مکتب شریف خانخانائ کے نام ہے اور کسی مسکین اہل حاجت کے لیے سفارش تحریر فرمایا ہے۔

## مکتب ۶۸

### بنام خانخانائے

تواضع دولت مندوں کے لیے اچھی ہے اور فقرائی کے لیے استغناً اچھی ہے، متکبروں کے ساتھ تکبر کرنا صدقہ ہے، کسی شخص نے حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ العزیز کو کہا کہ یہ شخص متکبر ہے، تو آپ نے فرمایا کہ میرا تکبر خدا کی جانب سے ہے، آپ اس گروہ کو ذلیل و خوارنہ سمجھیں، حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے: بہت سے ایسے پراگندہ حال درویش ہیں، جن کو لوگ دروازوں سے ہا نکلتے ہیں لیکن وہ اگر اللہ پر قسم کھائیں، تو اللہ ان کو پورا کر دے۔

## مکتب ۶۹

### بنام لامعلوم الاسم

نجات کا طریق افعال و اقوال اور اصول و فروع میں فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت کے متابعت پر ہے، اور اس کے علاوہ جس قدر فرقے ہیں، زوال میں اور ہلاکت کے کنارے پر ہیں۔

## مکتب ۷۰

### بنام خانخانائے

انسان کے لیے جس طرح اس کی جامعیت اس کے قرب اور کرامت اور فضیلت کا باعث ہے، اسی طرح یہی جامعیت اس کے بعد اور ذلت و خواری کا موجب ہے، قرب کا باعث تو اس واسطے ہے کہ اس کا آئینہ تمام و مکمال

ہے اور تمام اسماء و صفات بلکہ تخلیات ذاتیہ کے بھی ظہور کی قابلیت رکھتا ہے، حدیث قدسی میں ارشاد ہے۔

” لا یسْعُنِی أَرْضی وَلَا سَمَائیٌ وَلَكُنْ یَسْعُنِی قَلْبُ عَبْدٍ مُو  
منْ ” نہ میں زمین میں سما سکتا ہوں نہ آسمان میں لیکن قلب مونم میں سما سکتا ہوں۔

اور بعد اور دوری کا باعث یہ ہے کہ یہ تمام اشیاء کا جامع ہے اور تمام اشیاء کی اس کو حاجت ہے، اس واسطے ان اشیاء میں یہ گرفتار ہے اور یہی اس کے بعد کا باعث ہیں، پس تمام مخلوقات میں بہتر یہی ہے اور بدتر یہی ہے، لیکن دونوں جہاں کے سردار سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیروی جس نے کی، اس نے نجات پائی، اور جس نے خالق کی اس کی بتا ہی ہوئی۔

### مکتب ۱۷

#### بنام خانخانائی

منعم کا منعم علیہ پر شکر واجب ہے، فقراء دولت مندوں سے پانچ سو بر س پیشتر جنت میں جائیں گے، شکر یہ حق تعالیٰ کا یہ ہے کہ فرقہ ناجیہ اہل سنت والجماعت کے عقائد کے موافق اپنے عقیدوں کو درست کیا جائے، دوسرا یہ کہ اسی فرقہ ناجیہ کے انہم مجتہدین کے اقوال کے موافق شرعی عملی احکام بجالائے جائیں، تیسرا یہ کہ اسی بلند گروہ کے صوفیہ کرام کے سلوک کے مطابق تصفیہ و تزکیہ کیا جائے، جو عمل ان اركان ثلاثہ کے مخالف ہو، خواہ وہ سخت ریاضت اور مشکل مجاہدہ ہو منعم حقیقی جل شانہ کی نافرمانی اور گنہگاری اور ناشکری میں داخل ہے، ہندو، بہمنوں اور یونانی فلسفیوں نے ریاضتوں اور مجاہدوں میں کمی نہیں کی، چونکہ وہ سب کے سب انبیاء علیہم السلام کے احکام کے

موافق نہیں ہیں، اس لیے مردود ہیں اور آخرت کی نجات سے بے نصیب ہیں، پس لازم ہے، کہ اتباع سید المرسلین و خلفائے راشدین مہدیین کو لازم پکڑیں علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

### مکتب ۷۲

#### بِنَامِ خَواجَهِ جَهَانُ

دین و دنیا کا جمع کرنا دوضدوں کا جمع کرنا ہے، پس طالب آخرت کے لیے ترک دنیا کرنا ضروری ہے اور چونکہ اس وقت اس کا حقیقی ترک میسر نہیں ہے، تو ترک حکمی ہی کرنا چاہیے۔ یعنی مسائل شریعت کے موافق اپنا کھانا پینا باس وغیرہ کرنا چاہیے اور اگر کسی کو ترک حکمی بھی میسر نہ ہو تو وہ اس بحث سے خارج ہے، وہ منافق کا حکم رکھتا ہے۔

### مکتب ۷۳

#### بِنَامِ قَلِيلٍ اللَّهُ

دنیا کی تروتازگی اور آرائشوں کے طمع اور مشل سراب کے دھوکہ دینے والی پرفیریت نہ ہونا چاہیے، اور جس نے اس کو دوست رکھا، وہ دیوانہ اور مجھوں ہے، حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے، کہ دنیا اور آخرت دونوں آپس میں سوکن ہیں، اگر ایک راضی ہوگی تو دوسری ناراض ہوگی، پس جس نے دنیا کو راضی کیا، آخرت اس سے ناراض ہوگی، پس آخرت سے بے نصیب ہو گیا اور جو علوم آخرت میں کام آنے والے نہیں ہیں، سب دنیا میں داخل ہیں، اگر نجوم، ہندسه، منطق، حساب، وغیرہ بے فائدہ علوم کا حاصل ہونا مفید ہوتا تو فلاسفہ سب اہل نجات میں سے ہوتے حضرت رسول پاک ﷺ فرماتے ہیں : بندوں کا

فضول کا مous میں مشغول ہونا خداوند تعالیٰ کی روگردانی کی علامت ہے۔

### مکتب ۷۲

## بنا م مرزا بد لع الزماں

فقراء کی محبت سرمایہ آخوت ہے، کیونکہ یہی لوگ اللہ کے ہمنشیں ہیں اور یہ لوگ ہیں جن کا ہمنشیں بدبخت نہیں ہوتا اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام فقراء مہاجرین کے طفیل فتح کی دعا اللہ تعالیٰ سے کرتے تھے، اور حضور ﷺ نے ان کے حق میں فرمایا ہے، کہ بہت سے ایسے پریشان ہیں جو دروازوں سے ہاگد یئے جاتے ہیں، اگر وہ قسم کھائیں تو خدا اس کو البتہ پورا کر دے۔

### مکتب ۷۵

## بنا م مرزا بد لع الزماں

دونوں جہاں کی بہتری اتباع سنت پر منحصر ہے، دنیا اصلی مقصد نہیں ہے۔

### مکتب ۷۶

## بنا م قلیح خاں

نجات کا دار و مدار دو چیزوں پر ہے، ادا مرکا بجالانا اور نوآہی سے رک جانا اور ان دونوں چیزوں میں سے بزرگ تر چیز جزو اخیر ہے، جو ورع و تقوی سے تعبیر کیا گیا ہے اور انسان کی بزرگی فرشتوں پر اسی جزو سے ہے اور قرب کے درجوں پر ترقی بھی اسی جزو سے ثابت ہوئی ہے، حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری امت میں مفلس وہ ہے کہ قیامت کے

روز وہ نماز روزہ زکوٰۃ سب کچھ کر کے لائے، مگر اس کے ساتھ ہی اس نے کسی کو گالی دی ہو اور کسی کو تہمت لگائی ہو، اور کسی کامال کھایا ہو، اور کسی کا خون گرا یا ہو اور کسی کو مارا ہو، تو اس کی نیکیوں میں سے ہر ایک حق دار کو اس کے حق کے برابر دیجائے گی اور اگر اس کی نیکیاں ان کے حقوق کے برابرنہ ہوئیں تو ان حقداروں کے گناہ لے کر اس کی برائیوں میں شامل کیے جائیں گے، اور پھر اس کو دوزخ میں ڈالا جائے گا۔

### مکتوب ۷

#### بنام جباری خاں

خداۓ عز و جل کی عبادت جب میسر ہوتی ہے کہ تمام مساوی اللہ کی غلامی سے آزاد ہو جائے اور قبلہ توجہ اس کا ذات احادیث کے سوا کسی طرف نہ رہے اور اس توجہ کا مصدق حق تعالیٰ کے انعام وایام برابر معلوم ہوں جو عبادت رغبت اور خوف سے تعلق رکھتی ہے وہ درحقیقت اپنی عبادت ہے، کیونکہ اس سے مقصود اپنی نجات ہے اور سرور ہے، اس دولت کا حاصل ہونا فناۓ مطلق پر وابستہ ہے۔

**آگاہی** - یہ عبادت خوف و رغبت کی ابرار کی عبادت ہے، عارفوں کی عبادت رضاۓ حق کے لیے ہوتی ہے رضاۓ حق کے لیے عبادت ہونا فناۓ تام و بقاء اکمل پر مختصر ہے اور ایسی خالص عبادت کرنا عارفوں کا کام ہے۔

### مکتوب ۸

#### بنام جباری خاں

سفر در وطن سے مراد سیر آفاتی سے سیر نفسی ہے، اگر بحالت مخالفت

شریعت اگرچہ بال برابر ہو، احوال و مواجه حاصل ہوں، تو وہ استدراج میں داخل ہیں، یہ کیسا ایمان اور کیسا اسلام ہے کہ برے کام بندوں کے خوف اور بندوں کے خیال و دیدکی وجہ سے نہ کیے جائیں، اور خدا کو سمیع و بصیر حاضر و ناظر کہا جائے اور پھر کیے جائیں، شرم کرنا چاہیے کہ حق تعالیٰ کا اعتبار آدمی کے برابر نہیں رکھا جاتا، تو بہ کرنا چاہیے اور ایمان کو کلمہ طیبہ پڑھکر تازہ کرنا چاہیے، اپنے پیر مرشد پر اعتراض نہ کرنا چاہیے اور اعتراض کو زہر قاتل سمجھنا چاہیے۔

### مکتوب ۷۹

### بنام جباری خاں<sup>ؒ</sup>

حضرت رسول خدا ﷺ تمام اسماء و صفات کے کمالات کے اعتدال کے ساتھ جامع ہیں اور تمام انبیاء علیہم السلام کے مظہر ہیں اور قرآن مجید تمام کتاب آسمانی کا خلاصہ ہے اور یہ شریعت تمام سابقہ شریعتوں کا خلاصہ اور اقتباس ہے، اور اعمال اس شریعت حقہ کے گذشتہ شریعتوں بلکہ فرشتوں کے اعمال سے منتخب ہیں۔

### مکتوب ۸۰

### بنام مرزا فتح اللہ خاں<sup>ؒ</sup>

تہتر فرقوں میں سے جس ایک فرقہ کے نجات کی خبر نبی کریم ﷺ نے دی ہے وہ فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت کا ہے، کیونکہ یہ فرقہ صحابہؓ کے قدم بقدم ہے اور حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ فرقہ ناجیہ وہ ہے جس پر میں اور میرے اصحابؓ ہیں اور شریعت کی اشاعت اور قرآن شریف کا جمع کرنا، اور حدیث کے ناقل یہی صحابہؓ ہیں جب ان پر طعن ہے، تو سب پر طعن ہے، خارجی، راضی،

معزلہ، وغیرہ نیامدہ ب رکھتے ہیں، فرقہ ناجیہ سے الگ ہیں اور قرآن شریف کے جامع حضرت عثمانؓ ہیں اور درحقیقت اس کے جامع صدیقؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ ہیں، پس ان بزرگوں کا انکار حقیقتہ انکار قرآن شریف ہے، حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رحلت کے روز ۳۳ ہزار صحابہ موجود تھے، جنہوں نے رضا و رغبت سے حضرت صدیق اکبرؓ سے بیعت کی، اس قدر صحابہؓ کا گمراہی پر جمع ہونا محال ہے، حالانکہ خود حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے:-  
”لا تجتمع أمتى على الضلاله“ میری امت کبھی گمراہی پر جمع نہ ہوگی۔

### مکتب ۸۱

#### بنام لالہ بیگ

احکام اسلام کو غیر مذہب جاری ہونے مانع ہوتے ہیں، آپ کوشش کریں کہ احکام اسلام کا اجراء پوری طور پر ہو جائے خدا آپ کو جزا دے۔

### مکتب ۸۲

#### بنام سکندر خاں لوڈھی

دل کی سلامتی بلا فنا و بقاء کے میسر نہیں ہوتی۔

### مکتب ۸۳

#### بنام بہادر خاں

ظاہر کو شریعت روشن سے آ راستہ کرنا اور باطن کو حق تعالیٰ کے ساتھ رکھنا بڑا کام ہے۔

## مکتب ۸۲ بنام سید احمد قادری<sup>ر</sup>

شریعت اور حقیقت ایک دوسرے کا عین ہیں، اور حقیقت میں ایک دوسرے سے جدا نہیں فرق صرف اجمال اور تفصیل کا اور کشف واستدلال کا اور غیبت اور شہادت کا اور ت عمل اور عدم ت عمل کا ہے، اثناء راہ میں مخالفت بوجہ مسکر معلوم ہوتی ہے، متنہی کو مقام حق الیقین میں پہنچنے پر شریعت سے بال برابر مخالفت نہیں معلوم ہوتی اور مشائخ کرام اہل طریقہ سے جس کسی نے علم عمل میں کچھ شریعت سے مخالفت کی ہے، وہ بوجہ مسکر اثناء راہ میں ہوتی ہے اور بعض مشائخ کی عبارتوں میں واقع ہے، کہ شریعت حقیقت کا پوست ہے اور حقیقت شریعت کا مغزیہ مضمون یوں درست ہو سکتا ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ مجمل کو منفصل کے ساتھ وہ نسبت ہے جو مغز کو پوست کے ساتھ ہے۔

## مکتب ۸۵

### بنام مرتضیٰ فتح اللہ خاں<sup>ر</sup>

نماز سب عبادتوں میں بہتر عبادت ہے، اس کو خضوع و خشوع سے باجماعت ادا کرنا چاہیے عام لوگوں کی نماز صورت نماز ہے اور خاص ان خدا کی نماز حقیقت نماز ہے، لیکن جب تک حقیقت نماز حاصل نہ ہو صورت نماز کو نہیں چھوڑنا چاہیے، وہ اکرم الاکر میں اگر صورت نماز کو حقیقت کے ساتھ قبول فرمائے تو کچھ دور نہیں۔

## مکتب ۸۶

### بنام لا معلوم الاسم

دل کی سلامتی ہم پر ضروری ہے اور دل کی سلامتی بل انسیان ماسوائے

اللہ کے میسر نہیں ہوتی اور نسیان ماسوائے اللہ نصیب ہو جانے پر اگر ہزار سال کی عمر نصیب ہو تو خدا کی طرف سے ایک لمحہ غفلت نہیں ہوتی۔

### مکتب ۸۷

#### بنام محمود پہلوان

بہت بڑی سعادت ہے کہ خدا کے دوست کسی کو دوست رکھیں۔

### مکتب ۸۸

#### بنام محمود پہلوان

خدا کی نعمت ہے کہ جوانی میں یادِ خدا کرے اور بڑھاپے میں خدا سے امیدِ مغفرت رکھے اور حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے، جو اسلام میں بوڑھا ہوا وہ بخششاجائے گا وقت پیری کے رجا (امید) زیادہ چاہیے۔

### مکتب ۸۹

#### بنام مرزا علی جان

ہر نفس موت کا مزاج کھنے والا ہے، اللہ تعالیٰ آپ کے بزرگ کو بخشنے، ان کا وجود اس وقت بہت غنیمت تھا، آپ پر لازم ہے، کہ احسان کے بد لے احسان کریں اور دعا صدقہ سے ہر گھر میں ان کی مدد کریں، کیونکہ میت غریق کی مثال ہوتی ہے اور دعا کی منتظر رہتی ہے۔

### مکتب ۹۰

#### بنام خواجہ قاسم<sup>ؒ</sup>

بڑی بڑی سخت ریاضتوں اور مجاہدوں سے اس قدر حاصل نہیں ہوتا

جو ان بزرگوں کی ایک ہی صحبت سے حاصل ہو جاتا ہے، پہلی صحبت میں وہ کچھ بخش دیتے ہیں جو دوسرے طریقہ سے منتهیوں کو نہایت میں جا کر حاصل ہوتا ہے۔

### مکتب ۹۱ بِنَامِ شَيْخِ كَبِيرٍ

اول فرقہ اہل سنت و جماعت کے علماء کے موافق اعتقاد کو درست کرنا چاہیے اور احکام فقہ کے موافق علم عمل کرنا چاہیے، ان دو اعتقادی عملی پروں کے حاصل کرنے کے بعد عالم قدس کی طرف پرواز کرنے کا ارادہ کرنا چاہیے، شریعت کے اعمال اور حقیقت کے احوال سے مقصود نفس کا پاک کرنا اور دل کا صاف کرنا ہے، جب تک نفس پاک اور دل تند رست نہ ہو جائے ایمان حقیقی نصیب نہیں ہوتا۔

### مکتب ۹۲ بِنَامِ شَيْخِ كَبِيرٍ

دل کا اطمینان اللہ کے ذکر سے ہوتا ہے، ذاکر اور مذکور کے دو میان ایک قسم کا علاقہ پیدا ہو جاتا ہے، جو محبت کا سبب ہو جاتا ہے۔ ذاکر گو ذکر تا ترا جان است پا کیے دل ز ذکر رحمان است

### مکتب ۹۳

### بِنَامِ سَكِنْدُرِ خَانِ لَوْدِھِيٌّ

نماز پنجگانہ کو بجماعت ادا کرنا چاہیے اور سنت موكدہ کے پڑھنے کے بعد اپنے اوقات کو ذکر انہی میں صرف کرنا چاہیے اور اس کے سوا کسی چیز میں مشغول نہ ہونا چاہیے یعنی کھانے پینے آنے جانے میں غافل نہ ہونا چاہیے، اگر

کبھی جمیعت میں فتور معلوم ہو تو گریہ وزاری توبہ و استغفار کریں اور جس شیخ سے ذکر سیکھا ہے اسی کو وسیلہ بنانا چاہیے۔

مکتوب ۹۲

### بنام حضرخان لودھی

بعد درستی اعتقاد اہل سنت و جماعت کے اتباع سنت کریں، بعد اس کے حقیقت کی طرف رجوع کریں، بلا ان کے عالم قدس کی طرف پرواز ناممکن ہے۔

محال است سعدی کہ راہ صفا توں رفت جز در پے مصطفیٰ

مکتوب ۹۵

### بنام سید احمد بجوڑی

انسان نسخہ جامع ہے، جو کچھ تمام خلوقات میں ہے، وہ سب کچھ تنہا انسان میں ثابت ہے، لیکن عالم امکان سے بطریق حقیقت کے اور مرتبہ و وجوب سے بطور صورت کے اور قلب انسان بھی اسی جامیعت پر پیدا کیا گیا ہے، کہ جو کچھ پورے انسان میں ہے، وہ سب کچھ تنہا قلب میں ہے، اسی واسطے اس کو حقیقت جامعہ کہتے ہیں، اور اسی جامیعت کے باعث بعض مشائخ نے قلب کی وسعت سے خبر دی ہے کہ اگر عرش و مافیہا عارف کے دل کے گوشہ میں ڈالدیں تو کچھ محسوس نہ ہو، کیونکہ قلب عناصر اور افلاک اور عرش و کرسی و عقل و نفس کا جامع ہے اور مکانی اور لامکانی کو شامل ہے، پس لامکانیت سے شامل ہونے کے باعث قلب میں عرش و مافیہا کا کچھ مقدار نہ ہو گا، کیونکہ عرش و مافیہا باوجود وسعت کے دائرہ مکان میں داخل ہیں اور مکان اگر چہ وسیع

ہے، لیکن لامکانی کے مقابلہ میں بہت تنگ ہیں اور کچھ مقدر انہیں رکھتا، لیکن حضرات قدس سرہ اہل صحواس بات کو جانتے ہیں کہ یہ کلام اولیاء سکر سے ہے، عرش کی صورت آئینہ دل میں دکھتی ہے، نہ حقیقت عرش جیسے آفتاب آئینے میں دیکھتا ہے اور آئینہ پھر خالی رہ جاتا ہے، تو آئینہ میں صورت آفتاب ہے، نہ حقیقت آفتاب، اسی طرح سے بعض مشائخ کے کلام سکر یہ ہیں، سکرو لایت میں ہے اور صحونبوتوں میں ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ نبی کی ولایت اس کی نبوت سے افضل ہے، اگرچہ ولایت کارخ صرف خدا کی طرف ہے مگر نبوت کارخ خالق اور مخلوق دونوں کی طرف ہے باطن نبی کا خالق کے ساتھ اور ظاہر خلق کے ساتھ ہے اور جس کی سب توجہ خلق کی طرف ہے، وہ بدجنت ہے، انبیاء علیہم السلام سب خلق میں افضل ہیں اور سب سے بہتر دولت انہی کو نصیب ہے اور ولایت نبوت کا جزو ہے اور نبوت کل ہے، پس نبوت سے افضل ہے، خواہ ولایت نبی کی ہو، یا ولی کی ہو، نبوت میں صحوبہ ہے، ولایت میں سکر نبی کی اتباع ولی پر فرض ہے، نہ کہ ولی کی اتباع نبی پر اور جو حدیث قدسی میں وارد ہے۔

”لا یسعنی أرضی ولا سمائی ولكن یسعنی قلب عبدٰ مؤمن“ زمین و آسمان میں نہیں سما سکتا ہوں لیکن مومن کے قلب میں سما سکتا ہوں - مراد اس گنجائش سے مرتبہ وجوب کی صورت ہے، نہ حقیقت ہے، کیوں نکلہ حلول وہاں محال ہے۔

## مکتوب ۹۶

بنام محمد شریف

عزیز میرے روزہ حج و زکوٰۃ اور احکام شرعی ادا کرنا چاہیے، روز

حساب کا احتساب قریب ہے، آج شیطان خدا کے کرم پر مغرور کر کے سستی میں ڈالتا ہے اور اس کے عفو کا بہانہ بنا کر گناہ پر آمادہ کرتا ہے، ونیا جائے ابتلاء ہے، آسمانی احکام کی لاپرواہی کرنا کب نور ایمان کو سلامت لیجانے دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپنی مرضی پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

### مکتب ۹۷

#### بِنَامِ شِيخِ درویشٍ

جس طرح پیدائش انسان سے عبادات مامورہ کا ادا کرنا مقصود ہے، ویسے ہی عبادات مامورہ کے ادا کرنے سے مقصود یقین کا حاصل کرنا ہے، جو ایمان کی حقیقت ہے اور فنا و بقاء سے مقصود صرف یہی یقین ہے حضرت ابراہیم بن شیبان قدس سرہ جو مشائخ طبقات میں سے ہیں، فرماتے ہیں۔ فنا و بقاء کا علم وحدانیت کے اخلاص اور عبودیت کی صحت کے گرد پھرتا ہے اور اس کے سوائے مغالطہ اور زندقة ہے۔

### مکتب ۹۸

#### بِنَامِ شِيخِ زکریٰ

حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ارفیق ہے، نرمی کو دوست رکھتا ہے اور نرمی سے وہ ملتا ہے، جو سختی سے نہیں ملتا، اور ارشاد ہے، نرمی کو لازم پکڑو سختی اور بکواس سے بچو کیونکہ نرمی زینت دیتی ہے، اور جس سے نکل جائے اس کو عیب ناک کر دیتی ہے، جو نرمی سے محروم رہا وہ نیکی سے محروم رہا، تم میں سے میرے نزدیک وہ اچھا ہے، جس کے اخلاق اچھے ہیں، جس کو نرمی کا کچھ حصہ دیا گیا، اس کو دنیا اور آخرت کی بھلائی کا حصہ مل گیا اور حضور

صلی اللہ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا حیا ایمان ہے اور اہل ایمان جنت میں ہے اور بکواس جنا سے ہے اور جنادوزخ میں ہے اور اللہ تعالیٰ بے حیا کبواسی کو دشمن جانتا ہے کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ آگ دوزخ کی کس پر حرام ہے، ہر ایک نرم متواضع قریب سہل پر، مومن سب نرم اور متواضع کرنے والے ہیں ناک میں مہارڈا لے ہوئے اونٹ کی طرح اگر اس کو ہانکا جائے تو چل پڑے اور اگر اس کو پتھر پر بٹھائیں تو بیٹھ جائے، جس نے غصہ پی لیا اور حالانکہ وہ اس کے جاری کرنے پر قابو رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو سب خلقت کے سامنے بلائے گا، تاکہ اس کو اختیار ہے کہ جس حور کو چاہے پسند کرے ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عرض کیا کہ آپ مجھے وصیت کریں آپ نے فرمایا غصہ مت کرو اس نے پھر عرض کی، پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا غصہ مت کیا کر، کیا میں تم کو اہل جنت کی نسبت خبر نہ دوں، وہ ضعیف اور عاجز ہے، کہ اگر اللہ پر قسم کھائے، تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو چاکر دے اور میں تم کو کیا اہل دوزخ کی خبر نہ دوں، وہ سرکش متکبر ہے، جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اگر وہ کھڑا ہے، تو بیٹھ جائے پس اگر اس کا غصہ دور ہو گیا، تو بہتر ہے، ورنہ اسے چاہیے کہ لیٹ جائے، کیونکہ غصب ایمان کو ایسا بگاڑ دیتا ہے جیسے صبر (ایلوہ) شہد کو بگاڑ دیتا ہے، جس نے اللہ کے لیے متواضع کی، اس کو اللہ بلند کرتا ہے، پس وہ اپنے نفس میں حقیر، اور لوگوں کی آنکھوں میں بڑا ہوتا ہے، اور جس نے تکبر کیا، اللہ اس کو پست کرتا ہے، پس وہ لوگوں کے نزدیک کتنے اور سور سے بھی زیادہ خفیف ہو جاتا ہے۔

حضرت موسی بن عمران علیہ السلام نے عرض کی، یا رب تیرے بندوں میں سے تیرے نزدیک زیادہ عزیز کون ہے،؟ فرمایا وہ شخص جو باوجود قادر ہونے کے معاف کردے اور فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جس نے اپنی زبان کو بند رکھا اللہ تعالیٰ اس کی شرمگاہ کو دھانپتا ہے اور جس نے غصہ کروکا، اللہ تعالیٰ

روز قیامت کے اس سے عذاب روک لیگا اور جس نے عذر قبول کیا، اللہ تعالیٰ اس کے عذر کو قبول کرے گا اور حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص پر کسی اپنے بھائی کا کوئی مال یا اور کوئی حق ہے تو اسے چاہیے کہ آج ہی اسے معاف کرائے، پیشتر اس سے کہ اس کے پاس کوئی درہم یا دینار نہ ہوگا، اگر اس کا کوئی نیک عمل ہوگا تو اس کے موافق لیا جائے گا اور اگر کوئی نیکی نہ ہوگی تو صاحب حق کی برائیاں لے کر اس کی برائیوں میں اور زیادہ کی جائیں گی، اور حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا، تم جانتے ہو مفلس کون ہے، صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہم میں مفلس وہ ہے کہ جس سے پاس درہم و اسباب پکھنہ ہو، آپؐ نے فرمایا کہ میری امت میں مفلس وہ ہے، جو قیامت کے دن نماز روزہ زکوٰۃ سب کچھ کر کے آئے اور ساتھ اس کے اس نے کسی کو گلی دی ہے اور کسی کامال کھایا ہے اور کسی کو تہمت لگائی ہے اور کسی کا خون گرا یا ہے اور کسی کو مارا ہے، پس اس کی نیکیوں میں سے ہر ایک کو دیجا میں گی، پس اگر حق ادا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں، تو حقداروں کے قصور لیکر اس کے گناہوں میں اور زیادہ کیے جائیں گے، اور پھر اس کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا، اور حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف لکھا کہ میری طرف آپؐ کچھ لکھیں، جس میں وصیتیں ہوں، لیکن بہت نہ ہوں تھوڑی ہوں پس انہوں نے یہ کہا کہ آپؐ پر سلام ہو، اس کے بعد معلوم ہو کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، کہ جو شخص لوگوں کے غصہ کے مقابلہ میں اللہ کی رضامندی چاہیے اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کی تکلیف سے بچائے رکھتا ہے، اور جس شخص نے اللہ کی ناراًضکی کے مقابلہ میں لوگوں کی رضامندی چاہی، اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کے حوالہ کر دیتا ہے اور تم پر سلام ہو۔

حق تعالیٰ آپؐ کو ہم کو ان پر عمل کرنے کی توفیق دے، جو مخبر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

### مکتوب ۹۹

بنا ملا حسن کشمیری

انسانی روح کے لیے اس جسمانی صورت کے تعلق سے پہلے ترقی و عروج کا راستہ بندھا ”و ما منا الا لہ مقام معلوم“ کے پنجہرہ میں مقید و محبوس تھی، حق تعالیٰ نے کمال قدرت سے اس نورانی جو ہر کو اس ظلمانی جسم کے ساتھ جمع کیا، پس پاک ہے وہ ذات جس نے نور و ظلمت کو جمع کر دیا اور امر کو خلق کے ساتھ ملا دیا، روح نے اگر اپنی حقیقت کو بھول کر جسم کے ساتھ تعلق پیدا کیا اور غفلت اختیار کی، تو اس میں بھی ظلمت پیدا ہو کر کمال و عروج سے محروم رہی اور اپنی اصلیت کو یاد کیا، تو جسم خاکی ظلمانی کو بھی نورانی کر لیا، اور جسم کے سبب سے ترقی پا کر اپنے مقصود کو حاصل کیا، یعنی فنا و بقاء سے مشرف ہو کر اس کے اثرات سے نفس میں بھی خوبی اور بھلائی پیدا کر دی۔

### مکتوب ۱۰۰

بنا ملا حسین کشمیری

شیخ عبدالکریم یمنی نے جو کہا ہے، کہ حق تعالیٰ عالم الغیب نہیں ہے، فقیر کو اس قسم کی بات سننے کی تاب نہیں ہے، بے اختیار میری رگ فاروقی جوش میں آ جاتی ہے اور اس میں تاویل و توجیہ کی فرصت نہیں دیتی، ان با توں کا قائل شیخ کبیر یمنی ہو، یا شیخ شامی، مگر ہم کو تو محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلام درکار ہے، نہ مجی الدین ابن عربی اور صدر الدین قونوی اور عبد الرزاق کاشی کے کلام کی ضرورت ہے، ہم کو تو نص سے کام ہے، نہ نص سے، فتوحات مدنیہ یعنی حدیث نے ہم کو فتوحات مکیہ سے لا پرواہ کر دیا ہے، خداوند تعالیٰ قرآن مجید

میں عالم غیب کا ہونا اور خود کا عالم الغیب ہونا فرماتا ہے، حق تعالیٰ سے علم غیب کی نفی ہوتی ہے، جو حقیقتہٗ حق تعالیٰ کی تکنیک ہے چھوٹا منہ بڑی بات، اگر منصور نے ”انا الحق“ اور بازیزید بسطامی نے ”سبحانی“ کہا، تو وہ معذور ہیں اور غلبہ احوال میں مغلوب ہیں، یہ کلام ان کے احوال پر منی نہیں، بلکہ علم سے تعلق رکھتے ہیں تاویل کے محتاج ہیں، اور کسی عذر کے لائق نہیں اور کوئی تاویل اس مقام میں مقبول نہیں، کیونکہ مستوفیوں کے کلام کی تاویل کی جاتی ہے۔

### مکتب ۱۰۱

#### بنام ملا حسین کشمیری

خاصان خدا پر اعتراض نہیں کرنا چاہیے، ان کا نفس مطمئنہ ہے، نفس امارہ کی طرح نہیں ہے اور عام لوگ مثل اپنے نفس امارہ کے خاصان حق کے نفس مطمئنہ کو خیال کرتے ہیں، عام لوگوں کے کام اپنی خواہش کے موافق ہوتے ہیں اور خاصان خدا کے رضاۓ حق کے لیے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ خاصان خدا کے انکار اور ان کے کاموں پر اعتراض کرنے سے بچائے۔

### مکتب ۱۰۲

#### بنام ملامظفر

سودی روپیہ لینا نص قطعی سے حرام ہے، خواہ صاحب احتیاج ہو، یا غیر احتیاج، سب کے لیے ہے، محتاج کا خاص کرنا اس قطعی حکم کا منسوخ کرنا ہے، جو روپیہ سودی لیا جائے، وہ سب حرام ہے مثلاً کسی نے دس روپیہ سودی قرض لیے اور بارہ لکھدیے تو یہ نہیں کہ وہ روپیہ حرام ہوئے اور دس حلال، بلکہ سب حرام ہیں۔

مکتب ۱۰۳  
بنام شیخ فریدؒ

میں آپ کے واسطے عافیت چاہتا ہوں، وہ عافیت جو ایک بزرگ دعا کرتے تھے الہی ایک دن کی عافیت چاہتا ہوں کسی نے پوچھا ایک دن کی عافیت سے کیا مراد ہے، تو فرمایا وہ دن جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ ہو۔

مکتب ۱۰۴  
بنام قاضیان مستکن

آپ کے بزرگ کے انتقال سے افسوس ہے، لیکن مقام بندگی یہی ہے کہ خدا کی فعل سے راضی رہے اور سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں، بندوں کو یہاں رہنے کے لیے نہیں بھیجا بلکہ کام کرنے کو بھیجا ہے، جس کام کو بھیجا ہے وہ کام کرنا چاہیے، پھر کچھ ڈر نہیں، دعاء استغفار صدقہ سے امداد کرنی چاہیے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ میت قبر میں فریاد چاہنے والے غریق کی طرح ہوتی ہے اور اس دعاء کی منتظر رہتی ہے جو اس کو باپ یا مام یا بھائی یا دوست کی طرف سے پہونچے، پس جس وقت اس کو وہ دعا پہونچتی ہے تو اس کے نزدیک دنیا و ما فیہا سے بہتر ہوتی ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ زمین پر رہنے والوں کی دعاء سے اہل قبور پر پہاڑوں جتنی رحمت نازل فرماتا ہے اور بے شک زندوں کا تحفہ مردوں کی طرف ان کیلئے مغفرت مالگنا ہے۔

مکتب ۱۰۵

بنام حکیم عبد القادرؒ

حکماء کے نزدیک مقرر ہے کہ مریض جب تک بیماری سے تدرست نہ

ہو جائے کوئی غذا اس کو فائدہ نہیں دیتی، اگرچہ مرغ بریان ہو بلکہ غذا اس صورت میں مرض کو بڑھادیتی ہے۔ ع  
”ہرچچ گیر علی علت شود“

پس پہلے اس کے مرض کے دور کرنے کی فکر کرتے ہیں بعد ازاں مناسب غذاؤں کے ساتھ آہستہ آہستہ اس کو اصلی قوت کی طلاقتے ہیں، پس آدمی جب تک مرض قلبی میں بنتا ہے فی قلوبہم مرض کوئی عبادت و طاعت اس کو فائدہ نہیں دیتی، بلکہ اس کے لیے مضر ہے ”رب تعالیٰ لقرآن والقرآن یلعنه“ بعض لوگ قرآن اس طرح پڑھتے ہیں کہ قرآن ان پر لعنت کرتا ہے، حدیث مشہور ہے بعض روزہ دار ایسے ہیں کہ سوائے بھوک اور پیاس کے اور کچھ ان کو نصیب نہیں ہوتا، خبر صحیح ہے قلبی امراض کا علاج کرنے والے مشانخ بھی اول مرض کے دور کرنے کا حکم فرماتے ہیں اور اس مرض سے مراد مساوائے حق کے گرفتاری ہے، بلکہ اپنے نفس کی گرفتاری ہے، کیونکہ ہر ایک شخص جو کچھ چاہتا ہے وہ اپنے نفس کے لیے چاہتا ہے، اگر فرزند کو دوست رکھتا ہے، تو اپنے لیے اگر مال و ریاست و حب و جاہ چاہتا ہے تو اپنے لیے پس درحقیقت اس کا معبد اس کی اپنی نفسانی خواہش ہے پس جب تک نفس اس قید سے خلاص نہ ہو جائے، تب تک نجات کی امید مشکل ہے، پس دانشمند علماء اور صاحب بصیرت حکماء پر اس مرض کے دور کرنے کا فکر لازم ہے۔ ع  
”درخانہ اگر کس است یک حرف بس است“

مکتب ۱۰۶

بنام محمد صادق کشمیری

خدا کے دوستوں کی محبت نعمت ہے، شیخ الاسلام ہروی رحمۃ اللہ علیہ

فرماتے ہیں جس نے اولیاء کو پہچانا تجوہ کو پالیا اور جب تک تھکونہ پایا ان کو نہ پہچانا، اس گروہ کا بعض زہر قاتل ہے، ان پر طعن کرنا ہمیشہ کی مایوسی کا باعث ہے، ونیز شیخ الاسلام ہروی فرماتے ہیں کہ الہی تو جس کو اپنے دربار سے دھنکارنا چاہتا ہے، اس کو تو ہمارا خالف بنادیتا ہے۔ ع  
بے عنایت حق و خاصان حق گر ملک باشد سیاہ ہستش ورق

### مکتب ۷۰

### بِنَامِ مُحَمَّدِ صَادِقِ كِشْمِيرِي

خوارق عادات شرط ولایت نہیں، مجذہ کا ہونا نبی کے لیے شرط ہے کثرت خوارق افضیلت کی دلیل نہیں، صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بہت کم خرق عادت ظہور میں آئی ہیں، بعض اولیاء کے مقابلہ میں سوا حصہ بھی ان کی خرق عادات نہیں، لیکن ان کی ولایت اور مرتبہ کو کوئی ولی نہیں پہنچ سکتا، اولیاء کے کشف وغیرہ میں القاء شیطانی ہو سکتا ہے اس سے اولیاء محفوظ نہیں ہیں، جب کہ کلام انبیاء میں القاء شیطانی تحقیق ہے، لیکن یہ فرق ہے کہ القاء شیطانی سے انبیاء علیہم السلام آگاہ کردیے جاتے تھے، ولی کو آگاہی کی ضرورت نہیں، کیونکہ وہ نبی کا موقع ہے جو فعل نبی کے خلاف پائے گا، اس کو رد کر دیگا اور کشف کا غلط ہونا، شیطان کے القاء پر ہی منحصر نہیں، بلکہ بعض اوقات قوت متحیله میں احکام غیر صادقه ایک صورت پیدا کر لیتے ہیں، جس میں شیطان کا کچھ دخل نہیں ہوتا، اور اسی قسم سے یہ بات ہے کہ بعض خوابوں میں حضرت پغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھتے ہیں اور بعض ایسے احکام اخذ کرتے ہیں، جن کا حقیقت میں خلاف ثابت ہے، اس صورت میں القاء شیطانی متصور نہیں، کیونکہ علماء کے نزدیک مختار و مقرر ہے کہ شیطان

حضرت خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کسی صورت میں ممثّل نہیں ہو سکتا، پس اس صورت میں صرف قوتِ مخیلہ کا تصرف ہے، جس نے غیر واقعہ کو واقعہ ظاہر کیا ہے، کرامت اور استدراج میں یہ فرق ہے، کہ مبتدی صاحب وجود ان صاحب کرامت کے پاس بیٹھے گا، تو محبت حق اور ترک دینا پیدا ہو گی اور شخص استدراج کی صحبت میں اس کے خلاف ہو گا۔

### مکتوب ۱۰۸

#### بنا مسید الحمد

نبوت ولایت سے افضل ہے خواہ وہ ولایت نبی کی ہی ولایت ہو، ولایت کارخ خدا کی طرف ہوتا ہے، خلق کی طرف نہیں ہوتا، اس لیے وہ خلق کو پوری ہدایت نہیں کر سکتا اور نبوت کارخ خلق کی طرف ہوتا ہے، اس لیے اس سے پوری ہدایت کا حق ادا ہوتا ہے۔

آ گاہی۔ بعض اکمل ولی جو کمالات نبوت سے یافتہ تام و بقاء اکمل سے مشرف ہوتے ہیں وہ بھی باتابع نبی حالت صحومیں ہوتے ہیں، اور خلق کو ہدایت کرتے ہیں اور خالق و مخلوق کے درمیان مثل حرفاً مشدود کے ہوتے ہیں۔

### مکتوب ۱۰۹

#### بنا محکیم صدر الدین

دل کی سلامتی بلا نیان مساوی اللہ کے نہیں ہوتی اور اس کا حاصل ہونا خاصاًن خدا کی توجہ پر منحصر ہے، ان کا کلام دوا ہے اور ان کی نظر شفا ہے، جن کا ہمنشیں بد بخت نہیں ہوتا، یہی لوگ اللہ کے ہمنشیں ہیں انہی کے طفیل بارش نازل ہوتی ہے، اور انہی کے طفیل خلق کو رزق دیا جاتا ہے۔

مکتب ۱۱۰

بِنَامِ شَيْخِ صَدْرِ الدِّينِ

خلقت انسان سے مراد اور مقصود عبادت ہے، عبادت بھی وہ عبادت جو خالص ہو۔

مکتب ۱۱۱

بِنَامِ شَيْخِ حَمِيدِ سُنْبَحَلِي

توحید سے مراد یہ ہے کہ دل خیال غیر سے قطعاً خالی ہو جائے اور ہر اعمال خالص ہو جائے۔

مکتب ۱۱۲

بِنَامِ شَيْخِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَلِيلِ

اگر عقائد موافق علمائے اہل سنت والجماعت کے ہو جائے اور سنت کی پیروی نصیب ہو جائے تو بخشش کے واسطے کافی ہے، اگر علاوہ اس کے احوال و مواجهہ دیدیں، تو نورِ علی نور ہے۔

مکتب ۱۱۳

بِنَامِ شَيْخِ جَمَالِ الدِّينِ حَسِينِ كُولَاوُي

جدب اور کشش نہیں ہوتی، مگر مقام فوق میں، نہ فوق فوق میں، پس سلوک نہ کیے ہوئے مجذوبوں کو جو مقام قلب میں ہیں، جدب اور کشش نہیں ہوتی، مگر مقام روح میں جو مقام قلب کے اوپر ہے، کشش الہی منتہیوں کے جدب میں ہے، جس کے اوپر کوئی مقام نہیں، مشہود روح کوشہود حق جانتے ہیں اور

روح چونکہ مناسبتِ خلق سے رکھتی ہے، اس لیے شہود حق نہیں ہو سکتی ہے، شہود حق بیچوں و بیچگوں ہے، اس لیے اس کا شہود ممکنی کو ہوتا ہے۔

مکتب ۱۱۲

### بنا م صوفی قربان

اللہ تعالیٰ سید البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کی پیروی نصیب کرے اور اس پر استقامت دے، کیونکہ وہ پسندیدہ متابعت کا ایک ذرہ تمام دنیاوی لذتوں اور آخرت کی لذتوں سے کئی درجہ بہتر ہے، بزرگی سنت کی تابعداری کے ساتھ وابستہ ہے اور زیادتی شریعت کی بجا آوری پر مخصر ہے، مثلاً دو پھر کا سونا جو اسی کے تابعداری کے ساتھ واقع ہو کر کروڑ کروڑ شب بیدار یوں سے جو اس تابعداری کے موافق نہ ہوں اولیٰ و افضل ہے۔

مکتب ۱۱۵

### بنا م ملا عبد الحق

یہ راہ جس کو ہم قطع کرنا چاہتے ہیں، سب سات قدم ہے، جس میں سے دو قدم عالمِ خلق میں ہیں اور پانچ عالم امر میں ہیں، پہلے قدم پر جو عالم امر میں لگاتے ہیں، بھلی افعانی ظاہر ہوتی ہے اور دوسرا قدم پر بھلی صفات اور تیسرا قدم پر تجلیات ذاتیہ شروع ہو جاتی ہیں، اسی طرح درجات کامل کے اختلاف کے بموجب ظہور ہوتا جاتا ہے، جیسے کہ اس راہ کے طے کرنے والوں پر پوشیدہ نہیں ہے، یہ سب کچھ سید الاولین والا آخرین کی تابعداری پر وابستہ ہے ﷺ اور بعض نے جو دو قدم اس راہ کو کہا ہے، وہ اس واسطے کہا ہے کہ ان کی مراد ایک عالمِ خلق اور ایک عالم امر ہے۔

### مکتب ۱۱۶

#### بِنَامِ مَلَائِكَةِ الْوَاحِدَةِ لَا هُوَ رَبِّي

سلامتی قلب نسیان ماسوای اللہ پر محصر ہے، معاملات دنیا میں ایسا مشغول  
نہ ہونا چاہیے کہ رغبت دنیاوی غالب آجائے، اس دل کی سلامتی پر مغرورنہ ہوں  
کیونکہ رجوع ممکن ہے، فقر میں خاکرو بی کرنا دلتندی کی صدر نشینی سے کئی درجہ  
بہتر ہے اور دولت مندی اور دولتمندوں سے ایسا بھاگ جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔  
آگاہی : فناء اول کے متعلق ہے، جس کے رجوع ہونے کی بابت  
ارشاد ہے، فناء ثانی میں رجوع نہیں ہے۔

### مکتب ۱۱۷

#### بِنَامِ مَلَائِكَةِ رَحْمَةِ اللَّهِ

حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ جس نے اپنی آنکھ پر قابو نہ پایا، دل بھی  
اس کے قابو میں نہیں ہے۔

### مکتب ۱۱۸

#### بِنَامِ مَلَائِكَةِ الْعَلِيِّ بِدِخْشِيٍّ

خواجہ عبد اللہ انصاری فرماتے ہیں کہ ابھی جس کو توبہ کرنا چاہتا ہے اس کو  
تو ہمارا دشمن بنا دیتا ہے، اللہ تعالیٰ خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل تمام  
مسلمانوں کو فقراء کے انکار اور درویشوں کے طعن سے بچائے۔

### مکتب ۱۱۹

#### بِنَامِ مَيْرِ مُحَمَّدِ نَعْمَانِ بِدِخْشِيٍّ

مشائخ طریقت کامل ہونے سے پیشتر بعض مریدوں کو طریقہ سکھانے  
کی اجازت فرمادیا کرتے ہیں، حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ نے مولانا یعقوب

چرخی رحمۃ اللہ علیہ کو طریقہ سکھانے اور بعض منزلیں طے کرانے کے بعد فرمایا تھا کہ اے یعقوب جو کچھ ہم سے تجھ کو پہنچا ہے، وہ خلق کو پہنچادے حالانکہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ میرے بعد علاء الدینؒ کی خدمت میں رہنا اور اکثر انہوں نے حضرت علاء الدین عطاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کام پورا کیا۔

### مکتوب ۱۲۰

#### بنام میر محمد نعماں بد خشیؒ

ارباب جمیعت کی صحبت بڑی چیز ہے، کیا آپ نہیں دیکھتے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب صحبت ہی کے باعث انبیاء علیہم السلام کے سواب پر فضیلت لے گئے۔

### مکتوب ۱۲۱

#### بنام میر محمد نعماں بد خشیؒ

یہ راستہ سلوک سات قدم ہے اور بعض احباب چھ قدم پر پھوٹے ہیں۔

### مکتوب ۱۲۲

#### بنام ملا طاہر بد خشیؒ

ہمت بلند رکھنا چاہیے دوام حضور کی طلب اور غیروں کی صحبت سے پچنا چاہیے۔

### مکتوب ۱۲۳

#### بنام ملا طاہر بد خشیؒ

فرض کو چھوڑ کر نفل میں مشغول ہونا لایعنی میں داخل ہے۔

مکتب ۱۲۴

### بِنَامِ مُلَا طاہِرِ بدھشی

حج کے واسطے استطاعت شرط ہے، بغیر استطاعت کے تضییع اوقات ہے،  
ضروری کام کو چھوڑ کر غیر ضروری کام میں مشغول ہونا مناسب نہیں۔

مکتب ۱۲۵

### بِنَامِ مِيرِ صَاحِبِ نِيشاپُوري

جہاں کیا چھوٹا کیا بڑا حق تعالیٰ کے اسماء و صفات کے مظہر اور اس کے  
شیون اور ذاتی کمالات کے آئینے ہیں، حق تعالیٰ ایک خزانہ مخفی اور پوشیدہ تھا، اس  
نے چاہا کہ اپنے آپ کو خلوت سے جلوت میں لائے اور اجمال سے تفصیل میں  
لائے، تو جہاں کو اس نے اس طرح پیدا کیا کہ جہاں اپنی ذات و صفات حق  
تعالیٰ کی ذات و صفات پر دلالت کرے، پس جہاں کو اپنے صانع کے ساتھ کوئی  
نسبت نہیں ہے، مگر یہ کہ اس کی مخلوق ہے، اور اس کے اسماء و صفات و شیون  
اور کمالات پر دلالت کرنے والا ہے وہاں اتحاد اور عینیت اور احاطہ اور سریان  
اور معیت ذاتیہ کا حکم لگانا غلبہ حال اور سکروقت سے ہے۔

مکتب ۱۲۶

### بِنَامِ مِيرِ صَاحِبِ نِيشاپُوري

فنا فی اللہ اور بقاء باللہ کے بعد کوئی یہ خیال نہ کرے کہ ممکن واجب ہو جاتا  
ہے، کیونکہ یہ محال ہے اور اس سے حقائق کا تغییر و تبدل لازم آتا ہے، پس  
جب ممکن واجب نہ ہوا، تو ممکن کا نصیب سوائے عجز کے کچھ نہ ہو گا۔

## مکتوب ۱۲۷

### بِنَامِ مُلا صَفَرْ أَحْمَرْ وَمِي

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کرو، باوجود اس امر کے اس بات کا معتقد ہونا چاہیے کہ یہ سب کچھ مطلب اصلی تک پہنچنے کے مقابلہ میں مختصر ہے کار ہے، بلکہ منازل سلوک کے طے کرنے میں صرف تعطیل ہے، حسنات الابوار سیئات المقربین آپ نے سنا ہوگا حق تعالیٰ کا حق تمام مخلوقات کے حقوق پر مقدم ہے، ان کے حقوق کو ادا کرنا خدا کے حکم کی تابعداری کے باعث ہے ورنہ کس کی مجال ہے کہ اس کی خدمت کو چھوڑ کر دوسرے کی خدمت میں مشغول ہو جائے پس ان کی خدمت اس لحاظ سے خدا ہی کی خدمات میں سے ہے، لیکن خدمت خدمت میں بہت بڑا فرق ہے، کاشتکار ہل چلانے والے بھی بادشاہ کی خدمت کرتے ہیں، لیکن مقربین کی خدمت اور ہے، وہاں زراعت اور ہل چلانے کا نام لینا عین گناہ ہے اور ہر کام کی مزدوری اس کام کے موافق ہوتی ہے، ہل چلانے والے بڑی محنت سے دن بھر میں ایک تنگ مزدوری لیتے ہیں اور مقرب ایک گھر کی خدمت میں حاضر ہو کر لاکھوں کا مستحق ہو جاتا ہے، حالانکہ اس کو ان لاکھوں سے کچھ تعلق نہیں وہ تو صرف بادشاہ کے قرب میں گرفتار ہے۔ ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔

## مکتوب ۱۲۸

### بِنَامِ خَواجَهِ مَقْيُومٍ

ہمت بلند رکھنا چاہیے درمیانی منزلیں مثل سراب کے ہیں، اگر کوئی وسط کو

نہایت سمجھ کر غیر مقصد کو مقصد جانے، اور چوں کو بیچوں تصور کر کے پیچھے رہ جائے، اس پر افسوس ہے، ہمت بلند رکھنا چاہیے اور کسی حاصل پر قناعت نہ کرنا چاہیے قرب خدا کو راء الوراء میں ڈھونڈنا چاہیے۔

### مکتب ۱۲۹

#### بِنَامِ سیدِ نظام<sup>ؒ</sup>

انسان جامع جمیع مخلوقات ہے، اس واسطے اس کی جامیعت ہی اس کے ترقہ کا باعث ہے اور یہی جامیعت اس کی جمعیت کا باعث ہے، اگر انسان نے اپنا رخ خلق کی طرف کر دیا، تو باعث ترقہ ہو گیا، اور اگر اپنا رخ خلق کی طرف پھیر دیا، تو آئینہ کامل اور جامیعت پوری ہونے کے باعث اسماء و صفات کے عکوس سے منور ہو کر جمعیت پوری حاصل کر لیتا ہے۔

### مکتب ۱۳۰

#### بِنَامِ جَمَالِ الدِّين

احوال کی تلویبات کا کچھ اعتبار نہیں، اس کا مقید نہ ہونا چاہیے، کیا آیا کیا گیا اور کیا کہا اور کیا سنا، مقصود کچھ اور ہے جو کہنے، سننے، دیکھنے، مشاہدے سے مبرٰ اور متزّہ ہے۔

### مکتب ۱۳۱

#### بِنَامِ محمدِ اشرفِ کابلی

حضرات نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا طریقہ سب طریقوں سے آسان اور اقرب ہے، احکام شرعیہ کے نئیں موتیوں کو بچوں کی طرح وجد

وحال کے جوز و مویز کے عوض نہیں دیتے، اور صوفیہ کے بے ہودہ بالتوں پر مغور و فرایفتہ نہیں ہوتے، نص (قرآن شریف) کو چھوڑ کر فص (فصوص الحکم) کی طرف نہیں جاتے، اور فتوحات مدنیہ (حدیث شریف) سے قطع نظر کر کے فتوحات مکیہ (تصنیف حضرت شیخ محبی الدین ابن عربی) کی طرف نہیں جاتے، بعض متا خرین خلفاء نے اس طریق میں نئی نئی باتیں نکالی ہیں اور ان بزرگواروں کے اصل راستہ کو چھوڑ دیا ہے، جس کو وہ باعث ترقی سمجھ رہے ہیں حقیقتاً وہ باعث دوری ہے۔

مکتب ۱۳۲

### بِنَامِ مَلَكِ مُحَمَّدِ صَدِيقِ بَدْخَشِي

مالداروں کی صحبت سے بچنا چاہیے اور فقراء کی صحبت اختیار کرنی چاہیے  
فقراء کی خاکروپی مالداروں کی صدرشیتی سے بہتر ہے۔

مکتب ۱۳۳

### بِنَامِ مَلَكِ مُحَمَّدِ صَدِيقِ بَدْخَشِي

فرصت کو غنیمت جاننا چاہیے اور وقت کو عزیز رکھنا چاہیے، نقد وقت کو ضروری کام میں صرف کریں اور ادھار وقت کو بے ہودہ بالتوں میں صرف کر نے کو جمع کریں، اللہ تعالیٰ اتباع سنت اور درد دے کے یہ بے آرامی ہمیشہ کے آرام کا سبب ہے۔

مکتب ۱۳۴

### بِنَامِ مَلَكِ مُحَمَّدِ صَدِيقِ بَدْخَشِي

الوقت سیف قاطع وقت کا ٹھنے والی تلوار ہے، نہ معلوم کل تک زندہ رہیں یا نہیں، ضروری کام آج کریں اور غیر ضروری کو کل کے لیے چھوڑیں۔

مکتوب ۱۳۵

### بنام ملام محمد صدیق بد خشیہ

ولایت فنا و بقاء سے مراد ہے اور عامہ ولایت سے ہماری مراد مطلق ولایت ہے، اور ولایت خاصہ سے مراد ولایت محمد یہ ہے، علی صاحبہا الصلوۃ والسلام جس میں فناء اتم و بقاء اکمل ہے، شب معراج حضور ﷺ کو جسم سے ہوئی اور جنت و دوزخ آپ کے رو برو پیش کیے گئے اور آپ رویت بصری سے مشرف ہوئے، اور یہ معراج حضور ﷺ ہی کی ذات سے مخصوص ہے اور حضور علیہ السلام کے اولیاء کامل تابداروں کو بھی اس میں کچھ حصہ دیا گیا ہے، دنیا میں رویت حق کا واقع ہونا حضرت علیہ السلام سے مخصوص ہے اور جو حالت آنحضرت ﷺ کے زیر قدم اولیاء کو حاصل ہوتی ہے، وہ رویت نہیں ہے، بلکہ مثال ظل کے ہے۔

مکتوب ۱۳۶

### بنام ملام محمد صدیق بد خشیہ

وقت کو غیمت جان کر کام وقت پر کریں، نہ معلوم پھر وقت ملے یانہ ملے۔

مکتوب ۱۳۷

### بنام حاجی خضرافغانی

جولنڈ نماز کے ادا کرنے کے وقت حاصل ہوتی ہے، نفس کا اس میں کچھ فائدہ نہیں ہے، بلکہ عین اس لذت کے حاصل کرنے کے وقت نالہ و نفاذ میں ہے، دنیا میں نماز کا رتبہ آخرت میں رویت کے رتبہ کی طرح ہے، دنیا میں

نہایت قرب نماز میں اور آخرت میں نہایت قرب رویت کے وقت اور تمام عبادات نماز کے وسیلہ ہیں، اور نماز اصلی مقصد ہے۔

### مکتب ۱۳۸

#### بنام شیخ بہاء الدین سرہندی

لوگ آخرت کو دنیا کے عوض فروخت کرتے ہیں، اور حق تعالیٰ کو چھوڑ کر دنیا کو پکڑتے ہیں، اس سے زیادہ بے وقوفی اور کیا ہوگی، آخر ایک دن زن و فرزند کو چھوڑنا پڑے گا، اور اس کی تدبیر حق تعالیٰ کے سپرد کریگا، آج ہی اپنے کو مردہ سمجھنا چاہیے اور اہل و عیال کی ضرورت حق تعالیٰ کے سپرد کر دے، اہل دنیا کے ساتھ رہنا، ملنا جلتا ہر قاتل ہے، اس زہر سے مراد ہمیشہ کی موت میں گرفتار ہے، حدیث شریف میں آیا ہے کہ، جس نے کسی دولمند کی تواضع اس کی دولت مندی کے باعث کی، اس کے دو حصے دین کے چلے گئے۔

### مکتب ۱۳۹

#### بنام جعفر بیگ

جو لوگ اولیاء اللہ پر طعن کرتے ہیں، ان کی ہجوج آنے ہے۔

### مکتب ۱۴۰

#### بنام ملا محمد معصوم کاملی

دوست رنج اور آوارگی چاہتا ہے، تاکہ اس کے غیر سے پوری طرح انقطاع ہو جائے، یہاں آرام بے آرامی میں ہے اور ساز سوز میں ہے اور قرار

بے قراری میں ہے اور راحت جراحت میں ہے، اس مقام میں آرام طلب کرنا اپنے آپ کو رنج میں ڈالنا ہے، اپنے آپ کو محظوظ کے حوالہ کرنا چاہیے اور جو کچھ اس کی طرف سے آئے اس کو بخوبی قبول کرنا چاہیے۔

مکتوب ۱۲۱

### بِنَامِ مَلَكِ مُحَمَّدٍ قَلْجَجٍ

درویشی میں اصل شے محبت و اخلاص ہیں۔

مکتوب ۱۲۲

### بِنَامِ مَلَكِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْغَفُورِ سَمْرَقَنْدِيٌّ

ان حضرات نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی نسبت اگر تھوڑی بھی پہوچے، تو وہ تھوڑی نہیں ہے، کیونکہ اندرجہ النہایت فی البدایت ان کے یہاں ہے، قبار رسال کیا جاتا ہے، کبھی کبھی اس کو پہنیں اور ادب سے نگاہ رکھیں کہ اس سے بہت فائدہ کی امید ہے اور جس وقت پہنیں باوضو پہنیں انشاء اللہ جمعیت تام حاصل ہوگی۔

مکتوب ۱۲۳

### بِنَامِ مَلَكِ شَمْسِ الدِّرَنِ

جو انی کے وقت کو غنیمت جانیں، اس کو لہو و لعب میں نہ کھوئیں نماز پڑھ کانہ باجماعت ادا کریں دونوں جہاں کی عافیت اتباع سنت میں ہے۔

مکتوب ۱۲۴

### بِنَامِ حَافظِ حَمْوَدَلَا هُورَجِیٌّ

جو سیر اسماء و صفات و شیون اعتبارات و تقدیمات و تزییبات میں ہو

تی ہے، اس کو کسی عبارت سے تعبیر نہیں کر سکتے اور نہ کسی اشارہ سے بیان کر سکتے ہیں اور نہ کسی نام سے اس کا نام رکھا جاسکتا ہے، نہ کسی کنایہ سے ادا ہو سکتی ہے، اور نہ کوئی عالم اس کو جان سکتا ہے اور نہ مدرک اس کا ادراک کر سکتا ہے اور اس سیر کا نام بقاء رکھا گیا ہے۔

### مکتب ۱۳۵

#### بنا ملا عبد الرحمن مفہیم

طریقہ نقشبندیہ کے مشائخ رحمۃ اللہ علیہم نے سیر کی ابتداء عالم امر سے شروع کی ہے اور دیگر طرق میں عالم خلق سے ابتداء کی ہے، یہی وجہ ہے یہ طریقہ بمقابلہ اور طرق کے اقرب ہے۔

**آگاہی۔** عالم امر لٹائف قلب، روح، سرحقی، انفعی سے اور عالم خلق اربع عناصر سے مراد ہے۔

### مکتب ۱۳۶

#### بنا مشرف الدین حسین بدھشتی

وہ سبق جو شیخ سے طالب حاصل کرے اس کو نہ بھولے اور اس سے اپنا وقت آبادر کھے اور فرصت کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیے۔

### مکتب ۱۳۷

#### بنا مخواجہ اشرف کابلی

مشائخ طریقت قدس سرہم میں سے بعض نے توڑنے کو جوڑنے پر مقدم رکھا ہے اور بعض نے جوڑنے کو توڑنے پر مقدم رکھا ہے، اور تیسرا گروہ

توقف کی طرف گیا ہے، خواجہ ابوسعید خراز از رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-

”تانہ رہی نیابی و تانیابی نہ رہی ندانم کدام پیش بود“

یعنی جب تک تو نہ چھوٹے گا نہ پائے گا اور جب تک تو نہ پائیگا، تو نہ چھوٹے گا، میں نہیں جانتا کون آگے ہے۔

میں راقم شیخ احمد کہتا ہوں کہ توڑنا اور جوڑنا دونوں ایک ہی وقت میں ثابت ہو جاتے ہیں، جائز نہیں ہے کہ توڑنا اور جوڑنا جدا ہوں اور جوڑنا بغیر توڑنے کے ظاہر ہو، شیخ اسلام ہروی قدس سرہ دوسرے مذہب کو اختیار کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ سبقت اسی طرف سے اچھی ہے، پیشک یہ بات درست ہے، جن لوگوں نے توڑنے کو مقدم رکھا ہے وہ بھی اس سبقت کا انکار نہیں کرتے، ان کی مراد جوڑنے سے ظہورِ تام ہے اور ظہورِ تام کی سبقت ظہورِ مطلق کی سبقت کے منافی نہیں، کیونکہ ظہورِ مطلق توڑنے پر مقدم ہے اور ظہورِ تام اس سے مؤخر ہے، اس تحقیق پر ان کے نزاع لفظ کی طرف رجوع ہو جاتی ہے، لیکن گروہ اول کی نظر بہت بلند ہے کہ قلیل کو اعتبار میں نہیں لاتے اور جانا چاہیے کہ اس توجیہ پر تقدم زمانی بھی ظاہر ہے، بہرحال گستن و پیوتن کا مظہر ہونا چاہیے کہ مرتبہ ولایت انہی دو مرتبوں سے وابستہ ہے، مرتبہ اول سیر الی اللہ سے وابستہ ہے اور دوسرا مرتبہ سیر فی اللہ سے اور ان دونوں سیروں کے مجموعہ سے درجوں کے اختلاف کے موافق مرتبہ ولایت اور کمال تک پہنچ جاتے ہیں۔ ع

”بانگ زد کردم اگر در دس است“

### مکتوب ۱۳۸

## بنام ملام محمد صادق کابلی

جس نے خیال پہنچنے کا کیا وہ نہ پہنچا اور جس نے اپنے کوبے

حاصل جانو وہ واصل ہے، مشائخ کی صورتیں اور ان کی امداد و سیلہ پر خیال نہ کریں لٹائنف شیخ مشائخ کی شکل میں ظہور کپڑتے ہیں، توجیہ شیخ کی طرف رہنا چاہیے، کار دنیاوی میں اختصار کریں، مشغول نہ ہوں، یادِ حق میں کوشش رہیں۔

مکتب ۱۳۹

### بنام ملام محمد صادق کاملی

اسبابِ خدا نے پیدا کیے ہیں، اگر کسی کی نظر مسبب پر ہوتا بہتر ہے، خدا کو یاد کرنا چاہیے، دنیا چند روزہ ہے۔

مکتب ۱۵۰

### بنام خواجہ محمد قاسم

دنیا کے معاملات سے پریشان اور دل تنگ نہ ہوں، یہ دنیا مقام فنا ہے، حق تعالیٰ کی رضا مندی میں وقت گزارنا چاہیے۔

مکتب ۱۵۱

### بنام میر موسن بلحی

حضرات نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے سلسلہ میں یادداشت سے مراد حضور بے غیبت ہے، یعنی حضرت ذات تعالیٰ کا دوام حضور بلا پر دہ شیونات اور صفات کے اور اگر کبھی پر دے حائل ہو گئے، اور کبھی نہیں، ایسی تجلی ذات، و حضور اعتبار سے ساقط ہیں۔

مکتب ۱۵۲

### بنام شیخ فرید

حضرت رسول اللہ ﷺ کی اطاعت عین اطاعت حق تعالیٰ ہے، جو فرق کر

ے اس کا حال سکر سے خالی نہیں، مستقیم الاحوال والے بزرگ خدا اور رسول کی اطاعت میں کچھ فرق نہیں کرتے۔

مکتب ۱۵۳

بِنَامِ شَيْخِ مَزْمُلٍ

اللہ تعالیٰ کی حمد ہے، جس نے اپنے طالبوں کو اپنی طلب میں بے قرار و بے آرام رکھا ہے اور اس بے آرامی میں اپنے غیر کے آرام سے نجات بخشی ہے، لیکن غیروں کی غلامی سے پوری پوری خلاصی و آزادی اسوقت حاصل ہوتی ہے، جب کہ فنائی مطلق سے مشرف ہو اور ماسوی اللہ کے نقش بالکل دل سے مٹ جائیں۔

مکتب ۱۵۴

بِنَامِ شَيْخِ مَزْمُلٍ

جو بلا مصیبت ہے، وہ اپنی خواہشوں کی گرفتاری کی وجہ سے ہے، جب اپنے آپ سے خلاص ہو گیا، تو گویا سوائے حق کے ہر چیز کی گرفتاری سے آزاد ہو گیا، جس طرح از خود گذشتمن فرض ہے، در خود رفتمن بھی لازم ہے، سیر آفاقتی بعد (دوری) در بعد ہے سیر نفسی قرب در قرب ہے اس مقام میں پہوچنے سے پہلے فکر کرنا منع ہے۔

مکتب ۱۵۵

بِنَامِ شَيْخِ مَزْمُلٍ

حُبُّ الْوَطْنِ مِنَ الْأَيْمَانِ صَحْحٌ خبر ہے، لہذا فَفَرُوا إِلَى اللَّهِ مِنْ كُوششِ كرنا

چاہیے۔

مکتب ۱۵۶

بنام شیخ مزلع

اپنی عمر کو فقراء کی صحبت میں صرف کرنا چاہیے، اور ان سے محبت رکھنا چاہیے۔

**آگاہی** - نواب مکرم خان صاحب سے بادشاہ عالم گیر صاحب نے دریافت کیا کہ تمہاری عمر کس قدر ہے، تو عرض کیا کہ چار سال ہے، حالانکہ ان کی عمر ۸۰ سال کے قریب تھی، بادشاہ نے اس کی وجہ دریافت کی، تو عرض کیا میں اپنے پیر حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت شریف میں چار سال حاضر رہا، یہی عمر ہے، باقی عمر و بال آخرت ہے اور یہ شعر پڑھا:  
عمر ہمال بود کہ بایار بسر رفت      باقی ہم بے حاصلی و بے خبری بود

مکتب ۱۵۷

بنام حکیم عبدالوہاب

نقراء کی خدمت میں جب حاضر ہو، تو اپنے آپ کو خالی کر کے حاضر ہوتا کہ بہرا ہو کر واپس جائے اور اپنی مفلسی ظاہر کرنا چاہیے، تاکہ مالدار ہو کر جائے بے ہودہ باتوں کو ترک کرنا اور اچھی باتوں میں مشغول ہونا انسان کے حسن اسلام کی علامت ہے۔

مکتب ۱۵۸

بنام شیخ حمید بن گالی

مراقب کمال میں استعدادوں کی تفاوت کے موافق تفاوت ہوتا ہے، بعض کی رسائی تخلی صفات تک ہے اور بعض کی تخلی ذات تک۔

مکتب ۱۵۹

### بِنَامِ شَرْفِ الدِّينِ حَسِينِ بَدْخُشِي

جو شخص مرنے سے پہلے نہ مرا مصیبت اسی پڑھے اور اسی کی ماتم پرسی  
ہونی چاہیے آپ کے والد کے انتقال سے سب کو رنج ہونا چاہیے، کیونکہ باعث  
خیر تھے، میرے عزیز! مردوں کی صدقہ و دعا استغفار سے مدد کرنا چاہیے، یہ موت  
سبق دہندہ زندوں کے لیے ہے، ذکر و فکر میں مشغول رہیں، موت کا اعتبار نہیں  
ہے۔

مکتب ۱۶۰

### بِنَامِ يَارِمُحَمَّدٍ

مشانخ طریقت کے تین گروہ ہیں:-

پہلا گروہ اس بات کا قائل ہے، کہ عالم حق تعالیٰ کی ایجاد سے قائم ہے  
اور جو کچھ اس میں اوصاف و کمال ہیں، یہ سب حق تعالیٰ کی ایجاد سے ہیں،  
اور اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ اس کو جزئی یا کلی طور پر کوئی نسبت نہیں ہے۔

دوسرے گروہ کا یہ خیال ہے کہ یہ عالم حق تعالیٰ کا ظل ہے، لیکن اس بات  
کے قائل ہیں کہ عالم خارج میں موجود ہے، لیکن بطریق ظلیت نہ بطریق  
اصلیت لیکن وجود حق تعالیٰ کے وجود سے قائم ہے۔

تیسਰے گروہ کا یہ خیال ہے اور وہ وحدت وجود کا قائل ہے، یعنی  
خارج میں فقط ایک ہی ذات موجود ہے اور عالم کا خارج میں علمی ثبوت  
کے سوا ہرگز کوئی ثبوت ثابت نہیں۔

پہلے گروہ کے لوگ اتم واکمل ہیں اور ان کی تحقیق قرآن و حدیث

کے موافق ہے۔

دوسرے گروہ کے لوگ اگرچہ خدا سے جدا کہتے ہیں، لیکن اصل سے مثال ظل کے تعلق بیان کرتے ہیں، لیکن شریعت اس تعلق اصل و ظل کو قبول نہیں کرتی ہے۔

تیسرا گروہ والے اشیاء کو ان کے مظہر ہونے کے باعث عین حق جانتے ہیں، غیرحق نہیں جانتے۔

### مکتوب ۱۶۱

#### بِنَامِ مُلا صَاحِبِ الْبَدْخُشِ

منازل سلوک کے طے کرنے سے مقصود ایمان حقیقی کا حاصل ہونا ہے اور یہ ایمان حقیقی حاصل نہیں ہوتا ہے، مگر فنا و بقا کے بعد۔

### مکتوب ۱۶۲

#### بِنَامِ خواجہ محمد صدیق

ماہ رمضان المبارک کی خیرات و برکات کے بارے میں ہے اور اس کی تشریح مکتوب میں مفصل درج ہو چکی ہے۔

### مکتوب ۱۶۳

#### بِنَامِ شیخ فرید

کفر اور اسلام ایک دوسرے کی ضد ہے، رسم کفر کو برتا جائے تو اسلام کی توہین ہے اور احکام اسلام کو برتا جائے تو کفر کی پیغام کنی ہے، جہاں تک ہو سکے احکام اسلام کو جاری کیا جائے خدا جزاً دے گا اور مقصود اجر اے شریعت ہے۔

## مکتب ۱۶۲

### بنام حافظ بہاء الدین سر ہندی

اللہ تعالیٰ کافیں عام ہر برے بھلے کے ساتھ ہے، بعض اس کو قبول کرتے ہیں اور بعض قبول نہیں کرتے، قبول کرنا ناکرنا بشر کی طرف سے ہے ”فمن شاء اتخد الى ربه سبيلاً“، دوسری جگہ ارشاد ہے، ہم نے ظلم ان پر نہیں کیا، بلکہ خود انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا، گرمی آفتاب دھوپی اور کپڑے پر یکساں پڑتی ہے، لیکن کپڑا اس سے سفید اور دھوپی سیاہ ہوتا ہے، یہ فرق قبول اور عدم قبول کا ہے۔

## مکتب ۱۶۵

### بنام شیخ فرید

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کمال محبت کی علامت یہ ہے کہ حضور کے دشمنوں کے ساتھ کمال بغرض رکھیں اور ان کی شریعت کے مخالفوں کے ساتھ عداوت کا اظہار کرنا چاہیے اور تبعین شریعت سے محبت رکھنا چاہیے، کیونکہ دوست کا دوست ہمیشہ دوست ہوا کرتا ہے اور دوست کا دشمن ہمیشہ دشمن ہوا کرتا ہے۔

## مکتب ۱۶۶

### بنام ملا محمد امین

عمرنا پائیدار کونا پائیدار سمجھ کر اپنے وقت کو یاد حق میں صرف کرنا اور غمیض و غصب ترک کر کے اپنے کو مردہ جان کر دل کی درستی میں مشغول رہنا چاہیے، درستی دل پر درستی عاقبت ہے۔

### نام ہر دے رام

یہ مکتوب ہر دے رام ہندو کی طرف تحریر فرمایا ہے، ہمارا اور تمہارا اور تمام جہاں کا ایک خدا ہے اور وہ بیچوں و بنچوں ہے، شبہ اور مانند سے منزہ ہ اور شکل و مثال سے میرا ہے پدر و فرزند اللہ کے حق میں ہونا محال ہے، اتحاد اور حلول کی آمیزش اس شان میں بڑی ہے اور پوشیدہ اور ظاہر ہونے کا گماں اس جانب پاک کے حق میں قائم ہے، وہ زمانی نہیں ہے، کیونکہ وہ زمانہ کا بنانے والا ہے، وہ مکانی نہیں ہے، کہ مکان اس کا بنایا ہوا ہے، اس کے وجود کی کوئی ابتداء نہیں اور اس کے بقاء کی کوئی انہتا نہیں، سب قسم کا خیر و کمال اس کی ذات میں ثابت ہے اور سب قسم کا نقش و زوال اس سے مسلوب ہے، پس عبادت کا مستحق اور پرستش کے لائق وہی حق سجانہ تعالیٰ ہے، رام و کرشن وغیرہ جو ہندوؤں کے معبدوں میں اس کی ادنی مخلوقات میں سے ہیں اور ماں باپ سے پیدا ہوئے ہیں، رام جس تھا کا پیٹا اور کچھ میں کا بھائی اور سیتا کا خاوند ہے، جب رام اپنی بیوی کونگاہ نہ رکھ سکا تو وہ پھر دوسروں کی کیا مدد کر سکتا ہے، عقل اور دور اندیشی سے کام لینا چاہیے، اور ان کی تقلید پر نہ چلتا چاہیے، رام اور رحمٰن کو ایک جاننا بڑی بے وقوفی کی بات ہے، رام و کرشن کے پیدا ہونے سے پہلے پرور دگار عالم کو رام اور کرشن کوئی نہیں کہتا تھا، ان کے پیدا ہونے کے بعد کیا ہو گیا کہ رام و کرشن کے نام کو حق تعالیٰ پر اطلاق کرتے ہیں اور رام و کرشن کی یاد کو پروردگار کی یاد جانتے ہیں۔

ہر گز ہر گز ایسا نہیں ہے، ہمارے پیغمبر علیہم الصلاۃ والسلام جو ایک لاکھ چوبیس ہزار کے قریب گزرے ہیں، سب نے خلقت کو خالق کی عبادت کرنے کی ترغیب فرمائی ہے اور غیر کی عبادت سے منع کیا ہے اور اپنے آپ کو بندہ اور عاجز

جان کراس کی ہیبت اور عظمت سے ڈرتے اور کا نپتے رہے اور ہندوؤں کے معبودوں نے خلقت کو اپنی عبادت کی ترغیب دی اور اپنے آپ کو معبود سمجھا ہے، اگرچہ پروردگار کے قائل ہیں، لیکن اپنے آپ میں اس کا حلول و اتحاد ثابت کیا ہے اور اسی باعث سے خلق کو اپنی عبادت کی طرف بلاتے ہیں اور اپنے آپ کو معبود کہلا یا ہے اور بے کھلکھل محرمات میں پڑے ہیں، اس خیال سے کہ معبود کسی چیز سے منوع نہیں ہے، اپنی خلق میں جس طرح چاہے تصرف کر سکتا ہے، اس قسم کے بے ہودہ اور فاسد خیالات بہت رکھتے ہیں، یہ لوگ خود بھی گمراہ ہو گئے اور اوروں کو بھی گمراہ کر دیا، برخلاف پیغمبر ان ﷺ الصلوة والسلام کے کہ انہوں نے جن باتوں سے مخلوق کو منع کیا ہے، ان سے اپنے آپ کو بھی پورے اور کامل طور پر باز رکھا ہے اور اپنے آپ کو اور انسانوں کی طرح انسان ہی کہتے رہے۔<sup>۴</sup>

”بہ بیں تقاوٰۃ را از کجاست تا مکجا“

مکتوب ۱۶۸

### بنام خواجہ محمد قاسم

اس طریقہ علیہ کی بلندی سنت کے التزام اور بدعت کے اجتناب کے باعث ہے اور اسی وجہ سے ان بزرگوں نے ذکر جہر سے پرہیز فرمایا ہے اور ذکر قلبی کی طرف رہنمائی فرمائی ہے اور سماع و رقص و تواجد جو آنحضرت علیہ الصلوة والسلام اور خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے میں نہ تھے، ان سے منع کیا ہے۔

مکتوب ۱۶۹

### بنام شیخ عبد الصمد سلطان پوری

سلوک کے ابتداء اور تو سط میں پیر کے آئینہ بغیر مطلوب کو نہیں دیکھ سکتے اور انہتا، میں بغیر و سیلہ پیر کے جمال بے جا ب سے شرف ہو جاتا ہے۔

مکتوب ۱۷۰  
بنام شیخ نورؒ

جس طرح انسان کو حق تعالیٰ کے اوامر و نواہی کے بجالانے کے بغیر چارہ نہیں ہے ایسے ہی خلق کے دینی حقوق اور ان کی غم خواری کے بغیر بھی چارہ نہیں ہے، ان کے ساتھ اچھی طرح رہنا سہنا اور بد ماغی اور لا پرواہی نہیں چاہیے۔

مکتوب ۱۷۱  
بنام ملا طاہر بد خشیؒ

ہم فقراء پر جو لازم ہے وہ یہ ہے، کہ ہمیشہ ذلیل و محتاج اور عاجز اور رو تے رہیں اور حدود شرعی کے پابند رہیں اور اپنے باطنوں کے خالص اور ظاہر کو سلامت رکھیں اور اپنے عیوب کو دیکھتے رہیں اور گناہوں کے غلبہ کا مشاہدہ کرتے رہیں، علام الغیوب کے انتقام سے، ڈرتے رہیں، اور اپنی نیکیوں کو تھوڑا سمجھیں اگرچہ بہت ہوں، اور اپنی برائیوں کو بہت خیال کریں اگرچہ تھوڑی ہوں اور خلقت کی شہرت سے ڈرتے رہیں اور دنیا کے مال جمع کرنے اور اس کی محبت سے بچتے رہیں، کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے، اور دنیا داروں کی صحت اور ان کی محبت سے بچ۔

مکتوب ۱۷۲  
بنام شیخ بدیع الدینؒ

شریعت کی ایک صورت یعنی ظاہر، اور ایک حقیقت یعنی باطن ہے، اس کی صورت وہ ہے، جو علماء ظاہر بیان کرتے ہیں اور اس کی حقیقت سے صوفیہ ممتاز ہیں۔

### مکتب ۱۷۳

### بنا میر محمد نعمان<sup>ؒ</sup>

حضرت رسول خدا ﷺ با وجود اس قدر بلند شان ہونے کے بشرطی  
اور حدوث وامکان کے داغ سے داغدار تھے، بشر خالق بشر کی نسبت کیا معلوم کر  
سکتا ہے اور ممکن واجب کی نسبت کیا حاصل کر سکتا ہے اور حادث قدیم کو  
کسی احاطہ کر سکتا ہے، حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔  
تنی یہی کہ شا ہے چوں پیغمبر نیافت اوفر کل تور نج کم بر  
(یعنی زوال بشری)

### مکتب ۱۷۴

### بنا مخواجہ اشرف کابلی<sup>ؒ</sup>

حضرات نقشبند یہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین وہ قرب چاہتے ہیں، جو بعد نما ہو  
اور ایسا حاصل چاہتے ہیں، جو ہجر نما ہو۔

### مکتب ۱۷۵

### بنا محافظ محمود<sup>ؒ</sup>

سالک مبتدی ہو یا متین، لیکن احوال کی تلویبات سے چارہ نہیں ہے۔

### مکتب ۱۷۶

### بنا ملام محمد صدیق<sup>ؒ</sup>

فائدے کے کاموں میں مشغول رہنا، اور لا یعنی با توں سے بچنا حسن  
اسلام کا نشان ہے۔

### مکتوب ۷۷

#### بِنَامِ جَمَالِ الدِّينِ حَسْيَنِ بْدُخْشَی

اول عقائد اہل سنت والجماعت کے موافق کرنا چاہیے، دوسرے عمل موافق فقہ کرنا چاہیے، تیسرا صوفیائے کبار کے طریقہ کے موافق سلوک اختیار کرنا چاہیے۔

### مکتوب ۷۸

#### بِنَامِ مَرْزاً مُظْفَرٌ

احسان سب کے ساتھ کرنا اچھا ہے، لیکن ہمسایہ کا زیادہ حق ہے۔

### مکتوب ۷۹

#### بِنَامِ مَيرِ عبدِ اللہِ

جو انی کی عمر کو غنیمت جان کر ابتداع سنت اور یاد خدا میں صرف کرنا چاہیے اور یہ قیمتی وقت بے ہودہ باتوں میں صرف نہ ہونا چاہیے۔

### مکتوب ۱۸۰

#### بِنَامِ ابوالقاسم

عزیز میرے، تم نے پیروں کے نام تحقیق کے طور پر دریافت کیے ہیں، جو مولا نا خواجہ ایلنگی رحمۃ اللہ علیہ و خواجہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان گذرے ہیں، ہم کو جو کچھ خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے پہوچا ہے، یہ ہے کہ دو بزرگ ہیں، جن میں سے ایک حضرت مولا نا خواجہ ایلنگی رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار یعنی مولا نادر ولیش محمد رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے مولا نا محمد زاہد ہیں رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت مولا نا محمد ولیش کے ماموں ہیں۔

مکتب ۱۸۱

### بنام محمد صادقؒ

جس قدر کمال زیادہ ہوگا، یقین زیادہ ہوگا اور جس قدر یقین زیادہ ہو گا، کامل زیادہ ہوگا۔

مکتب ۱۸۲

### بنام ملا صالح کولاویؒ

خطرات کا آنا کمال ایمان ہے۔

آگاہی : مبتدیوں کو خطرات کا آنا نقصان دہ ہے، اور منتهی کو خطرات سے کچھ نقصان نہیں پہنچتا اسی واسطے صحابہ کے خطرات کمال ایمان کی دلیل ہے۔

مکتب ۱۸۳

### بنام ملا معصوم کابلیؒ

دنیا و ما فیہا اس لاکن نہیں کہ قیمتی عمر خرچ کر کے اس کو حاصل کریں، اگر موت سے پہلے کچھ کام کر لیا جائے، تو بہتر ہے، ورنہ خرابی درخوابی ہے، باطنی سبق کو عزیز جاننا چاہیے۔

مکتب ۱۸۴

### بنام قلیح اللہؒ

اے عزیز جو بات کل قیامت میں کام آئے گی وہ صاحب شریعت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تابعداری ہے اور جو حوال مواجد، علوم و معارف اشارات و

رموز اگر اس متابعت کے موافق ہوں تو بہتر ہے اور زہے قسمت، ورنہ سوائے خرابی واستدراج کے کچھ نہیں اللہ تعالیٰ سنت اور خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی متابعت نصیب کرے۔

مکتب ۱۸۵

بِنَامِ مُنْصُورِ عَرَبٍ

جو کچھ آپ پر اور ہم پر لازم ہے، وہ یہ ہے کہ دل کو مساوئے حق کی گرفتاری سے سلامت رکھیں۔

مکتب ۱۸۶

بِنَامِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

نقیر کے نزدیک ہر بدعت بدعت سیئہ ہے، بدعت حسن میرے نزدیک کوئی چیز نہیں ہے۔

مکتب ۱۸۷

بِنَامِ مُحَمَّدِ الْأَشْرَفِ كَابِلِي

جو رابطہ بلا تکلف ہے وہ پیر و مرید کی مناسبت کے کامل ہونے کی علامت ہے، جو افادہ و استفادہ کا سبب ہے اور وصول الی اللہ کے لیے رابطہ سے زیادہ اقرب کوئی طریق نہیں ہے، دیکھیں کس دولت مند کو اس سعادت سے مشرف کرتے ہیں، خواجہ احرار قدس سرہ فرماتے ہیں۔ ع

”سایہ رہبرہ است از ذکر حق“ (بہتر کہنا باعتبار نفع کے ہے)

مکتب ۱۸۸

### بِنَامِ مُحَمَّدِ صَدِيقِ بَدْخَشِي

مرتبہ قلب میں بعض لٹائف کا پوشیدہ رہنا، ان لٹائف پر ہی موقوف ہے، جن کا متصمن قلب ہے، نہ ان لٹائف پر جو قلب کے مساوا تحقیق ہیں۔

مکتوب ۱۸۹

### بِنَامِ شَرْفِ الدِّينِ حَسَنِ بَدْخَشِي

فقراء کی یاد باعث افادہ واستفادہ ہے، اے فرزند دنیا کمینی کی تروتازگی پر فریقتہ نہ ہونا چاہیے اور اس کے بے فائدہ شان و شوکت پر مفتول نہ ہونا چاہیے کہ یہ بے مقدار اور بے اعتبار ہے باطنی سبق کو نجت حق جان کر مشغول رہیں۔

مکتوب ۱۹۰

### بِنَامِ مِيرِ مُحَمَّدِ نَعْمَانِ

سب بُنی آدم کی سعادت خلاصی اور نجات اپنے مولا کی یاد میں ہے، جہاں تک ہو سکے سب وقت کو یاد مولا میں صرف کرنا چاہیے اور ایک لحظہ بھی غفلت نہ کرنا چاہیے اور اگر پیر کی صورت بے تکلف وقت ذکر کے ظاہر ہو تو اس کو بھی قلب کی طرف لے جانا چاہیے پیر وہ شخص ہے جس سے تو خدا پاک کی طرف پہنچنے کا رستہ سیکھے اور اس رستہ میں تو اس سے مدد و اعانت حاصل کرے۔

مکتوب ۱۹۱

### بِنَامِ خَانِ خَانَانِ

ہمیشہ کی سعادت اور دائی نجات حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی متابعت پر منحصر ہے، ہزار ہا سال تک مجاہدہ اور ریاضت شدیدہ کی جائیں، لیکن وہ بزرگواروں کے موافق نہ ہوں جو کے برابر اس کی قیمت نہیں ہے، اور

دو پھر کا سونا قیولہ جو سارے غفلت ہے، اس کے مقابلہ میں سب ریاضتیں بیچ ہیں، بلکہ سب ریاضتیں خلاف سنت مثل سراب کے ہیں۔

مکتب ۱۹۲

### بِنَامِ شَيْخِ الْدِينِ

میں ایسے مقام میں پہنچا جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مقام سے بالاتر ہے، یہ ترقی جزئی ہے نکلی اور فضیلت جزئی سے کلی فضیلت حاصل نہیں ہوتی اور اس مقام میں سیر واقع ہوئی نہ قیام علاوہ اس کے بزرگوں نے تجویز فرمایا ہے کہ جزئیات میں سے کسی جزئی میں نبی کے سوا کسی اور نبی پر فضیلت ثابت ہو جائے، تو کچھ ڈرنہیں، بلکہ ایسا ہونا واقع ہے، جیسے شہدا کے بارے میں ایسی ایسی زیادتیاں واقع ہوئی ہیں کہ جوانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں نہیں ہیں، لیکن باوجود اس کے کلی فضیلت نبی کے لیے ہے، علیہ الصلوٰۃ والسلام، اس لحاظ سے اگر نبی کے سوا غیر کی سیر ان جزئی کمالات میں واقع ہو جائے اور اپنے آپ کو اس بلندتر مقام میں معلوم کرے، تو جائز ہے۔

**آگاہی** - یہ مضمون ترقی سیر اثناء سلوک کے حالات میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لکھا تھا، اس پر کسی نے بطریق استفسار و اعتراض آپ سے دریافت کیا تو آپ نے اس کا مفصل جواب دیا ہے، میں نے مختصرًا جملًا جواب لکھ دیا ہے، جب آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت خلق اور رہنمائی خلق کے لیے عالی مقام کمالات نبوت و حقیقت محمدی و ذات و صفات سے آگاہ فرمایا، تو اس مقام کی سیر بھی عطا فرمائی، تو کیا تجب اور اعتراض کی بات ہے اعتراض جب ہو سکتا تھا کہ آپ فرماتے کہ میرا مقام حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے مقام سے بالاتر ہے، آپ تو اس

مقام کی سیر فرماتے ہیں، نہ کہ اپنا مقام، مثلاً کسی بادشاہ کے محل اور تخت گاہ میں کوئی فراش پھونچ جائے اور وہ سب کچھ چیز دیکھے تو اس فراش کے محل میں جانے یاد کیجھنے سے یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس فراش کا مرتبہ بھی مثل بادشاہ کے ہو گیا ہے۔  
( اور اس کے متعلق خود شیخ کا جواب مکتوب نمبر ۲۰۲ میں دیکھو )

مکتوب ۱۹۳

### بنام شیخ فریدؒ

عقائد اور عمل علمائے اہل سنت والجماعت کے موافق چاہیے کہ وہ علوم نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اخذ کیا گیا ہے، حضرت عبد اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر تمام احوال و مواجهہ ہمیں دیدیں اور حقیقت کو اہل سنت والجماعت کے عقائد کے ساتھ آراستہ نہ کریں تو سوائے خرابی کے ہم کچھ نہیں جانتے، جہاں تک ہو سکے احکام شریعت کے اجراء میں کوشش رہیں، ہزار ہا عبادتوں سے بہتر ہے، حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اصحاب کو مناطب کر کے فرمایا کہ تم ایسے زمانہ میں موجود ہو کہ اگر اوصاف و نواہی میں سے دسویں حصہ کو ترک کرو تو ہلاک ہو جاؤ اور تمہارے بعد ایسے لوگ آئیں گے کہ اوصاف و نواہی میں سے دسویں حصہ کو بجا لائیں گے تو خلاصی پائیں گے، اب یہ وقت وہی وقت ہے اور یہ آدمی وہی آدمی ہیں۔

مکتوب ۱۹۴

### بنام صد جہاں

دین کے احکام کا اجراء اور کفر کے مٹانے میں کوشش کریں خدا جزادے گا اور عالم حقانی کے انتخاب میں جلدی کریں، کیونکہ بھلائی اور برائی دونوں عالم کے وجود پر وابستہ ہے اگر عالم عالم حقانی ہے تو خلق میں خیر پیدا ہو گی ورنہ اس کے خلاف۔

مکتب ۱۹۵  
بنام صدر جہاں

جب بادشاہ اور رؤسائے اوزراء دین کے پھیلانے اور سنت نبوی کے  
اجراء میں کوشش نہ کریں تو عام لوگ کیا کریں گے۔  
آنچہ از مُنْ گم شدہ گراز سلیمان گم شدے  
ہم سلیمان ہم پری ہم اہرم بگریستے

مکتب ۱۹۶

بنام منصور عرب

یہ راستہ جس کے طے کرنے کے ہم درپے ہیں، سات قدم ہے، دو عالم  
خلق کے اور پانچ عالم امر کے بعض نے جو دو قدم کہا ہے اس سے ان کی مراد  
اختصار ہے ایک عالم خلق اور ایک عالم امر، سالک ان سات قدموں میں  
سے ہر ایک قدم پر اپنے سے دور اور حق سے قریب ہوا جاتا ہے اس کے بعد فنا و بقا  
سے مشرف ہوتا ہے۔

مکتب ۱۹۷  
بنام محمود

سعادت مندوہ شخص ہے جس کا دل دنیا سے سرد ہو گیا اور حق تعالیٰ  
کی محبت گرمی سے گرم ہو گیا، دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے اور اس کا ترک  
کرنا تمام عباقروں کا سردار ہے۔

مکتب ۱۹۸  
بنام خانخانائی

دنیاداروں سے فقراء کو محبت ہونا مشکل ہے، کیونکہ اگر فقراء اپنے حسن

خلق سے کسی دنیادار کو سفارشًا یا نصیحتے پر کچھ لکھتے ہیں تو دنیادار اس کو اپنی بدظنی سے فقراء کو طامع اور حاجت مند خیال کر کے خ Saras میں پڑتے ہیں، اور اگر استغنا اور لاپرواہی سے کہ جو فقراء کو چاہیے پیش آتے ہیں تو اس کو بدغلقی اور تکبر جانتے ہیں۔

### مکتب ۱۹۹

#### بنام ملام محمد امین کابلی

تمہاری ترقی اور درد پیدا کرنے کے لیے مولانا محمد صدیق کو بھیجا گیا ہے تاکہ آپ کو ذکر حق میں مشغول کریں۔

### مکتب ۲۰۰

#### بنام ملا شکیبی اصفہانی

بعض لوگ بلا رہبر کے مطلوب تک پہنچ ہیں، ان میں سے جو اجنبی اور صفت مراد میں حصہ رکھتے تھے وہ کامیاب ہوئے اور حق تعالیٰ نے ان کی دشمنی کی اور جو لوگ صفت مرادیت اور اجنبیاء میں حصہ نہ رکھتے تھے وہ مطلب تک نہ پہنچے اور نفس شیطان نے ان کو دھوکے دیئے۔

### مکتب ۲۰۱

#### بنام کوچک بیگ حصاری

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ تمام علوم بسم اللہ کے با میں ہیں، بلکہ اس لفظ با کے نقطہ میں ہیں۔

مکتوب ۲۰۲

### بِنَامِ مَرْزَانِ فَتْحِ اللَّهِ خَانٍ

جو شخص اپنے کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بہتر جانے اس کا حال دوامر سے خالی نہیں، یا تو زندیق ہے یا جاہل، جو شخص حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے افضل جانے والا گروہ اہل سنت والجماعت سے نکل جاتا ہے، پھر اس شخص کا کیا حال ہو جو اپنے آپ کو افضل جانے اور اس گروہ میں یہ بات مقرر ہے کہ اگر کوئی سالک اپنے آپ کو خسیں کتا سے بہتر جانے تو وہ ان بزرگوں کے کمالات سے محروم ہے۔

مکتوب ۲۰۳

### بِنَامِ مُلَّا حَسِيمٍ

حدیث شریف میں آیا ہے کہ چند فرشتہ ایسے ہیں جو ذکر کرنے والوں کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں جس جگہ ذکر کرنے والوں کو پاتے ہیں تو وہ اور فرشتوں کو ذکر سننے کے لیے پکارتے ہیں اور پھر بعد ذکر سننے کے جناب باری میں حاضر ہوتے ہیں یہ حدیث شریف لمبے مضمون کی ہے خلاصہ یہ کہ خدا ذکر سننے والوں کو اور جو راستہ چلتے کھڑے ہو جاتے ہیں ان کو بھی بخشدیتا ہے، اللہ تعالیٰ اولیاء اللہ کے دوستوں کو بد بخت نہیں کرتا۔

مکتوب ۲۰۴

### بِنَامِ مِيرِ محمدِ نعْمَانِ بدْ خَشِيٰ

جناب میر محمد نعمن اہل خسراں کی پریشان باتوں سے رنجیدہ نہ ہوں ”

قل کل یعمل علی شاکلته، ہر ایک اپنی طرز پر کام کرتا ہے ، دروغ گو کبھی فروع نہیں پاتا۔

مکتوب ۲۰۵

### بنام محمد اشرف کابلی

اللہ تعالیٰ اپنے رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کی پیروی نصیب کرے کیونکہ اصلی مقصود اور صد یقین کی دلی آرزو یہی ہے۔

مکتوب ۲۰۶

### بنام ملا عبد الغفور سمرقندی

آدمی کو چرب اور لزید کھانوں کے لیے اور نفسی و عجیب کپڑوں کے پہننے کیلئے دنیا میں نہیں لائے ہیں اور عیش و عشرت کھیل کو د کے لیے پیدا نہیں کیا ہے، بلکہ انسان کے پیدا کرنے سے مقصود اس کی ذلت انکسار بجز محتاجی ہے، جو بندگی کی حقیقت ہے، لیکن انکسار ذلت وغیرہ شریعت کی تخت میں ہو، نہ غیر مذاہب کے مجاہدہ اور ریاضتیں جو نا مقبول ہیں۔

مکتوب ۲۰۷

### بنام مرزا حسام الدین احمد

قرب جسدی (جسم) بڑا اثر رکھتی ہے یعنی صحبت مرد کامل، اسی واسطے صحابہ کے مرتبہ کو کوئی نہیں پہنچ سکتا۔

مکتوب ۲۰۸

### میاں محمد صادق

سالک کبھی اپنے انبیاء علیہم السلام کے مقام میں دیکھتا ہے، اس کی

وجہ یہ ہے کہ مبدء انبیاء علیہم السلام اسماء و صفات ہے اور ترقی ان کی بہت بالاتر ہے ان کے مقام ترقی تک سالک نہیں پہنچ سکتا، اسی مقام کو انہنا سمجھ کر یہ جانتا ہے کہ مجھ کو ترقی مقام حضرات انبیاء علیہم السلام تک ہو گئی اور ولی کو ترقی بطور ظل کی وہاں ہوتی ہے اور وہ اصل سمجھ جاتا ہے، ورنہ حقیقت حضرات انبیاء علیہم السلام کا مقام ترقی بہت بالاتر ہے جب کوئی ولی صحابہ کی ولایت کو حقیقت حاصل نہیں کر سکتا، تو مقام حضرات انبیاء علیہم السلام الصلوٰۃ والسلام کو کیسے حاصل کر سکتا ہے، ہاں کثرت عشق و محبت خدا میں عروج ہوتا ہے اور وہ عشق حق بلندی پر پہنچ جاتا ہے، لیکن نزول میں وہی دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی رہ جاتا ہے۔

### مکتب ۲۰۹

### بنام محمد نعماں بد خشی

حقیقت انسان تعین اسماء الہی ہے اور تعین انسانی امکانی اس تعین اسماء کا ظل ہے، اور وہ اسم الہی انسان کا رب ہے، اور انسان کے وجود اور توانع وجود کے فیوض کا مبدء ہے، اکثر اولیاء ظل اسماء سے مشرف ہیں بہت کم اولیاء ایسے ہیں، جو ظل سے ترقی کر کے اسماء تک پہنچ ہیں اور اسی لحاظ ترقی سے اولیاء پر اولیاء کو فضیلت ہے، حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام عالم خلق اور عالم امر سے مرکب ہیں حضور ﷺ کے عالم خلق کی پروش کرنے والا شان العلیم ہے اور عالم امر کی تربیت کرنے والی حقیقت اسم ہے، حقیقت محمدی شان العلیم سے مراد ہے اور حقیقت احمدی معنی اور کنا یہ ہے، حضور کی نبوت قبل وجود حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام بحیثیت حقیقت احمدی ﷺ کے تھی، جس کا تعلق عالم امر سے ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ تعلق عالم امر سے زیادہ رکھتے ہیں، اسی واسطے حضورؐ کی تشریف آوری کی خوش خبری

اسم احمد کے ساتھ دی ہے، اس جہاں میں حضور کی عصری پیدائش کو حضور کی ملکی پیدائش پر غالب کیا ہے، تاکہ مخلوقات کے ساتھ جن میں بشریت زیادہ غالب ہے وہ حضور سے بوجہ مناسبت بشری زیادہ فائدہ حاصل کریں، اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو اپنی صفات بشری کے اظہار کی تاکید فرمائی ہے ”قل إنما أنا بشرٌ مثلكم يوحى إلٰي“ اور وجود عصری سے رحلت فرمانے کے بعد حضور ﷺ کی صفات بشری سے صفات ملکی غالب ہو گئیں اور مناسبت بشری کم ہو گئی اور دعوت کی نورانیت میں تفاوت پیدا ہو گیا، اسی واسطے بعض اصحاب کرام فرماتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ کے دفانے سے فارغ نہ ہوئے تھے کہ ہم نے اپنے دلوں میں تفاوت پایا، اب حضور ﷺ کے لائے عالم امر نے لائے عالم خلق کو اپنے رنگ میں ہم رنگ کر لیا، اور حقیقتِ محمدی حقیقتِ احمدی سے بحق ہو گی، اس جگہ حقیقتِ محمدی و حقیقتِ احمدی عالم خلق و عالم امر سے مراد ہیں امکانی ہے، نہ تعین و جو بی تعین امکانی و جو بی کاظل ہے۔

**آگاہی** - تعین و جو بی اسماء و صفات حضرت حق تعالیٰ سے مراد ہے اور تعین امکانی عالم خلق اور ظل اسماء صفات باری سے مراد ہے، حضور ﷺ کی ذات پر لفظ خلق کا وارد ہو چکا ہے اور ذات اور اسماء و صفات خدا لفظ خلق سے پاک اور ہر حدوث سے منزہ و مبررا ہے باس وجوہ الحاق حقیقتِ محمدی و حقیقتِ احمدی ﷺ کا ہونا ممکن ہے، لیکن ذات و صفات حق سے الحاق ناممکن اور محال ہے، کیونکہ قدریم اور حادث جمع نہیں ہو سکتے، حقیقتِ محمدی سے مراد کمالات جسد اطہر سے ہے، اور حقیقتِ احمدی سے مراد حضور ﷺ کی روح اقدس سے ہے۔

جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نزول فرمائیں گے، تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دین کی پیروی کریں گے اور دین محمدی کو تقویت دیں گے، گذشتہ شریعتوں کا بھی یہی حال تھا کہ پیغمبر ان اولو العزم کے رحلت فرمانے

کے بعد قریب ہزار سال تک انبیاء کرام اور رسول عظام مبعوث ہوتے تھے، جو پیغمبر ان اولو العزم کی شریعت کو تقویت دیتے تھے اور ان کے کلمہ کو بلند کرتے تھے، اور جب پیغمبر ان اولو العزم کا دور ختم ہو جاتا تھا تو دوسرا پیغمبر اولو العزم مبعوث ہو جاتا تھا اور اپنی نئی شریعت ظاہر کرتا تھا اور چونکہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام خاتم الرسل ہیں اور آپ کی شریعت نئی اور تبدل سے محفوظ ہے، اس لیے حضور کی امت کے علماء کو بجائے انبیاء علیہم السلام کے قرار دیکر شریعت کی تائید اور تقویت کا کام ان کے سپرد کیا گیا ہے، بلکہ ایک پیغمبر اولو العزم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضور کا تابع دار بنا کر حضور کی شریعت کو ترقی عطا فرمائی ہے۔

اور یہ بھی معلوم ہو کہ حضور کی رحلت فرمانے کے بعد ہزار سال بعد جو اولیاء ہوں گے، اگرچہ تھوڑے ہوں لیکن اکمل ہوں گے، تاکہ شریعت کی اتباع اور تقویت پوری طور سے کر سکیں۔

اس الف ثانی کے اولیاء کے کمالات اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مانند ہوں گے، اگرچہ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد بزرگی اور فضیلت حضرات اصحاب کرام کے لیے ہے لیکن یہ مناسب نہیں کہ کمال مشاہدت سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دے سکیں۔

حضور نے ارشاد فرمایا ہے میں نہیں جانتا کہ اول زمانہ کے لوگ اچھے ہوں یا آخر زمانہ کے۔

**آگاہی :** صحابہؓ و تابعینؓ اور تبع تابعینؓ کی بزرگی حضور ﷺ نے فرمادی ہے، لیکن اس کے بعد کسی امام طریقت کو کسی دوسرے امام یا اولیاء متقدیمین یا متأخرین پر تقدم و تاخیر کرنا اعلیٰ وادنی بنانا انصاف اور عقل سے بعید ہے، خدا کے علم میں نہ معلوم کون افضل ہے اور کون کمتر پھر ہم خدا کے گھر کا فیصلہ

کرنے والے کون اگر کوئی فیصلہ کرے بھی تو سوائے کذب کے کیا کہا جائے گا، ہاں حضرت مہدیؑ زمانہ آخر میں آؤں گے اور وہ بالعقول اولیاء سے افضل ہیں لیکن اصحاب کا زمانہ تمام طرح سے بہتر ہے، کہ اس کی نسبت گفتگو کرنا فضول ہے کعبہ ربانی کی حقیقت حقیقت محمدی کی مسجد ہے، کعبہ ربانی کی حقیقت بعینہ حقیقت احمدی ﷺ ہے کہ حقیقت احمدی کا ظل ہے کعبۃ اللہ بعض اولیاء اللہ کے لیے آتا ہے اور برکات حاصل کرتا ہے، یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔

**آگاہی** - خانہ کعبہ میں تخلی ذات کا ظہور ہے اور قلب انسان میں ذات حق کا ظہور ہے حضرات انبیاء علیہم السلام کی فضیلت جو میں نے ایک کی دوسرے پر دی ہے وہ کشفاً دی ہے اور چونکہ ان کے افضل و مکمل ہونے کی بابت کوئی دلیل شرعی نہیں ہے، اس لیے میں استغفار کرتا ہوں، پیری مریدی کی دوکان کھولنا مقصود نہیں، بلکہ رضاۓ حق مقصود ہے، پیر کو چاہیے کہ مریدوں کی نگاہ میں ہر وقت خلاما رہبر بے وقار نہ بنائے۔

## مکتوپ ۲۱۰

### بنام ملا شکیبی اصفہانیؒ

آپ نے لکھا کہ اس حکایت کا اصل معاملہ کیا ہے، جو فحات میں ابن السکینہ قدس سرہ کے مرید کی نسبت مذکور ہے، کہ ایک دن دریائے دجلہ پر غسل کے لیے غوطہ لگایا اور سر دریائے نیل میں جانکلا اور مصر میں چلا گیا اور وہاں شادی کی اور اس عورت سے بیٹی پیدا ہوئے اور سات سال تک مصر میں مقیم رہا اتفاقاً پھر ایک غسل کے لیے دریائے نیل میں غوطہ لگایا تو سر دریائے دجلہ میں جانکلا دیکھا کہ اس کے کپڑے جو دریائے دجلہ کے کنارے پر رکھے تھے بدستور موجود ہیں، ان کپڑوں کو پہن کر گھر آیا تو اس کی اہلیہ نے کہا جو کھانا آپ نے

مہمانوں کے لیے پکوایا ہے تیار ہے، جواب میرے مخدوم اس حکایت کا اشکال اس وجہ سے نہیں ہے کہ برسوں کا کام ایک گھٹری میں کیسے میسر ہو گیا، اس قسم کے معاملات بہت سے واقع ہوتے ہیں حضرت رسالت خاتمیت ﷺ شبِ معراج میں عروج کے مرتبے طے کرنے اور وصول کی منزلیں قطع کرنے کے بعد جو کئی ہزار برسوں میں طے ہو سکیں جب اپنے دولت خانہ میں واپس تشریف لائے تو دیکھا کہ بسترِ خواب ابھی گرم ہے اور لوٹے میں پانی وضو کا ابھی تک ہل رہا ہے، اس کی وجہ وہی بات ہے جو اس حکایت کے نقل کرنے کے بعد فحکات میں مذکور ہے۔

یہ بات بسطِ زماں کی قسم سے ہے فقیر کے نزدیک یہ حالت بیداری کی نہیں بلکہ خواب کی قسم سے ہے۔

**آگاہی:** یہ ارشاد حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بالکل درست ہے یہ حالت مجھ ہدایت علی پر گذری ہے ایک شبِ تھوڑے عرصہ میں بحالت خواب میں نے دیکھا کہ حضرت مرتضیٰ جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ نے میرے دونوں ہاتھ اپنے مبارک ہاتھوں میں پکڑ کر ساتھ دن سات رات برابر مجھ کو توجہ دی اور آفتاب برابر سات روز تک طلوع اور غروب وقت معینہ پر بارہ گھنٹے کے بعد ہوتا رہا، حقیقت حالِ کو اللہ ہی خوب جانتا ہے۔

میرے مخدوم زندگی چند روزہ ہے اور بہت کئی تھوڑی رہی، اس تھوڑی کو یادِ خدا میں صرف کریں عالم آخرت کی دائیٰ راحت و تکلیف ہے، روز قیامت قریب ہے، کس منہ سے خدا کے سامنے جائیں گے اور کیا حلیہ پیش کریں گے۔

**آگاہی۔** یہ حالات اس قسم کے ہیں جو ہر شخص بلا حال نہیں سمجھ سکتا، اولیاء اللہ کو جیسے طے ارض و طے سماں اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے، ایسے ہی طے زمان

بھی ہوتا ہے، اس کی مثال عام مومنین کے لیے حالت خواب ہے کہ تھوڑے سے عرصہ خواب میں سفرِ حریم شریفین اور زیارت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے مشرف ہوتے ہیں۔

### مکتوب ۲۱۱

**بنام یار محمد قدیم**

کسی کا سوال ہے، کہ مولوی علیہ الرحمۃ نے جو کہا ہے کہ وہ ناز نین جو میرے بغل میں تھا وہ حق تعالیٰ تھا، آیا اس قسم کی باتیں کہنا جائز ہیں، جواب جاننا چاہیے کہ اس قسم کی باتیں اس راہ میں بہت سی واقع ہوتی ہیں اور زبان پر آتی ہیں، اس قسم کا معاملہ تخلی صوری کا ہے، کہ سالک دیوانہ اس کو عین سمجھ کر تسلیم پاتا ہے اور خواجہ یوسف ہمدانی نے فرمایا ہے کہ ایسی باتوں سے راہ سلوک کے بچوں کی پروش کرتے ہیں۔

### مکتوب ۲۱۲

**بنام محمد صدیق بدخشی**

صاحب تصرف پیر مرید کی استعداد سے زیادہ بہو نچا سکتا ہے، لطیفہ انھی اگر چہ لطیفہ الطف ہے، لیکن تعلق اس کاممکنات سے ہے، اس لیے اس میں نفس اپنی مثل اس کو سمجھتا ہے اور حق تعالیٰ کو حاضروناظر جاگیر عبادت کرنا داخل بے ادبی ہے۔

### مکتوب ۲۱۳

**بنام شیخ فرید**

میاں شیخ فرید صاحب فقیر آپ کے احسان کا بدلہ کس احسان سے ادا

کرے آپ کی محبت اور احسان مجبور کرتے ہیں کہ کچھ نصیحت کی باتیں آپ کی خدمت میں لکھوں۔

مکتب ۲۱۳

### بنام خانخانائی

اللہ تعالیٰ نے دنیا کو آخوندگی کی کھیتی بنایا ہے، وہ شخص بڑا بد نصیب ہے کہ جو حق کو ضائع کر دے اور ایک دانہ سے سات سو دانہ نہ بنائے، اور اس دن کے لیے بھائی بھائی سے بھاگے گا اور ماں بیٹی کی خبر نہ لے گی، ایسے شخص کو خسارہ اور ندامت حاصل ہونے کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا اور نیک بخت وہ ہے، جو عمر کو غنیمت جانکر یادِ خدا میں صرف کرے، کفار کو عذاب ہمیشہ کا ہے اور وہ شخص جو تمام احکام شرعیہ کو اپنی عقل کے مطابق کرنا چاہے اور عقلی دلائل کے برابر کرنا چاہے وہ شانِ نبوت کا منکر ہے، اس کے ساتھ کلام کرنا بے وقوفی ہے۔

مکتب ۲۱۵

### بنام مرزادارا بی

اے فرزندِ دنیا دار اور دولتِ مند بڑی بلا میں گرفتار ہیں، اور ابتلاءِ عظیم میں بیتلہ ہیں، کیونکہ دنیا مبغوضہ حق ہے، مردار ہے اور ان کی نظر وہ میں آ راستہ و پیراستہ ظاہر کیا ہے، جیسے زہر کو شکر میں ملا دیں، اس کی برائی حضرات انبیاء علیہم السلام کی زبان مبارک سے خوب ظاہر ہو چکی ہے، اس پر بھی اس کو کوئی دوست رکھے تو وہ بہت بڑا حمق اور نادان ہے، غفلت کی روئی کانوں سے نکالو ورنہ بروزِ حشر سوائے حسرتِ واسوں ندامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

مکتب ۲۱۶

### بنام مرزا حسام الدین احمد

عام لوگوں کی نظر خوارق عادات پر لگی ہوئی ہے، ولایتِ فداء و بقاء سے

مراد ہے خوارق اور کشف خواہ کسی سے زیادہ ظاہر ہوں یا کم نہیں ہے کہ جس سے زیادہ کرامت ظاہر ہوں اس کی ولایت قوی ہے، بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بعض سے کرامتیں کم ظاہر ہوتیں ہیں، اور ولایت اکمل ہوتی ہے، خوارق عادات اس سے زیادہ ظاہر ہوتی ہیں، کہ عروج میں اعلیٰ ہوا اور نزول اس کو کم ہو، حضرت شیخ محبی الدین عبدال قادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے اس قدر کرامتیں ظاہر ہوئی ہیں کہ اور اولیاء اللہ سے ایسی نہیں ہوئیں، اس کا سبب یہ ہے کہ آپ کا عروج نہایت درجہ کا ہے اور نزول لطیفہ روح تک ہوا ہے، جو عالم اسباب سے بالاتر ہے، حضرت حسن بصریؓ اور حبیبؓ عجمیؓ ایک دریا کے اوپر پہنچے اور دونوں کا مقصد دریا کے پار جانا تھا، حبیبؓ عجمیؓ بلا اسباب یعنی بلا کششی پانی پر چلے گئے، اور حسن بصریؓ کے منتظر ہے، اور حبیبؓ عجمیؓ گو فرمایا یہ وکہ تو علم نداری، حالانکہ حسن بصریؓ حبیبؓ عجمیؓ سے افضل ہیں پورا نزول نہ ہونے سے صرف نگاہ سبب پر رہتی ہے اور اسباب پر نہیں ہوتی اور خدا اس کے ارادہ کے موافق انا عن دن عبدي بی پیش آتا ہے اور جو کمال نزول میں آ جاتے ہیں ان کا معاملہ مسبب کے اسباب سے زیادہ لعنت رکھتا ہے، بعض اولیاء کو ان کی کرامت سے خود خبر نہیں ہوتی اور حق تعالیٰ ان کی مثالیہ صورتوں کو متعدد مکانوں میں دور راز مقاموں پر ظاہر کر کے ان صورتوں سے ایسے عجیب و غریب کام ظہور میں لاتے ہیں کہ عقل حیران ہے لیکن خود کو اطلاع نہیں ہوتی۔

## مکتوب ۲۷

### بنام ملا طاہر بد خشی

باطنی نسبت جس قدر جہالت کی طرف جائے اسی قدر زیبا ہے اور جس قدر حیرت تک پہنچے اسی قدر بہتر ہے کیونکہ مکشوفات اسماء و صفات درمیانی

راستہ میں ہیں، کشف والہام میں غلطی ہونا ممکن ہے، جو بات قابل اعتبار اور لائق قبول ہے، وہ کتاب اللہ وحدیث رسول اللہ ﷺ ہے جو کشف والہام اس کسوٹی قرآن و حدیث پر کھرا ہے، وہ کھرا ہے اور جو کھوٹا ہے وہ کھوٹا ہے۔

مکتوب ۲۱۸

### بِنَامِ مَلَادَةٍ وَّ

باطنی سبق میں مشغول رہیں اور طریقہ حضرات خواجگان پر مستقل رہیں اور پیر کے آداب کو مد نظر رکھیں اور ان بزرگواروں کی رضا مندی کو خدا کی رضا مندی کا وسیلہ بنائیں۔

مکتوب ۲۱۹

### بِنَامِ مَرْزَا اَمِيرِ

آدمی کو جو امراض اس کے اعضاء میں پیدا ہوتے ہیں اس کے دور کرنے میں کوشش کرتا ہے اور جو امراض قلبی لاحق ہیں، ان کا علاج نہیں کرتا حالانکہ امراض قلبی اس کی راحت ابدی کو بتاہ و بر باد کرنے والے ہیں اسی طرح عقل معاد امراض جسمانی کو کچھ نہیں سمجھتی، عقل معاش کی نظر کوتاہ ہے اور عقل معاد کی نظر تیز ہے، عقل معاد حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نصیب ہے اور عقل معاش دنیا داروں کے نصیب ہے، ظاہری مرض میں قوی اور اعضاء کی کمزوری ہے اور مرض باطنی میں یقین کی اور ایمان کی کمی ہے۔

مکتوب ۲۲۰

### بِنَامِ شَيْخِ مُحَمَّدِ بَنْگَالِیٌّ

اس غیب الغیب یعنی سلوک کا راستہ انداھا دھن ہے، اس میں سالکوں کے قدم بہت پھسلتے ہیں آپ اعتقدات اور عملیات میں احکام شریعت کو مد نظر

رکھیں فقیر کی بھی یہی نصیحت ہے، اس میں غفلت نہ ہونا چاہیے کبھی سالک اپنے کو دوسروں سے بلند جگہ پر پاتا ہے، یہاں تک کہ بھی انبیاء علیہم السلام سے بھی زیادہ عروج میں پاتا ہے، حالانکہ حضرات انبیاء علیہم السلام کی بزرگی کا اجماع ثابت ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ جو مبداء انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا اسماء و صفات ہیں، سالک ان کو دیکھتا ہے اور ان کے عروج جو پاک ذات تک بلا پردہ و صفات ہیں ان کو نہیں دیکھتا اور اسی طرح اولیاء متقد میں جو خلق میں مانے ہوئے ہیں اور یہی اس کے کشف کے خلاف اس سے افضل ہوتے ہیں، اسی طرح بعض اولیاء یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم بلا توسل برزخ کبری میں تقرب حق حاصل ہوا ہے، یہ بھی غلطی کشف ہے۔

ایک روز ایک بزرگ کے مزار پر گذر ہوا اور ایک معاملہ میں ان کی روح کو مددگار بنایا اللہ تعالیٰ نے اس معاملہ کی حقیقت کو منکشf کر دیا،  
آگاہی : برزخ کبری سے مراد حقیقت محمدی ہے۔

### مکتوب ۲۲۱

## بنام سید حسین مانک پوری

طریقہ نقشبندیہ کے سر حلقہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں جن کا مرتبہ تمام مخلوق میں بعد الانبیاء ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام اور انہوں کی بزرگی بوجہ قوت ایمانی و نسبت باحق تعالیٰ ہے، لہذا یہ بزرگ اپنی نسبت طریقہ نقشبندیہ کو اوروں کے مقابلہ میں ترجیح دیتے ہیں اور حضرت خواجہ نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہ بھی فرماتے ہیں، کہ ہم نہایت کو ابتداء میں درج کرتے ہیں، خلوت درا نجمن سے یہ مراد ہے کہ کل خیالات کو دل سے دور کیا جائے اور انجمن میں دل خدا کے ساتھ رہے اور اس طریق میں جذبہ سلوک پر مقدم ہے اور سیر کی

ابتداء عالم امر سے ہے، اور دوسرے طریقوں میں عالم خلق سے ہے، اور یہاں عالم خلق کی سیر خود بخود طے ہو جاتی ہے، حضرت خواجہ نقشبندیہ قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ ہمارا طریق سب طریقوں سے اقرب ہے اور فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ سے میں نے ایسا طریق طلب کیا ہے جو بے شک موصل ہے اور آپ کی یہ التجا قبول ہو گئی ہے، رشحات میں خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہ سے منقول ہے کہ یہ طریقہ کیونکرا قرب اور موصل نہ ہو جب کہ انتہا اس کی ابتداء میں درج ہے، وہ شخص بہت ہی بدنصیب ہے، جو اس طریقہ میں داخل نہ ہو، اور استقامت اختیار نہ کرے اور بے نصیب چلا جائے، اس طریقہ کے بزرگواروں نے احوال و مواجهہ کو شریعت کے تابع کیا ہے، احکام شرعیہ کے قیمتی موتیوں کو بچوں کی طرح وجہ حال کے جزو و موزیز کے عوض ہاتھ سے نہیں دیا ہے، سماں و رقص کو پسند نہیں کرتے ہیں، ذکر جہر کی طرف توجہ نہیں کرتے، یہ بزرگوار جیسے نسب کے عطا کرنے پر قادر ہیں ویسے ہی نسب کے سلب کرنے کی پوری طاقت رکھتے ہیں اور اس طریقہ میں زیادہ تر فائدہ اور استفادہ خاموشی میں ہے، ان بزرگواروں نے فرمایا ہے جس نے ہماری خاموشی سے فائدہ نہ اٹھایا وہ بات کر کے کیا فائدہ اٹھا سکتا ہے، اور ان بزرگواروں کی توجہ ابتداء ہی سے احادیث مجردہ کی طرف ہے اور اسم و صفت سے سوائے ذات کے کچھ نہیں چاہتے اور معلوم ہو کہ اس توجہ کے مناسب اور اس مقام کے موافق خاموشی اور گونگا ہونا لازمی ہے۔ ”من عرف الله كل لسانه“.

## مکتوب ۲۲۲

بنام محمد اشرف کابلی

ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ مرید صادق وہ ہے کہ جس کے بائیں

ہاتھ کا فرشتہ بیس سال تک کوئی گناہ نہ لکھے اور یہ فقیر پر تقصیر (حضرت مجدد الف ثانی) ذوق و وجہان سے اپنے حق میں معلوم کرتا ہے، کہ کاتب یکین (داہنا ہاتھ) معلوم نہیں کہ بیس سال کی مدت میں کوئی نیکی پائے جو اس اعمال نامہ میں درج کرے، خدا نہ جانتا ہے کہ فقیر اس بات کو بناؤٹ اور تکلف سے نہیں کہتا اور نیز از روئے ذوق کے معلوم کرتا ہے، کہ کافر فرنگ اس سے کئی درجے بہتر ہے اور اگر اس کا باعث پوچھیں، تو فقیر جواب سے عاجز نہیں ہے اور نیز ذوق کے طریق پر اپنے آپ کو برائیوں کا احاطہ کیے ہوئے جانتا ہے، اور جو نیکیاں کہ سرزد ہوتی ہیں، ان کو اپنے کاتب شمال کو لکھنے کا زیادہ مشتحق پاتا ہے اور معلوم کرتا ہے کہ میرا کاتب شمال ہمیشہ اپنے کام میں ہے اور کاتب یکین معطل و بے کار ہے، رحمت کے سوا اسے کوئی امید نہیں اور مغفرت کے سوا کوئی وسیلہ نہیں جانتا۔

### مکتوب ۲۲۳

#### بنام جمال الدین حسین کولاوی<sup>۱۷</sup>

خواجہ جمال الدین حسین تم نے کچھ عرصہ سے اپنے حال سے اطلاع نہیں دی جلد جلد اطلاع دینا چاہیے مرید کو چاہیے کہ پیر سے اپنا حال وقار فوقا کہتا رہے۔

### مکتوب ۲۲۴

#### بنام میر محمد نعمان بدخشی<sup>۱۸</sup>

خداند تعالیٰ اپنے کمال کرم سے رزق دینے کا ذمہ دار بنائے اور ہم کو اور آپ کو اس تردد رزق سے فارغ کر دیا ہے جس قدر آدمی زیادہ ہوں گے اسی قدر رزق زیادہ آئے گا جمعیت کے ساتھ حق تعالیٰ کو یاد کرنا چاہیے اور متعلقین کا فکر حق تعالیٰ کے کرم کے حوالہ کرنا چاہیے۔

مکتب ۲۲۵

بنا ملا محمد طاہر لاہوریؒ

بعض مبتدیوں کو بھی منتهیوں کے حالات کے مشابہ و اتعات پیش آتے ہیں اس میں فرق کرنا بڑا مشکل ہے۔

مکتب ۲۲۶

بنا م شیخ محمد مودودؒ

اللہ تعالیٰ ہم کو اور تم کو توفیق خیر دے زندگی کی فرصت بہت تھوڑی ہے اور ہمیشہ کا عذاب اس پر آنے والا ہے بہت افسوس کی بات ہے کہ کوئی اس فرصت کو بے ہودہ امور میں خرچ کر کے ہمیشہ کارخ والم خرید لے، لوگ دور دور سے سر ہند آ کر جمع ہو کر فائدہ اٹھا رہے ہیں اور تم گھر کی دولت چھوڑ کر دنیا کے حاصل کرنے میں مشغول رہو۔

مکتب ۲۲۷

بنا ملا طاہرؒ

حق تعالیٰ نے آپ کو منصب شیخی عطا فرمایا ہے، اس کا شکر یہ ادا کرنا چاہیے اور کوئی کام ایسا نہ کریں کہ جس سے ملامت کا اظہار ہر کر منصب شیخی میں فرق پڑے، مریدین وغیرہ میں زیادہ خلاملا نہوں اور مریدین کی نظر میں اپنا وقار قائم رکھیں، زیادہ میل جوں باعث سکی واستفادہ کے منافی ہے، عارفوں کا ریا مریدین کے خلوص سے بہتر ہو گا، اگر پیر نیک اعمال نہ کرے تو مرید اس کی تقلید سے خالی رہ جائے گا، اپنے اعمال کی نہایت درجہ محافظت رکھیں۔

### مکتوب ۲۲۸

#### بِنَامِ مِيرِ مُحَمَّدِ نَعْمَانٍ

پیر کو شریعت پر استقامت سے رہنا چاہیے اور شیخ طریقت کی محبت اور اس سے اخلاص چاہیے اور اپنے کو ایسا رکھنا چاہیے کہ کسی کو اعتراض کی گنجائش نہ ملے اور پیشتر صحیحتیں آپ تک پہونچ چکی ہیں آپ کو اجازت دیدی گئی، اپنا کام انجام دیں اجازت نامہ لکھنے کے بارے میں کیوں متقاضی ہیں کوشش کریں کہ دنیا سے ساتھ ایمان کے جائیں اجازت نامہ اور مرید کچھ کام نہ آئیں گے۔

### مکتوب ۲۲۹

#### بِنَامِ مَرْزَاحِ حَسَامِ الدِّينِ اَحْمَدٌ

ہمارا طریق وہی حضرت خواجہ باقی بالذرجمۃ اللہ علیہ کا طریق ہے اور ہماری نسبت وہی نسبت ہے، اس طریق سے کوئی طریق زیادہ اور بہتر ہے اور اس نسبت سے کوئی نسبت بہتر ہے جس کو فقیر اختیار کرے، شیخ علاء الدوڑۃ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جس قدر واسطے اور وسیلے زیادہ ہوں اسی قدر راستہ زیادہ صاف اور نزدیک ہوگا اور فقیر اس طریق کی ہربات کو مد نظر رکھ کر عمل کرتا ہے اور سر مو مخالفت اور نئی بات کو پسند نہیں کرتا میرے لیے سعادت ہے کہ مخدوم زادوں کی خدمت کروں۔

### مکتوب ۲۳۰

#### بِنَامِ شِیخِ یُوسُفِ برَکٰ

اللہ تعالیٰ بیچوں و بیچگوں ہے جو کچھ کشف و شہود میں آئے وہ غیر خدا ہے  
حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ بھی ایسا ہی ارشاد فرماتے ہیں:-

### مکتوب ۲۳۱

**بِنَامِ مِيرِ مُحَمَّدِ نَعْمَانٍ**

حصول باوجود بعد کے متصور ہے اور وصول معذر و دشوار ہے، انبياء عليهم الصلوٰۃ والسلام مبدء تعینات اسماء کی کلیات ہیں اور اولیاء اس کی جزئیات ہیں، جوان کلیات کے تحت میں مندرج ہیں۔

### مکتوب ۲۳۲

**بِنَامِ خَانْخَانَانٍ**

اللّٰهُ تَعَالٰی دُنْيَا کی خرابی اور آخرت کی بھلائی آپ کی نظر وں میں مکشف فرمائے اور جب تک دُنْيَا کی برائی ظاہرنہ ہوگی اس کا ترک مشکل ہے اور اس کی خرابی شریعت سے معلوم ہوتی ہے۔

### مکتوب ۲۳۳

**بِنَامِ شِيخِ فَرِيدٍ**

ارادہ تھا کہ حضرت باقی باللّٰہ رحمۃ اللّٰہ علیہ کے عرس سے فارغ ہو کر دہلی سے آپ کے پاس پہنچوں گا اسی اثناء میں لشکر کے کوچ کی خبر پھیل گئی اس واسطے نہیں آسکا۔

### مکتوب ۲۳۴

**شِيخِ محمدِ صَادِقٍ**

حق سمجھانہ تعالیٰ کی حقیقت وجود محض ہے اور کوئی امر اس کے ساتھ ملا ہوا

نہیں ہے اور وہ وجود حق تعالیٰ ہر خیر و کمال منشاء اور ہر حسن و جمال کا مبدء ہے اور وہ وجود جزو حقیقی اور بسیط ہے جس کی طرف ترکیب کو ہر گز را نہیں نہ ذہنی طور پر نہ خارجی طور پر اور حقیقت کے اعتبار سے اس کا تصور میں آنا محال ہے، اور ممکنات کے حقائق عدم محسض ہیں اور شروع فساد کا مبدء ہے۔

مکتوب ۲۳۵

### بنام حاجی بیگ<sup>۲</sup>

اولیاء اللہ سے محبت رکھنا دنیا اور آخرت کا بہترین سرمایہ ہے۔

مکتوب ۲۳۶

### بنام شیخ محمد صادق<sup>۳</sup>

فرزند عزیز میاں محمد صادق الحمد للہ تم کو ولایت خاصہ محمد یہ علیہ الصلوٰۃ السلام کے ساتھ مناسبت پیدا ہو گئی ہے اور فرزند محمد معصوم بالذات اس دولت کے قابل ہے۔

آگاہی: حضرت کے تمام صاحزادے لفظ لہ تعالیٰ جمیع مقامات سے فائز اور سب خلفاء میں سبقت رکھتے ہیں اس کا بھید محبت پدری اور عطا ہے حق

ہے۔

مکتوب ۲۳۷

### بنام محمد طالب

سنّت نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیروی کرنا چاہیے اور عقائد کو علمائے اہل سنّت و جماعت کے موافق درست کرنا چاہیے اور پھر نقشبندیہ طریق میں داخل ہو کر تزکیہ نفسی و تصفیہ قلب کرنا چاہیے۔

مکتوب ۲۳۸

### بنا نام میر محمد نعمانؒ

زیادہ مریدوں کے ہونے سے خیر و برکت کا باعث ہے، لیکن ان کے زیادہ ہونے سے عجُب و فخر وغیرہ جیسی خرابیاں نہ پیدا ہو جائیں اپنے اعمال درست رکھیں کہ مریدوں کی سرگرمی کا باعث ہو، اور ذکر و فکر میں مشغول رہیں تاکہ دوسرے اس سے سبق لیں ذکر طریقہ نقشبندیہ تعلیم کریں چاہے کوئی طریقہ قادریہ میں داخل ہو۔

مکتوب ۲۳۹

### بنا نام ملا احمد برکؒ

احوال حاصل ہونے سے یہ مراد ہے کہ دل سوائے محبت خدا کے غیر کی محبت سے پاک ہو جائے استخارہ ہر کام میں کرنا سنت ہے، ضرور کیا کریں لیکن بعد استخارہ خواب میں یا جگنے میں بھی اس کام کے کرنے یا نہ کرنے کی اطلاع ہو جائے اور بزرگوں کی ارواح اپنے دوستوں کی مختلف طریقوں سے امداد کرتی ہیں۔

مکتوب ۲۴۰

### بنا نام شیخ یوسف برکؒ

جو کچھ دید و شنید و سمجھ میں آئے غیر حق ہے جب تک جہالت در جہالت نہ وہ مطلوب سے بعد (دوری) ہے۔

مکتوب ۲۴۱

### بنا نام محمد صالحؒ

بغضبلم تعالیٰ مولانا محمد صدیق ولایت خاصہ سے مشرف ہوئے اور اسم جزوی سے

اسم کلی کے ساتھ مخفی ہوئے اپنے احباب طریقہ کے حالات سے اطلاع دیتے رہیں۔

### مکتب ۲۳۲

#### بنام ملابدیع الزماں

ذکر سے مقصد غفلت کا دور ہونا ہے، بعض کو اسم ذات کا ذکر فائدہ بخش ہوتا ہے، اور بعض کو نئی اثبات، ظاہر کو پونکہ باطن سے غفلت ہوئے بغیر چارہ نہیں، اس لیے مبتدی ہو یا متنہی ذکر بغیر چارہ نہیں ہے ابتداء میں یہ دونوں ذکر متعین ہیں اور متوسط اور متنہی کو متعین نہیں، متوسط کو تلاوت قرآن کریم اور متنہی کو نماز فائدہ بخش ہے اسماء و صفات کے ذاکر اگرچہ دائیٰ ہوں احادیث مجرده کی طرف توجہ کرنے والوں کے نزدیک وہ غفلت میں داخل ہے، ذات و راء الوراء کی طرف جانا چاہیے۔

### مکتب ۲۳۳

#### بنام ملا ایوب

مقصود اوامر پر عامل ہو جانا اور نوائی سے بچنا ہے اور دین خالص بلا فداء و بقاء کے حاصل نہیں ہوتا جس طریقہ میں اتباع سنت زیادہ ہے وہی اوروں سے بہتر ہے حضرات نقشبندیہ نے سنت کو مضبوط کپڑا ہے اور ان کا طریق بمقابلہ اوروں کے اقرب ہے، خواجہ عبداللہ احرار قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ اس طریقہ کے حضرات ہر زراق اور رقص کے ساتھ مناسبت نہیں رکھتے ہیں۔

حیف باشد شرح او اندر جہاں ہمچو را زعشق باید در نہاں  
لیک گفتہ وصف او تارہ بر ند پیش ازاں کزفوت آں حسرت خورند

مکتوب ۲۳۳  
بنام محمد صالحؒ

اگر آپ کا قیام دہاں باعث جمعیت ہے تو ٹھہریں، فقیر بھی حضرت دہلی کی طرف جانے کا ارادہ رکھتا ہے اور یہ مقام میرے فرزند ارشد کو عنایت فرمایا ہے اور ان کی ولایت میں داخل کیا ہے، فقیر اس جگہ ان کے ولایت میں بطریق مسافروں کے بیٹھا ہے، یہاں سے سب سلام کہتے ہیں۔

مکتوب ۲۳۵  
بنام محمد صالحؒ

کفر حقیقی کے بعد اسلام حقیقی نصیب ہوتا ہے، کفر حقیقی بوقت ننا ہوتا ہے اور اسلام حقیقی بوقت بقا نصیب ہوتا ہے۔

**آگاہی:** اسی واسطے حضرت منصور علیہ الرحمۃ نے کہا ہے:  
”کفرتُ بِدِينِ اللَّهِ وَاجْبُ لَدِي وَعِنْدَ الْمُسْلِمِينَ قَبِيحٌ“.

## مکتوب ۲۳۶

## بنام میر محمد نعمانؒ

حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کی رباعیات کی شرح لکھی ہے اور علماء اور صوفیہ کے درمیان مسئلہ دحدت وجود کی تطبیق کی ہے اور فریقین کی جو نزاع لفظی ہے، وہ دور ہو گئی ہے۔

## مکتوب ۲۳۷

## بنام مرز احسام الدین احمدؒ

رب کو اس واسطے پہچانا کہ جو ہم نے چاہا نہ ہوا اور جو اس نے چاہا وہ ہوا۔

## مکتوب ۲۲۸

بِنَامِ مَرْزَاحَسَمِ الدِّينِ اَحْمَدُ

جو کچھ کسی کو ملا ہے یا ملے، وہ اتباع سنت سے ملا ہے اور ملے گا اور ولی نبی کے درجہ تک نہیں پہنچ سکتا، حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اصل ہیں اور اولیاء ان کے ظل ہیں، آج کل علوم مثل بہاری بادل کے برس رہے ہیں اس راز کے محروم میرے فرزند اپنی اپنی استعداد کے موافق ہیں

## مکتوب ۲۲۹

مرزا ادب

آخرت کی نجات اور ہمیشہ کی خلاصی حضرت سید الاولین والآخرین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کی متابعت پر وابستہ ہے آپ ہی کی متابعت سے حق تعالیٰ کی محبوبیت کے مقام میں پہنچتے ہیں، اور آپ ہی کی متابعت سے جگلی ذات سے مشرف ہوتے ہیں اور آپ ہی کی متابعت سے مرتبہ عبدیت میں جو کمال کے مراتب سے اوپر اور مقام محبوبیت کے حاصل ہونے کے بعد ہے سرفراز فرماتے ہیں اور آپ کے کامل تابداروں کو بنی اسرائیل کے پیغمبروں کی طرح فرماتے ہیں اور اولوالعزم پیغمبر آپ کی متابعت کی آرزو کرتے ہیں اور اگر مویٰ علیہ السلام آپ کے زمانہ میں زندہ ہوتے تو آپ ہی کی تابداری کرتے۔ اور حضرت عیسیٰ اروح اللہ کے نازل ہونے اور حضرت جبیب خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کی متابعت کرنے کا قصہ مشہور و معلوم ہے، آپ کی امت آپ کی متابعت کے سبب خیر الامم ہوئی ہے اور اس میں سے اکثر اہل جنت ہیں، قیامت کے دن آپ کی تابداری کے بدولت تمام امتوں سے پہلے آپ کے امتی بہشت میں جائیں گے اور ناز و نعمت حاصل کریں گے۔

## مکتوب ۲۵۰

بِنَامِ مُلَا حَمْدٌ

آپ کی جو پہلی حالت تھی وہ وجود و سماع کی طرح تھی، جس کا تعلق جسد سے تھا اور جو حالت اب حاصل ہوئی ہے اس میں جسد کا کوئی حصہ نہیں ہے، اس کا زیادہ تر تعلق قلب اور روح کے ساتھ ہے، اس معنی کا بیان تفصیل چاہتا ہے، حاصل یہ کہ یہ حالت پہلی حالت سے کئی حصہ بہتر ہے اور ذوق کا نہ پانا اور خوشی کا دور ہونا ذوق و خوشی کے پانے سے بہتر ہے، کیونکہ نسبت جس قدر جہالت اور حیرت میں ترقی کرے اور جسد سے دور تر ہوا سی قدر اصیل ہے اور مقصود حاصل ہونے کے نزدیک تر ہے، اس لیے اس مقام میں عجز و جہل کے سوا کسی اور چیز کی گنجائش نہیں ہے، جہل کو معرفت سے تعبیر کرتے ہیں، اور عجز کا نام ادراک رکھتے ہیں آپ نے لکھا تھا کہ اس نسبت کی وہ تاثیر جو پہلے تھی، اب نہیں رہی ہاں تاثیر جسدی نہیں رہی، لیکن تاثیر روحی زیادہ تر حاصل ہو گئی ہے، لیکن ہر شخص اس کا ادراک نہیں کر سکتا۔

## مکتوب ۲۵۱

بِنَامِ مُحَمَّدِ اشْرَفٍ

حضرت صدیق و حضرت عمر فاروق رضوان اللہ علیہم کا کمالات نبوت میں قدم غالب ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مثل بر ZX کے کمالات نبوت اور کمالات ولایت میں حصہ رکھتے ہیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ولایت محمدیہ میں قدم غالب ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں سب صحابہ سے حضرت صدیقؓ کو بہتر جانتے تھے اور

کیونکر نہ ہوں جن کے حق میں حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ عمرؓ کی تمام نیکیوں سے صدیقؓ کی ایک نیکی بہتر ہے، اور یہ دونوں صاحب حضرت صدیقؓ و حضرت عمرؓ حضور ﷺ سے ایسا تعلق رکھتے ہیں کہ بعد مر نے کے بھی جدا نہ ہوئے اور ایک ہی جگہ مدفون ہیں اور حشر میں بھی ساتھ ہی قبروں سے اٹھیں گے، اکثر اولیاء حضرت امیر گوششین پر سبقت دیتے ہیں، لیکن ان کا کشف اس مقام عالی میں نہیں پہنچتا جہاں حضرات شیخین کا مرتبہ ہے، فقیر نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ جنت کے دروازہ پر حضرت صدیقؓ و حضرت عمرؓ تشریف رکھتے ہیں، اور دخول جنت ان کے رائے پر ہے، حضرت صدیق لائق جنت کے پسند فرماتے ہیں اور حضرت عمرؓ اس کا ہاتھ پکڑ کے جنت میں داخل کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بعد انتقال حضرت عمرؓ کے عام صحابہ میں فرمایا کہ آج نو حصہ علم چلا گیا صحابہ یہ بات سن کرتا میں میں ہوئے تو حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ میری مراد علم سے علم ذات و صفات و قرب حق تعالیٰ ہے نہ مسائل علم حیض و نفاس اور حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ چونکہ ولایت محمدی کے حامل ہیں اس لیے اقطاب و ابدال و اوتاد جو اولیائے عزلت میں سے ہیں اور کمالات ولایت کا ان میں غلبہ ہے ان کی تربیت اور امداد و اعانت حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کے قدم کے نیچے ہے، قطب مدار انہی کی حمایت و رعایت سے اپنے ضروری امور کو سرانجام دیتا ہے، حضرت فاطمہؓ و حضرت حسینؑ بھی اس مقام میں حضرت علیؓ کے شریک ہیں، حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس نے میرے صحابہ کو گالی دی، اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے۔

### بِنَامِ شِيخِ بدْلَقِ الدِّينِ

حضرت نوح وحضرت ابراہیم علیہما الصلوٰۃ والسلام کا مبدء تعین صفت العلم ہے، جیسے کہ تعین محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبدء یہی صفت ہے، فرق جہات واعتبارات کے لحاظ سے ہے کیونکہ اس صفت کی ایک جانب عالم کی طرف ہے اور دوسری معلوم کی طرف، پہلی جانب وحدت کے مناسب اور دوسری کثرت کے موافق اور پھر اس کے لیے بھی اجمال اور تفصیل ہے۔

### بِنَامِ ادْرِیسِ سَاماَنِيٌّ

شیخ ادریس ساماًنی نے چند سوال کیے ہیں، ان کا جواب ہے، آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر زمین کی طرف نظر کرتا ہوں تو زمین کو نہیں پاتا ہوں اور آسمان کی طرف نظر کرتا ہوں تو اس کو بھی نہیں پاتا ہوں، اور جس کسی کے آگے جاتا ہوں اس کا وجود بھی نہیں پاتا ہوں اور ایسے ہی عرش و کرسی بہشت و دوزج کا وجود بھی نہیں پاتا ہوں، حق تعالیٰ وجود بے پایا ہے، اس کو کسی نے نہیں پایا، بزرگ بھی اس جگہ تک رہ گئے ہیں اور یہاں تک آ کر سیر سے عاجز ہو گئے ہیں اس معنی سے زیادہ کچھ اختیار نہیں کیا ہے، اگر آپ بھی اس کو کمال جانتے ہیں اور اسی مقام میں ہیں تو پھر میں آپ کے پاس کس لیے آؤں اسی تردی کی وجہ سے وہاں چند سال سے آنہیں ہوا، میرے مخدوم اس قسم کے احوال تلویبات قلب سے ہیں، معلوم ہوتا ہے کہ ایسے احوال والے شخص نے سب کے مقامات سے چوتھے حصہ سے زیادہ طے نہیں کیا ہے، مقامات قلب

سے تین حصہ اور طے کرنے چاہئیں تاکہ قلب کا معاملہ پورا طے ہو اور قلب کے آگے روح اور روح کے آگے سر اور سر کے آگے خفی اور خفی کے آگے خفی ہے، ان باقی ماندہ چاروں میں سے ہر ایک کے لیے الگ الگ احوال و مواجید ہیں، سب کو جدا جدا طے کرنا چاہیے اور تمام کمالات سے آراستہ ہونا چاہیے عالم امر کے ان پانچوں لٹائف سے گذرنے اور ان کے اصولوں کی منازل کو درجہ بدرجہ طے کرنے کے اور اسماء و صفات کی تجلیات کے اور شیونات اعتبارات کے ظہورات ہیں اور ان تجلیات سے گذر کر آگے تجلیات ذات ہیں، تب نفس کے اطمینان سے معاملہ پڑتا ہے اور مقام رضا حاصل ہوتا ہے، ان کے مقابلہ میں پہلے کمالات ایسے ہیں جیسے دریائے محیط ناپیدا کنار کے مقابلہ میں قطرہ اس مقام میں اسلام حقیقی اور شرح صدر حاصل ہوتا ہے۔ ع

”کارا یں ہست غیر ایں ہمہ پیچ“

اسماء و صفات کی وہ تجلیات جو عالم امر کی ان پنجگانہ منزلوں کو بمع ان کے اصول اور اصول الاصول کے قطع کرنے سے پہلے متوجہ ہوتی ہیں وہ عالم امر کے بعض خواص کے ظہورات ہیں جو پیچونی ولا مکانیت سے کچھ حصہ رکھتے ہیں نہ کہ اسماء و صفات کی تجلیات، ایک سالک نے اسی مقام میں کہا ہے کہ میں تیس سال تک روح کو خدا سمجھ کر اس کی پرستش کرتا رہا، چونکہ آپ نے نہایت توجہ کے ساتھ اس راہ کی حقیقت کو بیان کرنا طلب فرمایا تھا، اس لیے مختصرًا اس کا بیان لکھا گیا اور آپ کے حاضرین مجلس کو سلام۔

مکتوب ۲۵۲

بنام غلام احمد

حقیقت قرآن سے حقیقت کعبہ افضل ہے، کیونکہ حقیقت قرآن منشاء صفت کلام ہے، اور حقیقت کعبہ کا منشاء وہ مرتبہ ہے جو شیونات صفات و صفات

کی تلویفات سے برتر ہے، اس لیے اس کی برتری کی گنجائش ہے سجدہ ذات باری تعالیٰ کو ہے، نہ کہ کعبہ کو اور سجدہ آدم کو نہیں تھا بلکہ خالق کو تھا، سجدہ خالق کے لیے ہے نہ کہ کسی مخلوق کے لیے۔

### مکتوب ۲۵۵

بِنَامِ مُلَّا مُحَمَّد طَاهَرٌ

جہاں تک ہو سکے سنت کی پیروی کریں اور مردہ سنت کو زندہ کریں، حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ اپنی سلطنت کے زمانہ میں سنت مردہ کو زندہ کریں گے اور ایک عالم مدینہ منورہ نے جس نے بدعت پر عمل کر کھا ہوگا، اس کے قتل کا حکم دیں گے۔

### مکتوب ۲۵۶

بِنَامِ شَيْخِ الْدِينِ

منصب امامت کے مناسب قطب ارشاد کا منصب ہے اور منصب خلافت کے مناسب قطب مدار کا منصب ہے، اور شیخِ محبی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک غوث یہی قطب مدار ہے ان کے نزدیک منصب غوثیت منصب قطبیت سے علیحدہ منصب نہیں ہے، اور فقیر کے نزدیک غوث قطب مدار سے الگ ہے، بلکہ اس کے معاملہ کا مدد و معاون ہے، قطب مدار بعض امور میں اس سے مدد لیتا ہے اور ابدال کے مقرر کرنے میں بھی اس کا داخل ہے اور قطب کو اس کے اعوان و انصار کے اعتبار سے قطب الاقطاب بھی کہتے ہیں، کیونکہ قطب الاقطاب کے اعوان و انصار حکمی ہیں، اسی واسطے شیخِ محبی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ کوئی گاؤں کافروں یا مومنوں کا نہیں ہے جہاں

قطب نہ ہو، صاحب منصب کو اپنے منصب کا علم ہوتا ہے اور جو اس منصب کا  
کمال رکھتا ہے اور منصب نہیں رکھتا اس کے لیے لازم نہیں ہے کہ وہ صاحب علم  
ہو، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ایمان تمام امت کے ایمان سے بھاری  
ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں جوڑ کے قتل کیے گئے تھے ان کی  
استعداد ایس حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف منتقل ہو گئی تھیں، بعد مرنے کے  
دلی سے ولایت نہیں چھینی جاتی ہے، بلکہ اس میں ترقی ہوتی ہے، لیکن خرقہ عادت  
دغیرہ کا کثرت سے ظاہر ہونا سلب ہو جانے کا سبب ہوگا، عورتیں جو محramات میں  
داخل ہیں بلا پر دہ بیعت کرنا چاہیے اور غیر محرم پر دہ کی اوٹ سے طریقہ  
سیکھیں، حضور نبی کریم ﷺ کی بعثت کے بعد کوئی دن منحوس نہیں ہے، ترجیح صرف  
جمعہ اور رمضان کی شارع علیہ السلام سے ثابت ہے۔

مکتوب ۲۵۷

### بنام میر محمد نعمانؒ

اس مکتوب شریف میں ترقی لٹائی فرمائیا ہے جو کئی مکتوبات میں  
منفصل بیان ان کا آچکا ہے، اس لیے یہاں نہیں لکھا جاتا۔

مکتوب ۲۵۸

### بنام شریف خاںؒ

حق تعالیٰ کا ہمارے ساتھ زیادہ اقرب ہونا نص قطعی سے ثابت ہے، لیکن حق  
تعالیٰ ہماری عقولوں اور فہموں اور ہمارے علوم اور ادراکات سے وراء الوراء ہے۔

مکتوب ۲۵۹

### بنام خواجہ محمد سعیدؒ

حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی برکت سے جو ہدایت خلق کو نصیب ہوئی

اس کا شکریہ کسی طرح ادا نہیں ہو سکتا، سابق حکماء یونان صانع کے قائل نہیں تھے لیکن آخر حکماء حضرات انبیاء علیہم السلام کے علم وہدایت سے صانع جہاں کے قائل ہوئے، اور ہندوستان میں بھی پیغمبر علیہ السلام مبعوث ہوئے ہیں جن کے انوار مشل مشعل روشن ہیں، ہند میں انہیں کی ہدایت اور کلام سے کچھ کچھ گفتگوؤذات و صفات الہی میں کی ہے، لیکن پوری نہیں کر سکے، حلول و اتحاد کے قائل رہے اور حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں اسلام کی دعوت نہ پہنچی ہو۔

مکتوب ۲۶۰

### بنام شیخ محمد صادقؒ

یہ مکتوب شریف حضرت محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ کی طرف لکھا ہے جو حضرت کے رازدار صاحبزادہ ہیں اور اس میں ابتداء سے لیکر انتہا تک حالات درج فرمائے ہیں اور بہت بڑا طول و طویل مکتوب شریف ہے، جس کا مضمون چند مکتوبات میں جگہ جگہ آ گیا ہے، اسلیے اس مکتوب میں سے کچھ اختیار نہیں کیا گیا۔

مکتوب ۲۶۱

### بنام میر محمد نعمانؒ

نماز جامع کمالات و عبادات ہے اور شب معراج میں جو دوست دیدار حضور علیہ السلام کو نصیب ہوئی تھی، اس کا نمونہ اور ظل نماز میں نصیب ہوتا ہے، اگر نماز کی حقیقت سے آگاہی ہوتی تو سماع و نغمہ میں بھی گرفتار نہ ہوتے اور وجود تو اجد کو یاد نہ کرتے۔

مکتوب ۲۶۲

### بنام مولانا محبؒ علیؒ

محبت قلبی اور ربط کو زیادہ کریں کیونکہ اس سلسلہ میں نسبت انعامی اور

انصافی (رُنگ) ہے اور قرب و بعد برابر ہے۔

مکتوب ۲۶۳

### بِنَامِ تاجِ الدِّينِ

نقیر کے نزدیک جس طرح کعبہ کی صورت کیا ملک کیا بشر کیا بشرطِ تمام خلق کی صورتوں کے لیے مسجدِ الیہ ہے، اسی طرح اس کی حقیقت بھی ان صورتوں کی خلق کے لیے مسجدِ الیہ ہے، اسی واسطے وہ حقیقت تمام خلق سے برتر ہے اور اس کے متعلقہ کمالات تمام خلق کے متعلقہ کمالات سے بڑھ کر ہیں گویا یہ حقیقت خلق کو نی اور خلقِ الہی کے درمیان بزرخ ہے، کعبہ شریف صورت میں دنیا سے ہے اور حقیقت میں آخرت سے ہے اور نماز نے بھی اس کے وسیلہ سے یہ نسبت پیدا کر لی ہے، اور صورت میں دنیا اور حقیقت میں آخرت سے ہے، اور جو حالت نماز میں میسر ہوتی ہے، وہ تمام حالتوں سے بہتر ہے غیر نماز میں جو حالت حاصل ہو، وہ ظلال سے تعلق رکھتی ہے اور عین نماز میں جو حالت ہے وہ اصلیت سے تعلق رکھتی ہے اور جو حالت نماز میں حاصل ہوتی ہے، وقت موت کے اس سے بہتر ہوگی، کیونکہ موت احوال آخرت کے مقدمات سے ہے اور ایسی ہی جو حالت بزرخ صغیری یعنی قبر میں میسر ہوگی، وہ حالت موت سے افضل و بہتر ہوگی، اور اسی طرح بزرخ کبریٰ یعنی قیامت کو جو مشہود اتم و اکمل ہے اور قبر سے بہتر ہوگی اور اسی طرح بزرخ کبریٰ کے مقابلہ میں جنات النعیم کا مشہود اتم و اکمل ہے، اور اس سے بہتر وہ مقام ہے جہاں کی خبر حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے دی ہے، کہ اللہ تعالیٰ کی ایک جنت ہے، جس میں نہ کوئی حور ہے اور نہ کوئی محل، اس میں اللہ تعالیٰ ہستے ہوئے تجلی فرمائے گا۔

**حاصل کلام :** یہ ہمکہ دنیا گھٹتی آخترت کی ہے۔ اس جگہ مطلوب کو ڈھونڈنا چاہیے۔

مکتوب ۲۶۳

بِنَامِ سَيِّدِ الْبَاقِرِ عَلَىٰ

اسم ذات کے ذکر میں مخاطب رہیں، یہاں تک کہ معاملہ جہالت تک پہنچ جائے اور کام حیرت تک انجام پا جائے۔  
**آگاہی :** یہ چند فقرے درویشی کے حاصل کرنے اور کمال کے حاصل کرنے کے لیے مثل روح رواں و جان طریقت ہیں اور مبتدی اور متینی کو کافی ہیں۔

مکتوب ۲۶۵

بِنَامِ شِیخِ عَبْدِ الْهَادِیِّ

گوشہ نشینی صدیقین کی آرزو ہے، مبارک ہو بشرطیکہ مسلمانوں کے حقوق کی رعایت ہاتھ سے نہ دیں اور حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے، ہمارا طریق صحبت ہے، کیونکہ خلوت میں شہرت ہے اور شہرت میں آفت ہے اور صحبت موافقان طریقت کی صحبت ہے، نہ کہ مخالفان طریقت کی کیونکہ ایک دوسری سے اپنے کو کم جانے یہ صحبت کی شرط ہے۔

مکتوب ۲۶۶

بِنَامِ خَواجَةِ عَبْدِ اللَّهِ وَ عَبِيدِ اللَّهِ

یہ مکتوب حضرت نے صاحبزادہ خواجہ عبد اللہ و خواجہ عبید اللہ کی خدمت میں

ارسال فرمایا ہے، جو حضرت باتی باللہ علیہ الرحمہ کے صاحبزادہ ہیں۔

یقیر سر سے پاؤں تک آپ کے والد صاحب کے احسانات میں غرق ہے اور فقیر نے اس طریق میں الف یا سے لیکر آخرتک انہی سے حاصل کیا ہے، جو دولت حضور کے درگاہ سے ملی ہے، اگر تمام عمر کے لیے سر کو جناب کی بلند درگاہ کے خادموں کے پامال کرتا رہے، تو بھی جناب کا حق ادا نہیں ہو سکتا، اللہ تعالیٰ بذات خود موجود ہے اور تمام اشیاء اس کی ایجاد سے موجود ہیں، حق تعالیٰ اپنی ذات و صفات میں یگانہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفات و افعال اس کی ذات کی طرح پھوپھو و بیچگوں ہیں اللہ تعالیٰ حلول و اتحاد سے پاک ہے، حکماء میں علم طب ونجوم، علم تہذیب اخلاق جوان کے یہاں، بہتر علوم ہیں، یہ گذشتہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں سے چرا کراپنے باطل اور بے ہودہ علوم کو راجح کیا ہے، امام غزالی نے بھی اس کی تشریح اپنے رسالہ المنقذ من الضلال میں کی ہے، افلاطون بد بختوں کے رئیس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جواب میں کہا کہ میں ہدایت یا بہوں مجھے تمہاری ہدایت کی ضرورت نہیں، اس بد بخت نے اس بات کو نہیں دیکھا کہ ان کے دم کرنے سے مردے زندہ ہوتے ہیں، کوڑھی اور اندھے اچھے ہوتے ہیں، لیکن بلا سوچ بوجہ کینہ وعداوت کے بلاغور کیے کہدیا، شیخ محبی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کو فقیر ولی جانتا ہے اور ان کی وہ تحقیقات جو خلاف شرع شریف ہے قبل قبول نہیں جانتا، لیکن خطاطان کی خطا اجتہادی ہے، خدا ان کو معاف کرے گا، بعض لوگ حضرت شیخ کے خلاف ہیں، اور برا کہتے ہیں اور بعض ان کی تحقیقات سُکر کو حق جان کر عمل کرتے ہیں یہ ہر دو فریق افراط و تفریط میں ہیں حضرات انبیاء علیہم السلام اسباب کو برتنے ہیں لیکن مسیب پر نظر رکھتے ہیں، آخرت میں مومن اللہ تعالیٰ کو بے جہت، بے کیف اور بے شبہ اور بے مثال جنت میں دیکھیں گے۔

## مکتب ۲۶۷

### بِنَامِ مَرْزَاحِسَامِ الدِّينِ

علوم و معارف جو فقیر پر وارد ہوتے ہیں، ان میں سے اکثر لکھے جاتے ہیں، تاکہ خلق خدا فائدہ اٹھائے اور جو علوم خاص میری ذات سے تعلق رکھتے ہیں ان کا تھوڑا اسا حصہ بھی ظاہر نہیں کر سکتا، بلکہ رمز و اشارہ کے ساتھ بھی اسیں گفتگو نہیں کر سکتا، بلکہ اپنے فرزند عزیز جو فقیر کے معارف کا مجموعہ ہے، اور مقامات سلوک و جذبہ کا نسخہ ہے، ان اسرار و دقائق کو ان سے بھی نہیں کہہ سکتا، انکے پوشیدہ رکھنے میں کوشش کرتا ہے، حالانکہ فقیر جانتا ہے، کہ فرزند عزیز محرمان اسرار سے ہے اور خطاو غلط سے محفوظ ہے، لیکن کیا کرے کہ وہ اسرار زبان پر لائے ہی نہیں جاسکتے، یہ دولت جس کو فقیر چھپانا چاہتا ہے، حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے چراغِ نبوت سے مقتبس ہیں، حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو رسول اللہ ﷺ سے دو علم پہوچنے ہیں ایک یہ علم ہے جس کو میں نے بیان کیا، دوسرا وہ علم ہے کہ اگر اس کو تمہارے سامنے بیان کروں تو تم میرا گلا کاٹ دو اور یہ دوسرا علم اسرار ہے کہ جس کو سمجھنے سے کسی کا فہم کافی نہیں ہے۔

## مکتب ۲۶۸

### بِنَامِ خَانِخَانَا

حضرور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے، کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں، وہ علوم جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ہیں دو قسم کے ہیں، ایک علم احکام، دوسرا علم اسرار اور عالم وارث وہ ہے جس کو دونوں قسم کے علم حاصل ہوں نہ کہ وہ شخص کہ جس کو ایک ہی قسم کا علم حاصل ہو اور دوسرا علم اس کو نہ ہو، یہ بات وراثت کے منافی ہے، کیونکہ

وارث کو مورث کے ہر تر کہ میں سے حصہ مانا چاہیے اور ایسے ہی حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ میرے امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں، ان علماء سے مراد وہ علماء وارث ہیں جو دونوں علوم سے حصہ رکھتے ہوں بعضوں نے جو کہا ہے کہ ولایت نبوت سے افضل ہے، یا نبی کی نبوت سے افضل ہے، بالکل غلط ہے فقیر نے رسالوں اور مکتوبات میں جگہ جگہ اس بات کو ظاہر کیا ہے کہ ولایت کمالات نبوت کے مقابلہ میں ایسے ہے جیسے کہ دریا کے مقابلہ میں قطرہ چونکہ یہ لوگ کمالات نبوت سے واقف نہیں اور وہاں تک ان کی رسائی نہیں ہے، اسلیے ایسی باتیں کہتے ہیں۔

### مکتب ۲۶۹

#### بنام مرتضیٰ خاں

یہ مکتب شریف مرتضیٰ خاں کی طرف تحریر فرمایا ہے، آپ اس جگہ مقرر ہوئے ہیں جہاں جھوٹے خداوں کی پرستش زیادہ ہوتی ہے، لہذا آپ کوشش کریں کہ سچے خدا کی عبادت اور توحید زیادہ پھیلے اور جھوٹے خداوں کی تذلیل و تکنذیب ہو اور اسلام کی ترقی کریں فقیر کے نزدیک اس بہتر کوئی کام خوشنودی حق کے لینہیں ہے۔

### مکتب ۲۷۰

#### بنام شیخ نور محمدؒ

گوشه نشینی بہت بہتر چیز ہے، بشرطیکہ اس میں شرف نہ ہو، اللہ ہی کے واسطے ہو، لیکن صحبت خاصان خدا اس سے بہتر ہے۔

### مکتب ۲۷۱

#### بنام شیخ حسنؒ

جو واقعہ آپ نے تحریر کیا ہے، اس کا حال واضح ہوا آپ امیدوار ہیں

اور جو امر آپ کو کیا گیا ہے، جان و دل سے اس میں کوشش رہیں، اگر آپ کے والد اور بھائی اجازت دیں تو ہندوستان کی سیر مناسب ہوگی۔

## مکتب ۲۷۲

بِنَامِ سَيِّدِ الْمُحْبُّ

اولیاء کا ایمان شہودی ہے اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ایمان بالغیب ہے، انبیاء علیہم السلام جب دعوت سے فارغ ہو جاتے ہیں اور عالم بقا کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور رجوع الی الحق کی مصلحت تمام ہو جاتی ہے، تو بڑے شوق سے الرفیق الاعلیٰ کی ندائگار کلی طور پر حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں، اور مراتب قرب میں خوشی و ناز سے ٹھلتے ہیں فقیر کے نزدی کمال یہ ہے کہ رجوع الی الحق بھی پورا ہو، اور رجوع الی اخلاق بھی پورا ہو، کوئی ناقص یہ خیال نہ کرے کہ حق کی طرف سے خلق کی طرف چلا آنا اس کا رضاۓ حق کے لیے ہے، نہ مرضی خود کے لیے، پس اس کا آنا مقام رضا میں ہے، جو مقام سب سے بلند تر ہے اور صاحب رجوع وہ کام کرتا ہے جس کے لیے انبیاء علیہم السلام بھیجے گئے ہیں، خود خدا تک پہونچنے کے لیے اور اوروں کو خدا تک پہونچانے کے لیے آیا ہے، یہ رجوع نبوت کے فضائل میں سے ہے اور وہ توجہ ولایت آثار میں سے ہے اور جو صاحب رجوع ہیں ان کی توجہ حق کے ساتھ پوری پوری رہتی ہے اور خلق کے ساتھ بھی اس کا معاملہ مثل حرف مشدود کے ہوتا ہے، اول جس شخص نے توحید وجودی کی تصریح کی ہے، وہ شخص مجی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ ہیں، گذشتہ مشائخ کی عبارتیں اگرچہ توحید وجودی کی خبر دیتی ہیں لیکن توحید شہودی پر حمل کرنے کے لائق ہیں، جو کچھ ممکن میں دیکھتے ہیں، وہ واجب نہیں، اور جو کچھ حادث میں پاتے ہیں وہ قدیم نہیں، اور جو کچھ تشبیہ

میں ظاہر ہو، وہ تنزیہ نہیں، علماء اہل حق کے عقائد کے موافق کام کرنا چاہیے اور صوفیہ کے کشفی معاملات میں حسن ختن کے ساتھ خاموشی اور سکوت اختیار کرنا چاہیے اور لاونم پر جرأت نہ کرنی چاہیے، علمائے سے مراد اس جگہ علمائے آخرت ہیں نہ کہ علمائے دنیا، کیونکہ علمائے دنیا عام مومین میں داخل ہیں۔

### مکتوب ۲۷۳

#### بِنَامِ مَرْزاً حَسَّامِ الدِّينِ الْأَحْمَدِ<sup>ر</sup>

طالب کو چاہیے کہ اپنے کشف اور خوابوں پر بھروسہ نہ کرے، بلکہ پیر کی ہدایت کے موافق کاربندر ہے، شیطان اور نفس ہر طرح کے دھوکے دیا کرتے ہیں، اگر خوابوں کے دیکھنے اور کشف کے ہونے پر حصر ہوتا تو مریدوں کو پیروں کی ضرورت نہیں ہوتی اور بڑے بڑے کبرائے دین کسی سے مرید ہو کر فائدہ نہ اٹھاتے کیونکہ وہ ایام بچپن ہی سے خدا کے فضل سے نیک اور عابد اور عالم تھے، اور وجہ اس کی یہ ہے کہ مسنتی محفوظ ہیں، مبتدی نہیں ہیں، وہ محفوظ حق و باطل میں تمیز کرتا ہے، فقیر کا مقصد غزلیات نعتیہ یا مولود یا مجلس سماع سے منع کرنے کا یہ ہے کہ معاملہ طریقت میں مخالفت نہ ہو اور ہر چیز کا ایک مطلب خاص ہوا کرتا ہے۔

**آگاہی:** حضرات نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم کے یہاں ذکر حق کے سوا ہر چیز کو ترک کرتے ہیں، جب تک مقام فنا و بقا سے مشرف نہ ہو، حتیٰ کہ تلاوت قرآن مجید و نماز نافلہ سے باز رکھ کر صرف ذکر حق میں مشغول رکھتے ہیں، جب کہ نماز اور تلاوت قرآن مجید سے ہی روک کر صرف ذکر حق میں مخاطب رہنے کو فرماتے ہیں، تو ایسی حالت میں نعتیہ اشعار یا سماع کی کتاب اجازت دے سکتے ہیں ، اگر آپ کے نزدیک میلاد یا اشعار نعتیہ کا پڑھنا ناجائز ہوتا تو آپ اسی موقع پر

بلا تامل اپنے حق گوئی کو کام میں لا کر حرمت یا ناجوازی کا اظہار فرماتے، مگر ایسا نہیں کیا، یہ ممانعت و قتی صرف ذکر حق کے مقابلہ پر صرف طلبہ حق کے لیے ہے۔ بعض لوگ مخالف میلاد اس مکتوب کو دلیل میں لاتے ہیں، لیکن مطلب مکتوب کو خود نہیں صحیح ہے۔

مکتوب ۲۷۴

بِنَامِ شِيخِ يُوسُفٍ

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ تم کوچہ تنگ توحید سے مرتبہ شہود میں آگئے جو شاہراہ ہے، یہاں بے لذتی ہے اور حیرت ہے، اور ہمہ اوس مت میں ذوق شوق آہ و نفرہ ہے، ایسا نہ ہو کہ مثل پوستیوں کے پوست چھوڑ کر پھر اس پر عامل ہو جائیں، ہمت بلند رہیں اور مرتبہ حیرت و جہل میں ترقی کریں۔ آگاہی۔ پوست سے مراد ذوق شوق آہ و نفرہ ہے۔

مکتوب ۲۷۵

بِنَامِ مَلَّا اَحْمَدٌ

احکام شریعت کے پھیلانے میں کوشش رہیں اور ہمت بلند رہیں، ذکر قلبی احکام شریعت بجالانے میں مدد دینے والا اور فس امارہ کی سرکشی کو دور کرنے والا ہے، آپ نے تحریر کیا ہے کہ ایک دوست کیلئے چھ ماہ ہوئے ہیں کہ ترقی ہوئی ہے، کہ جو کچھ اس کو غیبت اور بے شعوری کی حالت میں ارواح طیبات سے دکھائی دیتا تھا، اب وہ حالت بیداری اور ہوش میں دیکھتا ہے، میرے مخدوم یہ دید کچھ ترقی پر دلالت نہیں کرتی، خواہ شعور میں دیکھیں یا بے شعوری میں کیونکہ قدم اول اس راہ میں یہ ہیکہ حق تعالیٰ کے غیر کو کچھ نہ دیکھیں اور خیال میں ماسوائے اللہ کا خیال نہ رہے، نہ اس معنی سے کہ اشیاء کو حق تعالیٰ کا غیر نہ

دیکھے اور مساوا کے عنوان پر نہ جانے، کیونکہ یہ بات بجائے خود کثرت بینی ہے بلکہ حق تعالیٰ کے غیر کو ہرگز نہ دیکھے اور نہ جانے اس حالت کو فنا سے تعبیر کرتے ہیں اور اس راہ کی منازل میں سے یہ پہلی منزل ہے۔

**آگاہی :** یہ خط حضرتؐ نے ملا احمد برکی کو تحریر فرمایا ہے، جو عرب ہیں۔

مکتب ۲۷۶

### بِنَامِ شَيْخِ الْدِينِ

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو دو قسم پر نازل فرمایا ہے، ایک حکمات دوسرے متشا بہات، قسم اول علم شرائع اور احکام کا منشاء اور مبدأ ہے اور قسم ثانی حقائق و اسرار کے علم کا مخزن ہے اور چہرہ اور قدم اور ساق اور انگلیاں پورے، جو قرآن و حدیث میں آئے ہیں یہ سب متشابہات میں سے ہیں اور ایسی ہی حروف مقطعات جو قرآن مجید کی صورت میں اول آئے ہیں یہ بھی متشابہات میں سے ہیں جن کی تاویل علمائے راستخین کے سوا اور کسی کو نہیں دی گئی، یہ فقیر قرآن مجید کی نسبت کیا لکھے کہ اس کا ایک ایک حرف مقطعات مثل درپیائے مواعظ ہے، اور علم حکمات علم متشابہات کے نسبت مثل پوسٹ کے ہے جو شخص علم حکمات سے واقف ہے اور وہ علم متشابہات کی تاویل ڈھونڈ رہے اور صورت کو چھوڑ کر حقیقت کی طرف دوڑ رہے وہ ایسا جاہل ہے جس کو اپنی جہالت کی خبر نہیں اور ایسا گمراہ ہے کہ جس کو اپنی گمراہی کی خبر نہیں۔

مکتب ۷۷

### بِنَامِ مَلَأَ عَبْدَ الْجَمِيعِ

جو پیر اپنی ذات کے باہر دیکھے، وہ سیر آفاقی ہے اور یہی آیات نشانات

جملہ آفی سے علم الیقین حاصل ہوتا ہے اور عین الیقین فنا میں حاصل ہوتا ہے اور حق الیقین بقا میں عطا کیا جاتا ہے۔

مکتوب ۲۷۸

### بِنَامِ مَلَّا عَبْدِ الرَّحْمَنِ

شریعت کے موافق عقائد و اعمال کرنا چاہیے ان علماء کے موافق جواہل سنت و جماعت ہوں اس کے بعد نیسان مساوی اللہ کے حاصل کرنے میں کوشش کریں اور نیسان مساوی اللہ کے حاصل کرنے کے لیے طریقہ نقشبندیہ کے پیشووا کا طریقہ بہت اقرب ہے، اپنے والد مرحوم کی فاتحہ دعاء، صدقہ، استغفار سے اعانت و امداد کریں۔

مکتوب ۲۷۹

### بِنَامِ مَلَّا حَسْنَ كَشْمِيرِيٌّ

فقیر کو جو کچھ ملا ہے وہ حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کی صحبت اور توجہ سے ملا ہے اس احسان کا شکریہ کسی طرح ادا نہیں کر سکتا، قرب و وصول کا لفظ میدان عبارت کی تگی کے باعث اختیار کیا گیا ہے، ورنہ وہاں نہ قرب ہے نہ وصول، نہ عبارت ہے، نہ یہ اشارت، نہ شہود ہے نہ حلول ہے، نہ اتحاد نہ کیف، نہ ز میں نہ زمان، نہ مکاں نہ احاطہ، نہ سریاں نہ علم نہ معرفت نہ جہل نہ حیرت۔

مکتوب ۲۸۰

### بِنَامِ حَافِظِ مُحَمَّدِ رَوْزَى

فقراء کی محبت دنیا و آخرت کی سعادت کا سرمایہ ہے، اگر اتباع سنت اور عقائد اہل سنت و جماعت کے موافق نہ ہوں، تو استدراج ہے۔

مکتوب ۲۸۱

### بِنَامِ مِيرِ مُحَمَّدِ نَعْمَانٍ

طریقہ نقشبندیہ کا طریق صاحبہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ہے اور اس اتباع کی وجہ سے ان کے لیے راستہ کمالات کا کھولدیا جاتا ہے، جو کمالات ولایت سے بدرجہا افضل ہے، اس طریق میں وہ شخص مایوس اور خسارہ میں ہے، جو اس طریق میں نئے نئے امور پیدا کرے۔

مکتوب ۲۸۲

### بِنَامِ بَدْلَعِ الدِّينِ

آج صحیح حضرت الیاس و حضرت خضر علیہما الصلوٰۃ والسلام سے روحانیوں کی صورت میں ملاقات ہوئی، حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم عالم ارواح میں سے ہیں، حق سبحانہ تعالیٰ نے ہماری ارواح کو ایسی قدرت کاملہ عطا فرمائی ہے کہ اجسام کی شکل میں متمثلاً ہو کر وہ کام جو جسموں سے وقوع میں آئیں یعنی جسمانی حرکات و سکنات اور جسدی طاعات و عبادات ہماری ارواح سے صادر ہوتی ہیں، میں نے دریافت کیا کہ آپ امام شافعیؒ کے مذہب کے موافق نماز پڑھتے ہیں تو فرمایا کہ ہم شرائع کے ساتھ مکلف نہیں ہیں، لیکن چونکہ قطب مدار کے کام ہمارے سپرد ہیں اور قطب مدار امام شافعیؒ کے مذہب پر ہے اس لیے ہم اس کے پیچھے امام شافعیؒ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کے موافق نماز پڑھتے ہیں اور حضرت الیاس علیہ السلام نے اس اثناء میں کوئی بات نہیں فرمائی۔

مکتوب ۲۸۳

### بِنَامِ صَوْفِيِّ قَرْبَانِ

شبِ معراج میں آنحضرت ﷺ کو رویت دنیا میں نہیں ہوئی بلکہ

آخرت میں ہوئی ہے، اس لیے کہ آنحضرت ﷺ اس رات چونکہ دائرہ مکان وزمان و تینی مکان سے باہر نکل گئے تھے، اس لیے ازل وابد کو آن واحد میں معلوم کر لیا تھا اور ہدایت اور نہایت کو ایک ہی نکتہ میں محدود یکھا۔

### مکتب ۲۸۲

#### بِنَامِ مَلَّا عَبْدِ الْقَادِرِ

انسان مرکب ہے عالمِ خلق سے جو اس کا ظاہر ہے اور عالمِ امر سے جو اس کا باطن ہے مفصل علمِ سلوک کسی کو عرصہ دراز بعد دیا کرتے ہیں، ہر سالک کو نہیں دیتے، جیسے پیغمبروں میں پیغمبر اول العزم بہت عرصہ بعد ہوا کرتے تھے اور دوسرے پیغمبر اول العزم کے زمانہ بعثت تک سب پیغمبر اسی اول العزم کا کلمہ اور اس کی شریعت پر چلا کرتے تھے۔

**آگاہی:** پیغمبر اول العزم حضرت آدم و حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ و حضرت محمد رسول اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں، اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات مقدس پیغمبران اول العزم میں اول العزم ہے اسی طرح اولیائے اکمل جیسے امام الاولیاء حضرت شیخ عبد القادر جیلانی و حضرت خواجہ معین الدین چشتی و حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی و حضرت خواجہ نقشبندی علیہم اجمعین اولیاء اول العزم میں ہیں، ان کی ہدایت راہ سلوک پر سالکوں کو چلنے چاہیے۔

### مکتب ۲۸۵

#### بِنَامِ سیدِ مُحَمَّدٍ اللَّهِ

سماع و وجدان لوگوں کیلئے فائدہ مند ہے جن کے احوال متغیر اور اوقات

متبدل ہوتے رہتے ہیں یعنی کبھی حاضر ہیں کبھی غائب اور کبھی انوار کو اور تخلیات کو پانے والے ہیں، اور کبھی گم کرنے والے، یہ لوگ ارباب قلوب ہیں، جو تخلیات صفاتیہ کے مقام میں ایک صفت سے دوسری صفت کی طرف اور ایک اسم سے دوسرے اسم کی طرف منتقل اور متخل ہوتے رہتے ہیں اور جو لوگ اس حال سے نکل گئے ہیں اور مرتبہ تملکین میں پہنچ گئے ہیں، وہ محتاجِ سماع و وجود نہیں ہیں اور بعض مشتہی ایسی بھی ہیں کہ باوجود ان کا وقت اور حال دائی ہے اور ان کو سماع فائدہ دیتا ہے، مبتدی کے لیے سماع ہر طرح مضر ہے خواہ شرائط کے ساتھ ہی ہو۔

**آگاہی :** چونکہ اس کی خرابی نفس دور نہیں ہوتی ہے اور دل ذکر حق سے پورا صاف نہیں ہوتا، اسیلے بوجہ نقص خود کے ہر چیز کو ناقص کر لیتا ہے اور جو چیز کامل کے سامنے ناقص آؤ گی وہ بھی بوجہ خود کے اچھا ہونے کے وہ چیز بھی اچھی ہو جائیگی، حضرت مولانا رومیؒ کا یہ ارشاد اس جگہ بہت ہی عمدہ اور موزوں ہے۔<sup>۴</sup>

**کفر گیرد کامل ملت شود ہر چہ گیرد علت شود**

مبتدی وہ لوگ ہیں جو صاحبان قلب نہیں ہیں اور ارباب قلوب وہ لوگ ہیں جو مبتدیوں اور منتهیوں کے درمیان متوسط ہیں، اور منتهی وہ لوگ ہیں جو فنا فی اللہ اور بقا باللہ سے مشرف ہیں، سماع متوسطوں اور منتهیوں کے لیے نافع اور مفید ہے سماع کی شرائط میں سے ایک یہ شرط ہے کہ اس کو اپنے کمال کا اعتقاد نہ ہو، اور جو اپنے کمالیت کا معتقد ہے تو محبوس ہے، باقی شرائط عوایر المعرف میں مفصل درج ہیں، ان شرائط میں سے اکثر شرائط مفقود ہیں، روح عالم پیچوں سے نسبت رکھتی ہے، لیکن پیچوں حقیقی کے مقابلہ پر دائرہ چوں میں داخل

ہے، گویا دائرہ چوں و ذات حقیقی بیچوں کے درمیان بزرخ ہے اور دونوں طرف کے اعتبارات اس میں صحیح ہیں۔

## مکتوب ۲۸۶

### بِنَامِ مُولَانا امامِ اللہ<sup>علیہ السلام</sup>

اپنے عقائد اور اعمال کو علمائے اہل سنت و جماعت کے موافق کرنا چاہیے جنہوں نے کتاب و سنت سے استنباط کیا ہے اور اس میں لغوش نہیں ہے، اور اسی طرح اپنی خواب اور کشف اور الہام اور حال کو قرآن و حدیث سے مطابق کرنا چاہیے، جو اس کے خلاف ہو قابل رد ہے اور جو موافق ہو قابل قبول ہے، صحبت شیخ ضروری چیز ہے، جو طالب کے نفع و نقصان کو ظاہر کرنے والی اور فیض پہنچانے والی ہے، تمام عالم محدث ہے، اور روح بھی جملہ عالم میں شامل اور مساوی اللہ میں داخل ہے، اسیلے یہ بھی حادث ہے، انہم مجتهدین نے کتاب اللہ و حدیث رسول اللہ ﷺ سے جو مسائل حرام و حلال فرض و واجب سنت مستحب مکروہ و مشتبہ نکالے ہیں، ان کا علم عمل ضروری ہے، مقلد کو لائق نہیں ہے کہ مجتهد کی رائے کے خلاف کتاب و سنت سے احکام اخذ کر کے اس پر عمل کرے اور اسی طرح طریقت میں شیخ کے کہنے کے موافق چلے وہ جو مناسب جانے گا تعلیم کرے گا، اور منازل سلوک کے طے کرنے میں بعض بزرگواروں کی روحانیت کو اس راستہ کا وسیلہ بنائیں گے، کیونکہ عادت اللہ اس طرح جاری ہے کہ راہ سلوک کے طے کرنے میں مشائخ کی روحانیات کا وسیلہ درکار ہے، بعض مشائخ پیران عظام کے خلاف نئی نئی باتیں داخل طریقہ کر کے تکمیل طریقہ جانتے ہیں، ان نئی نئی باتوں سے بے برکت اور بر بادی طریقہ ہے، ہر کام ہر مجتهد کے طریقہ کے موافق کرنا چاہیے جس کے سلسلہ میں وہ ہے۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ جو کوئی کہتا ہے کہ میں نزدیک ہوں وہ دور ہے، اور جو دور کہتا ہے نزدیک ہے، تصوف یہی ہے، جو توجہ قلب بجانب حق ہوتی ہے، وہ صرف توجہ قلب ہی نہیں ہوتی بلکہ اس توجہ کے ساتھ تو جہ روح نفس بھی ہو تی ہے، کیونکہ روح نفس کی حقیقت حقیقت قلب میں مندرج ہے، اس توجہ قلب سے تزکیہ نفس و تصفیہ قلب و صفائی روح حاصل ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کی سمائی زمین و آسمان میں نہیں ہونا اور قلب مومن میں ہونا، اس کی وجہ یہ ہے کہ زمین و آسمان دائرہ چوں میں داخل ہیں اور ذات باری تعالیٰ پیچوں و پیچگوں ہے، اس لیے پیچوں چوں میں کیوں کر سا سکے، اور روح پیچوں میں کی صفت پیچونیت کی رکھتی ہے، باینوجہ پیچوں حقیقی کی سمائی روح پیچوں میں ہونے کی خبر بذریعہ حدیث قدسی معلوم ہوئی ہے، مشائخ نے جو اپنے قلب کی وسعت کی نسبت خبر دی ہے، اس سے مراد قلب کی لامکانیت سے ہے، کیونکہ مکان خواہ کتنا ہی وسیع ہو پھر بھی تنگ ہی ہے عرش معلیٰ اپنی فراخی و عظمت کے باوجود چونکہ مکانی ہے، اس لیے لامکانی کے مقابلہ میں جو روح ہے دانہ رائی کا حکم رکھتی ہے، بلکہ اس سے بھی کم معلوم ہوتی ہے، بلکہ میں کہتا ہوں (حضرت مجدد الف ثانی) کہ جب یہ قلب انوار قدم کی تخلی کا محل ہے اور قدیم کے ساتھ بقا حاصل کر چکا ہے، تو عرش وما فیہا کو اگر اسمیں ڈال دیں، تو متلاشی محو ہو جائیں اور ان میں سے کچھ باقی نہ رہے، جیسے کہ سیدۃ الطائفہ رحمة الله علیہ نے اسی مقام کے بارے میں فرمایا ہے کہ جب حادث قدیم کے ساتھ مل جائے تو اس کا کوئی اثر باقی نہیں رہتا یہ ایسا یکتا لباس ہے جو خاص روح کے قد پر سیا ہوا ہے، ملائکہ کو بھی یہ

خصوصیت حاصل نہیں ہے، کیونکہ وہ بھی دائرہ مکان میں داخل ہیں اور چونکہ داغ سے موسم ہیں اسی واسطے انسان خلیفہ رحمٰن جل شانہ بن گیا، اگر خلافت کے لائق نہ ہوتا، تو بار امانت کیسے اٹھاتا، اپنے نفس پر ظلم کرنے والا اس حیثیت سے ہے کہ اپنے وجود و توازع وجود کا کوئی اثر اور حکم باقی نہیں چھوڑتا اور زیادہ نادان و جاہل اس لیے ہے کہ اس کو اتنا ادراک نہیں ہوتا کہ مقصود کو پاسکے اور نہ اس قدر علم ہے، کہ مطلوب کو معلوم کر سکے، بلکے اس مقام میں ادراک سے عاجز ہونا ادراک ہے اور جہالت کا اقرار کرنا معرفت ہے، اسی واسطے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کا زیادہ عارف ہے وہ سب سے زیادہ حیران ہے کیا عالم کیا عالم صغير اور کیا عالم کبیر حق تعالیٰ کے اسماء و صفات کے مظہر ہیں پس عالم کو اپنے صانع پیچوں کے ساتھ کچھ نسبت نہیں مگر یہ کہ عالم اس کی مخلوق ہے، اور حق تعالیٰ کے پوشیدہ کمالات کی دلیل ہے، اس کے سوا جو کوئی دلیل یا تقریر ہے، وہ غلبہ حال و سکر سے خالی نہیں۔

### مکتب ۲۸۸

بنام سید امین<sup>ؒ</sup>

نماز نوافل کو با جماعت ادا کرنا جائز ہے، ہر کام نوافل کو چھپا کر کرنا افضل ہے، جو ریاء و سمعہ سے پاک رہے۔

### مکتب ۲۸۹

بنام مولانا بدر الدین<sup>ؒ</sup>

مسئلہ قضا و قدر میں آپ کا یہ فیصلہ ہے کہ انسان نہ مجبور کل ہے نہ قادر کل اور یہی تصفیہ علمائے اہل سنت و جماعت ہے۔

## مکتوب ۲۹۰

### بِنَامِ مُلَاهَا شَمْ

فقیر حضرت خواجہ باقی بالش رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پھو نچا اور انہوں نے مجھے اسم ذات تعییم فرمایا اور مقام تو حید و جودی و شہودی جو اولیاء اللہ سالبین نے ظاہر فرمائے ہیں، اور جو صاحب فضوص نے درج کیے ہیں، یا ان سب سے مشرف ہوا اور جو سلوک نقشبندیہ ہے اس سے تمام و کمال آگاہی ہوئی۔

**آگاہی:** آپ نے یہ مکتوب مفصل تحریر فرمایا ہے اور اس میں بہت کچھ حالات سلوک اور فنا و بقا وغیرہ کے تحریر فرمائے ہیں، اور جو اور مکتوبات میں بھی آچکے ہیں، اس لیے میں نے دوبارہ سہ بارہ لکھنا مناسب نہیں جانا کیونکہ جو مقصود اختصار ہے، وہ ہاتھ سے جاتا رہے گا۔

## مکتوب ۲۹۱

### بِنَامِ مُولَانَا عَبْدِ الْحَمْدِ

بعض کے لیے تو حید و جودی کا باعث یہ ہوتا ہے کہ وہ توحید کے مراقبوں کی کثرت سے مشق کرتے ہیں اور کلمہ لا الہ الا اللہ کے معنی لا موجود الا اللہ سمجھتے ہیں، اس قسم کی توحید تھیل و تامل و تھیل کے بعد سلطان خیال کے غلبہ کے بعد ظاہر ہوتی ہے، چونکہ یہ توحید صاحب کی اپنی بنائی ہوئی ہوتی ہے اور بعض کے لیے تو حید و جودی کا منشاء قلبی انجذاب و محبت ہوتی ہے کہ محبوب کی محبت کے غلبہ نے مساوی اللہ کے اس کی نظر سے مخفی اور پوشیدہ کر دیا ہے، اس لیے سوائے محبوب کے کسی کو موجود نہیں پاتے، یہ توحید تھیل و توہم سے پاک ہے، ایسے لوگ معدود ہیں اور طعن ان پر کرنا بالکل فضول اور ناروا ہے، یہ مقام مذکورہ فقیر کو بلا مشق و مراقبہ صرف حضرت خواجہ باقی

باللہ رحمۃ اللہ کی توجہ سے بفضلہ تعالیٰ نصیب ہوا اور مدت تک اس مقام میں مجھ کو رکھا، اور بہت سے معارف و حقائق و دقائق مجھ پر منکشf ہوئے اور بعض کو اس مقام میں ایسی شدید فنا ہوتی ہے کہ وہ علم اور وجود کو مضخل و مستہلک ہونا چاہتا ہے اور دوئی اس کو بار معلوم ہوتی ہے اور کشش ربانی اس کو ہر وقت بخیں رکھتی ہے، چنانچہ شیخ الاسلام ہروئی فرماتے ہیں کہ (اگر کوئی شخص مجھ کو ایک ساعت کے لیے خدا سے غافل کر دے تو امید ہے، کہ خدا و نہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دیگا) اور وجود بشری کے لیے غفلت درکار ہے، اسی نسبت کو نسبت فردیت بھی کہتے ہیں اور عبد اللہ اسطری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی حال بیقراری تھا کہ وہ سگ بانوں کے ساتھ جنگل میں چلے جایا کرتے تھے اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان میں سے کسی کو سماع و رقص کی الفت دی اور کسی کو کتابوں کی تصنیف کی طرف مخاطب کر دیا اور کسی کو علم و معارف کی تحریر میں لگادیا اور کسی کو امور مباح میں مشغول کر دیا اور بعض کو توحید و جودی کے علوم اور وحدت میں کثرت کے مشاہدہ سے آرام دیا، میں بعدوفات حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کے دہلی میں آپ کے مزار مقدس کی زیارت کے لیے بروز عید گیا تو مزار مبارک کی طرف سے توجہ کے اثناء میں ان کی روحانیت مقدسہ سے پوری پوری توجہ ظاہر ہوئی اور کمال عنایت و کرم سے اپنی نسبت خاصہ کو جو حضرت خواجہ احرار قدس سرہ سے مخصوص تھی مرحمت فرمائی، حضرت فضیلیت پناہ شیخ عبدالحق جو ہمارے خواجہ قدس سرہ کے مخلصوں میں سے ہیں، یہ نقل کی کہ حضرت خواجہ قدس سرہ ایام رحلت سے پہلے فرمایا کرتے تھے کہ اب ہم کو یقین الیقین سے معلوم ہوا ہے کہ توحید ایک تنگ کوچہ ہے، شاہراہ اور ہے۔

مکتوب ۲۹۲

بنام شیخ حمید

طلبه میں ایک گروہ مرید ہے اور ایک مراد، مراد کو مبارک باد ہے کہ اس

کو جذبہ محبت خود خدا کی طرف یجائے گا اور اگر مرید ہے تو بلا کامل مکمل پیر کے وسیلہ کے اس کا ترقی کرنا مشکل ہے، پیر ایسا ہونا چاہیے کہ جو جذبہ و سلوک کی دولت سے مشرف ہو اور فنا و بقاء کی سعادت سے بہرہ ور ہو اور جب ایسا پیر مل جائے تو اس کے ادب آداب کا پورا خیال رکھنا چاہیے اور پیر کی خدمت میں بلا اس کی اجازت کے نہ نماز نوافل ادا کرے اور نہ ذکر میں مشغول ہو اور نہ اس کے سوا کسی طرف مخاطب ہوئے اور اس کی خدمت میں صرف نماز فرض، واجب سنت موکدہ گزارے، اس کے کسی کام پر اعتراض نہ کرے اور جب تک مقام فنا و بقاء سے مشرف نہ ہو پیر کے حکم کے خلاف نہ کرے اور بعد فنا و بقاء جو اس کو الہام ہو اس پر چلے۔

**آگاہی :** بعد فنا و بقاء حاصل ہو جانے کے مرتبہ اجتہاد کو پہنچ جاتا ہے، جیسے کہ امام یوسف<sup>ؐ</sup> و امام محمد<sup>ؐ</sup> حضرت امام اعظم<sup>ؐ</sup> کے مقابلہ میں اپنی رائے علیحدہ ظاہر کیا کرتے تھے، رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

مکتوب ۲۹۳

### نام شیخ محمد خیری<sup>ؒ</sup>

اس مکتوب میں شیخ محمد خیری نے چند سوال کیے تھے، ان کا جواب ہے، حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھ کو خدا کے ساتھ ایک ایسا وقت ملتا ہے کہ اس جگہ کوئی نبی مرسل یا فرشتہ مقرب نہیں پہنچ سکتا اور یہی بات حضرت ابوذر غفاری<sup>ؓ</sup> رضی اللہ عنہ نے کہی ہے، جو حضور کے صحابیوں میں ہیں، جواب اثناء نماز میں حضور ﷺ کو بے شک قرب خدا کا ایک ایسا وقت ملا کر تھا کہ سوائے حضور ﷺ کے کوئی مخلوقات میں وہاں نہیں پہنچ سکتا تھا، حضرت ابوذر غفاری نے بھی یہی لکھا ہے، لیکن ان کو یہ قرب بوجہ طبیعت و راثت کے

نصیب ہوا ہوگا، کیونکہ حضور ﷺ کے کامل تابعوں کو حضور کے کمالات سے وراثت کے طور پر حصہ ملتا ہے۔

**آگاہی :** مثل ظل کے نہ اصل کے، اصل قرب میں تو انیاء مسلمین و فرشتے مقربین کو بھی رسائی نہیں ہے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ میرے قدم تمام اولیاء کی گردن پر ہے، جواب یہ قول حضرت کا صحیح ہے اور آپ کے فرمانے سے کئی روز پہلے حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ اور ایک غوث نے جو اس وقت بغداد میں تھا، یہ کہہ دیا کہ عنقریب سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ منبر پر چڑھ کر پکارے گا کہ میرا قدم جملہ اولیاء کی گردنوں پر ہے، لیکن یہ قدم آپ کا اس وقت کے جملہ اولیاء کی گردن پر ہے اور صحابہ اور تابعین اور حضرت امام مہدی رضوان اللہ علیہم اجمعین عقائد متفق علیہ اس سے مستثنی ہیں کہ ان کی بزرگی اور برتری قرآن و حدیث سے ثابت ہے اور قرآن و حدیث کے مقابلہ میں کسی کا کشف یا الہام جوان کے خلاف ہو بالکل ماننے کے قابل نہیں، اب رہا زمانہ بعد کا، اس کے متعلق حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ میری امت مثل باغ کے ہے اور میری امت مثال بارش کے ہے، نہ معلوم اول اچھے ہوں یاد رمیان میں یا آخر میں، جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی زمانہ کے اولیاء کو مکثر یا ہمتر نہ فرمایا تو کسی کو کیا حق ہے کہ وہ کسی زمانہ یا کسی اولیاء کو دوسروں پر ترجیح دے۔

**آگاہی** - علاوہ اس کے حضرت شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے جو پیر ان عظام ہیں جن کا آپ پر بڑا احسان ہے، ان پر بھی آپ کا قدم ہونا ادب کے خلاف ہے اور طریقت عین ادب ہے، لہذا یہ فیصلہ نہایت منصفانہ اور ادب سے قریب اور قرآن و حدیث سے خلاف نہیں کہ آپ کا قدم آپ کے زمانہ کے جملہ اولیاء کی گردن پر ہے، کشف کی دوستیں ہیں، ایک کشف ذات و صفات خدا کا، دوسرا کشف دنیا

کے معاملات اور صورتوں کا، کشف ذات و صفات الہی کا مخصوص خاصان خدا کو دیا جاتا ہے اور مکشوفات دنیا میں مسلم، برہمنان ہند، فلاسفران یونان، جو گیہ ہند شریک ہیں، اگر کسی طالب خدا کو دنیا کا کشف ہو تو کوئی بزرگی کی بات ہے، ہاں اولیاء اہل خدمت جو اس کام اور انتظام عالم کے لیے مقرر ہیں، انکو کشف دنیا ہونا لازمی ہے۔

مکتوب ۲۹۳

### بنام خواجہ محمد معصومؒ

اللہ تعالیٰ کی سب صفات سے صفت تھی ذات سے قریب اور تمام صفات کی ام لیعنی ماں ہے، حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جلی ذات بے پرده صفات حاصل ہے، اور جس کسی کو خلق میں جعلی ذات میں سے حصہ ملے، یا تقریب بے کیف ہو، خواہ انبیاء علیہم السلام ہوں خواہ اکمل اولیاء ہوں سب طفیلی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، خالق اور مخلوق کے درمیان بزرخ کبریٰ (بڑا پرده) حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس ہے، علیہ الصلوٰۃ والسلام

مکتوب ۲۹۵

### بنام حاجی محمد یوسفؒ

جورویت حق اور وہ کے لیے موعود بالآخرت ہے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے وہ دنیا میں میسر ہے اور وہ کے لیے اودھار ہے آپ کے لیے نقد ہے اور حضور ﷺ کے کامل تابعداروں کے لیے بھی اس میں سے حصہ ہے۔

مکتوب ۲۹۶

### بنام خواجہ محمد سعیدؒ

حق تعالیٰ کی صفات اس کی ذات کی طرح پیچوں و پیچگوں ہیں اور اس کی ذات کی طرح کسی شے سے ان کا حلول و اتحاد نہیں ہے۔

## مکتوب ۲۹۷

### بنام بدر الدین

اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات سب اشیاء سے علیحدہ ہے، اور کسی سے اس کا تعلق حلول و اتحاد وغیرہ بالکل نہیں ہے، جاہل لوگ فضول دلیل میں ذات و صفات کو مخلوق سے جدا نہیں کرتے لیکن افسوس ان کے حال پر کہ شریعت کے مطابق ماں بیٹی بیوی کے اپنے تعلقات اور معاملات الگ الگ بتاتے ہیں اور برتنے ہیں، لیکن خالق و مخلوق کو ایک کیے دیتے ہیں اور الگ الگ نہیں کرتے۔

## مکتوب ۲۹۸

### بنام میر محب اللہ

پہلے جب ظل میں ترقی تھی تو تم اس کو اصل جانتے تھے اور جب اصل میں ترقی ہو گئی تو ظل کو ظل تمیز کرنے لگے اور بہت سی باتیں درویشوں کی رمز و کنایہ کی اشارہ کی ہوتی ہیں، لہذا اس مکتوب میں بھی ہم درج کرتے ہیں، ذکر جنان، ماخوذ از پیران، راہ داں، مداومت برآں، بازگشت بفضل حضرت رحمان، وصل عربیاں، باقی ہمہ حسباں، یعنی پیر راہ داں سے ذکر سیکھیں ور پھر اس پر مداومت کریں تاکہ بازگشت حاصل ہواں کے آگے اللہ تعالیٰ کا فضل درکار ہے، تاکہ وصل عربیاں نصیب ہو، اصل مقصود یہی ہے، باقی سب وہم و گماں ہے۔

## مکتوب ۲۹۹

### بنام شیخ فرید

بوقت مصیبت صبر و تحمل کرنا چاہیے اور قضاۓ الہی پر راضی ہونا چاہیے۔

من از تو روئے نہ پچم گرم بیازاری کے خوش بود ز عزیزان تجمل و خواری  
 جو کچھ انسان کو تکلیف پہنچتی ہے اس کی وجہ نافرمانی حق ہے، اس وبا  
 میں ہمارے شومی اعمال سے اول چوہے ہلاک ہوتے ہیں، جو ہم سے زیادہ  
 اختلاط رکھتے ہیں اور پھر عورتیں مرتی ہیں، جن کے وجود پر نوع انسانی کی نسل  
 و بقا کا مدار ہے، بہ نسبت مردوں کے زیادہ مر گئیں اور جو کوئی اس وباء میں  
 مرنے سے بھاگا اور سلامت رہا، اس نے اپنی زندگی پر خاک ڈال لی، اور جو  
 شخص نہ بھاگا اور مر گیا، اس کو موت شہادت کی مبارکبادی اور خوشخبری ہے۔

شیخ الاسلام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب بذل الماعون فی فضل  
 الطاعون میں تحقیق سے لکھا ہے کہ جو شخص طاعون سے مر جائے اس سے قبر  
 میں کوئی سوال نہیں ہوتا، کیونکہ وہ ایسا ہے جیسے کوئی لڑائی میں قتل ہوا اور  
 شخص طاعون میں طلب اجر کی نیت سے صبر کرتا ہے اور جانتا ہے کہ میرے لیے  
 وہی پہونچے گا جو میرے اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے، تو وہ شخص اگر طاعون کے سوا  
 اور بیماری سے بھی مر جائے تو اس صورت میں بھی اس کو عذاب و سوال قبر نہ ہوگا،  
 کیونکہ وہ مرا باط لیعنی جہاد کیلئے مستعد اور تیار شدہ کی مانند ہے، جیسے کہ شیخ سیوطی  
 رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب شرح الصدور فی حال الموتی والقبور میں ذکر کیا ہے اور  
 کہا ہے کہ ابن حجر نے بہت عمدہ توجیہ کی ہے اور جو شخص نہ بھاگا اور نہ مرا وہ  
 غازیوں، مجاہدوں اور صابروں اور بلاکشوں میں سے ہے، کیونکہ ہر شخص کے لیے  
 اجل مقرر ہے، جو ہرگز آگے پیچھے نہیں ہو سکتی اور اکثر جو سلامت رہے ہیں  
 ان کا وقت اجل نہیں آیا تھا، نہ یہ کہ یہ لوگ بھاگ کر موت سے نج گئے، اور  
 جو صابر لوگ ہلاک ہوئے ہیں وہ اپنی موت سے ہلاک ہوئے ہیں، اس لیے نہ  
 بھاگنا بچا سکتا ہے اور نہ ٹھہرنا مار سکتا ہے، یہ طاعون سے بھاگنا یوم زحف لیعنی  
 جنگ کفار سے بھاگنے کی طرح ہے اور گناہ کبیرہ ہے۔

## مکتب ۳۰۰

### بِنَامِ خَواجَةِ مُحَمَّدِ مَعْصُومٍ

جب انسان کامل مراتب اسماء وصفات کے تفصیلی سیر کو طے کر کے جامعیت تامہ پیدا کر لیتا ہے اور اسماء وصفات الٰہی کا آئینہ بن جاتا ہے اور اس کا عدم ذاتی جوان کمالات کا آئینہ ہے، پوری طور پر پوشیدہ ہو جاتا ہے اور ان کمالات کے سوا اس میں اور کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی، تو اس وقت فناء تمام کے حاصل ہونے کے بعد اس کے عدم کی نفی ہونے پر وابستہ تھی، ایک خاص بقا کے ساتھ جوان کمالات پر منحصر ہے، مشرف ہوتا ہے اور ولایت کا اسم اس پر صادق آتا ہے، اسکے بعد اگر حق تعالیٰ کی عنایت از لی شامل حال ہو جائے تو ہو سکتا ہے کہ پھر یہ کمالات جن کے ساتھ عارف نے بقا حاصل کی تھی، حضرت ذات کے آئینہ میں منکس ہو جائیں اور وہاں ظہور پیدا کریں اس وقت قاب قوسین کا سر ظہور میں آتا ہے، آئینہ سے مراد کیفیت مجہول الکیف ہے اور اس مقام میں سرّ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ کا بھید ظاہر ہوتا ہے، اس کے بعد اور ادنیٰ کا سرّ اس پر ظاہر ہوتا ہے، یہ راز وہ ہیں جن کا سمجھنا اخْصَ الخَوَاصُ کی فہمید سے بھی باہر ہے، بہت کم لوگ اس معرفت سے مشرف ہوئے ہیں۔

## مکتب ۳۰۱

### بِنَامِ مُولَانا اَمَان اللَّهِ

کمالات نبوت سے مراد وہ قرب خدا ہے جہاں ظلیلت کی آمیزش نہیں ہے اور ولایت کے کمالات میں ظلیلت ہے، اصلیلت نہیں، یہی فرق نبوت ولایت میں ہے، قرب بالاصالت نصیب حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو

ہے، اور ان کی طبیعت کی وجہ سے بطریق پس خورده اخصل الخواص اولیاء کو بھی  
بطوروراثت کے حصہ ملتا ہے، کمالات کا حاصل ہونا حضن فضل و کرم پر منحصر ہے۔

مکتب ۳۰۲

### بنام خواجہ معصوم

اولیاء اللہ کی ولایت ظلی ہے نبی کی ولایت ظل سے دور ہے، لیکن اسماء  
وصفات کے حجاب ہیں، فرشتوں کی ولایت نبیوں کی ولایت سے قوی ہے، لیکن  
اس میں بھی شیونات و اعتبارات ذاتیہ کے حجاب باقی ہیں، مقام نبوت و رسالت  
ہی ہے، جس میں رویت ہے حجاب بلا آمیزش اسماء و صفات و شیونات ہے، اسی  
واسطے نبوت ولایت سے افضل ہے اور قرب نبوت ذاتی اور اصلی ہوگا اور جن لو  
گوں کو ان مقامات ولایت و نبوت سے اطلاع نہیں ملی ہے، وہ ولایت کو نبوت  
سے افضل کہتے ہیں، پس وصول مرتبہ نبوت میں ہے اور حصول مرتبہ ولایت  
میں ہے، کیونکہ حصول میں ظلیت ہے اور وصول میں اصلیت ہے، دوئی کا دور  
ہونا مرتبہ ولایت میں ہے اور سکر اس کو لازم ہے، کمالات نبوت میں دوئی باقی  
رہتی ہے اور صحو (ہوشیاری) اس میں لازم ہے، ذوق، شوق، آہ و نعرہ وجود  
تو اجد بحالت بھر ہوا کرتا ہے اور بحالت وصل ان میں سے کچھ نہیں ہوتا، نبوت  
میں وصل ہے اور ولایت میں بھر ہے، یہی وجہ ذوق و شوق عشق آہ وزاری نالہ  
و فریاد ہے اور یہ بھی جانتا چاہیے کہ ولایت ظلی اولیاء کی ولایت ہے اور  
ولایت انبیاء علیہم السلام و ملائکہ کرام ظلال سے الگ ہے۔

مکتب ۳۰۳

### بنام حاجی یوسف

الفاظ اور کلمات اذان سے نماز کی بزرگی صاف ظاہر ہے اور فلاج

دارین کی خبر ہے۔

مکتوب ۳۰۳

بِنَامِ مُولَانَا عَبْدِ الْحَمْدِ

اسلام کے اگر پانچوں اركان ادا ہو جائیں، تو امید نجات ہے، لہذا ان کے ادا کرنے میں پوری کوشش کی جائے۔

مکتوب ۳۰۵

بِنَامِ مِيرِ مُحَبِّ اللَّهِ

نماز میں حضور خشوع و خضوع ہونا چاہیے تاکہ ”إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ“ کی حقیقت ظاہر ہو۔

مکتوب ۳۰۶

بِنَامِ صَاحِبِ زَادِهِ مُحَمَّدِ فَرَخِ وَمُحَمَّدِ عَسْلَمِ

میرے فرزند محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۲ سال کی عمر میں انتقال کیا ، اور اس کے بھائی محمد فرخ و محمد عسیٰ نے بھی اس دارفانی سے انتقال کیا، فرزند محمد صادق آیات الہی میں سے ایک آیت اور رحمت خدامیں سے ایک رحمت تھا اس نے اس عمر میں وہ کچھ پایا، جو شاید کسی کو نصیب ہوا نہ تھا علم عربی و انتہاء عرفان حق میں ترقی کی کہ اس کے شاگرد شرح موافق و بیضاوی وغیرہ پڑھاتے ہیں اور یہ آٹھ برس کی عمر میں اس قدر مغلوب الحال ہو گیا تھا کہ ہمارے حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی مغلوب الحالی کو ملاحظہ فرمائے کہ بازار کا پکا ہوا کھانا تجویز فرمایا، محمد فرخ گیارہ سال کی عمر میں کافیہ خواں ہو گیا تھا، اور

دوست و احباب اس سے عجیب عجیب حالات مشاہدہ کرتے تھے، اور محمد علیٰ سے لوگوں نے اس کی ۸ برس کی عمر میں عجیب عجیب کرامتیں مشاہدہ کی ہیں خدا کی امانت تھی اس کے حوالہ کردی دنیا کی ہر اشیاء کا نسیان ولایت میں ضروری ہے، کمالات نبوت میں ضروری نہیں۔

**آگاہی:** جن ذات مبارک میں آٹھ آٹھ برس کی عمر میں یہ جذب خدا ہوا اور ان سے خرق عادات ظاہر ہوں ان کے قرب ان کے مرتبوں کو خدا ہی جانے، یہ اثرات حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے فیض صحبت و محبت قلبی کا ثبوت ہیں۔

### مکتوب ۳۰۷

#### بِنَامِ مُولَانَا عَبْدُ الْوَاحِدِ

تمام خیر و کمال جناب حق تعالیٰ کی طرف منسوب ہے، اور تمام شر و نقص دائرہ امکان کی طرف منسوب ہوتے ہیں کلمہ سبحان اللہ و بحمدہ سو بار روز پڑھنا چاہیے، اس کا حساب بے حساب ہے، کیونکہ انسان جامع خلوقات ہے اور جزو سے کل اور کل سے جزو تعلق رکھتا ہے، اس لیے انسان کا ایک بار پڑھنا تمام خلوق سے کئی گناز یادہ ہوگا اور انسان کامل تمام افراد عالم کو اپنے اجزا معلوم کرتا ہے اور اپنے آپ کو سب کا کل جانتا ہے، اس صورت میں اپنی حمد و تمام جہاں کی حمد سے کئی گنا زیادہ معلوم کرتا ہے۔

### مکتوب ۳۰۸

#### بِنَامِ مُولَانَا فِيضِ اللَّهِ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، دو کلمے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں اور

میزان میں بھاری ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت پیارے اور محبوب ہیں وہ سجان اللہ و مجدد سجان اللہ العظیم ہیں، ان دونوں کلموں سے خداوند تعالیٰ کی تقدیس اور تنزیہ اور بزرگی اور برتری اور منزہ اور مبرا ہونا بندہ ثابت کرتا ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ بھی روز حشر بموجب ارشاد ”هل جزاء الاحسان الا الاحسان“ اس بندہ کو بھی تمام برائیوں سے پاک کر دیگا اور تسبیح توبہ کی کنجی بلکہ توبہ کا زبدہ (خلاصہ) ہے۔

### مکتوب ۳۰۹

#### بنام حاجی محمد فریقی<sup>ؒ</sup>

اکثر مشائخ نے محاسبہ کا طریق اختیار کر رکھا ہے، بموجب ارشاد ”و حاسبوا قبل أن تحاسبوا“ یعنی اپنے سونے سے پیشتر دن بھر کا اعمال نامہ سامنے کرو، اور اس کی معافی از جناب باری گریہ وزاری سے اور ندائیت سے کرو، شیخ محمد حبی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ میں عمل محاسبہ میں سب سے زیادہ ہوں، کیونکہ میں اپنی نیتوں اور خطرات کا بھی محاسبہ کرتا ہوں، فقیر کے نزدیک سونے سے پہلے سو بار تسبیح و تحمد و تکبیر کا کہنا جس طرح مخبر صادق حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت ہے محاسبہ کا حکم رکھتا ہے اور محاسبہ کا کام کر دیتا ہے۔

### مکتوب ۳۱۰

#### بنام مولانا محمد ہاشم

انسان میں جس قدر کمالات ہیں، یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں، لیکن کمالات خدا عزوجل کے مقابلہ میں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتے ہیں، سوائے

شرکت اسی کے کوئی نسبت یا شرکت بندہ کو خدا کے ساتھ نہیں ہے، ان اللہ خلق آدم علی اصورتہ یعنی اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے، اس کا مطلب بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں، کہ خدا نے آدم کو اپنی صورت جیسی صورت پر پیدا کیا ہے، اور بیقوفوں نے انسان کے قومی اور اعضاء کو حق تعالیٰ کے سے اعضاء جانے ہیں، یہ لوگ بھی گمراہ ہوئے اور اروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں، یہ نہیں جانتے کہ حق تعالیٰ کی بارگاہ میں صورت وغیرہ کا اطلاق کرنا تشبیہ و تمثیل کی قسم سے ہے، نہ کہ تحقیق و تشبیب کے طور پر۔

### مکتب ۳۱۱

**بِنَامِ خُواجَةِ مُحَمَّدِ سَعِيدٍ**

قرآن مجید کے تنشابہات کا علم کچھ علمائے راسخین کو دیا گیا ہے، اور اسی طرح سے خدا نے علم غیب اپنے رسولوں میں سے رسولوں کو دیا ہے، اللہ تعالیٰ دنیا میں جو عام مسلمانوں اور خاص مسلمانوں کی پرورش کرتا ہے، وہ اسماء جمالی سے کرتا ہے، جو بُشَّـل جلال معلوم ہوتے ہیں اور کافروں کی اسماء جلالی سے کرتا ہے جو بُشَّـل جمال دکھتے ہیں، ان کی یعنی مسلمانوں کی تکلیف عارضی کا مآل راحت ہے اور کافروں کا راحت کا انجام تکلیف ہے، خدا کی رحمت کا اظہار دنیا میں ایک حصہ ہے اور عاقبت کے واسطے ننانوے حصہ باقی ہیں۔

### مکتب ۳۱۲

**بِنَامِ مِيرِ مُحَمَّدِ نَعْمَانٍ**

میرے نزدیک سب سے بہتر گلہ کعبہ معنّمہ ہے، اس کے بعد روضہ مقدسہ

اس کے بعد حرم مکہ معظمه جن علماء نے روضہ متبرکہ کو مکہ معظمه سے بہتر کہا ہے، ان کی مراد مکہ معظمه سے کعبہ مقدسہ کے سوا دوسری زمین ہوگی، رفع سبابہ میں میرے نزدیک موافق فتوے اکثر علمائے حفیہ اثنائے التحیات میں شہادت کی انگلی کانہ اٹھانا بہتر ہے۔

### مکتب ۳۱۳

#### بنام محمد ہاشم

اس مکتب میں چند سوالوں کا حضرت نے جواب دیا ہے۔

- ۱۔ اصحاب کرام کے کمالات فنا، بقا، وسلوک و جذبہ پر موقوف ہے یا نہیں
- ۲۔ طریقہ نقشبندیہ میں ریاضتوں سے منع کرتے ہیں اور ان کو مضر

جانتے

ہیں، حالانکہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے سخت ریاضتیں برداشت کی ہیں۔

۳۔ یہ طریقہ نقشبندیہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف کیوں منسوب ہے۔

۴۔ آپ نے ایک مکتب میں تحریر فرمایا ہے کہ طالب کو ولایت موسیٰ سے تصرف کیا تھی ولایت محمدی میں نہیں لاسکتے اور دوسرے مکتب میں فرمایا ہے کہ تم کو ولایت موسیٰ سے ولایت محمدی میں لے آئے، ان دونوں بالتوں میں موافقت کی کیا وجہ ہے۔

۵۔ پیرا ہن پیش چاک پہننا چاہیے یا پیرا ہن حلقة گریبان۔

۶۔ نفی اثبات کی توجہ احادیث کی توجہ کے ساتھ کس طرح جمع ہوتی ہے۔

۷۔ نفی اثبات کے ذکر کے وقت جدول کے کہا جاتا ہے، لا کو اوپر کی طرف اور الہ کو دہنی طرف کیوں لے جاتے ہیں اور اس مکتب کے آخر میں

آداب پیر بھی تحریر فرمائے ہیں اور آپ نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ وہ عرض داشتیں جو حضرت مخدوم زادہ کلاں محمد صادقؒ نے لکھی ہیں، وہ لکھدیں تاکہ پڑھنے والے دعا فاتحہ سے انہیں یاد کریں۔

**۱۔ خلاصہ جواب :** وہ قرب جوفا و بقا و سلوک و جذبہ پر موقوف ہے، وہ قرب ولایت ہے جس کے ساتھ اولیاء امت مشرف ہیں اور وہ قرب جو حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت سے صحابہ کو میسر ہوا تھا، وہ قرب نبوت تھا، اس قرب نبوت میں نہ فنا ہے نہ بقاء نہ جذبہ، نہ سلوک اور یہ قرب قرب ولایت سے کئی درجہ افضل و اعلیٰ ہے، یہ قرب صحابہ اصالحت ہے اور قرب ولایت اس کاظل ہے۔ ع

### گر بعلی نوائے قلندر نوائے صوفی بدے ہر آن کہ بعالم قلندر راست

۲۔ خلاصہ طریقہ نقشبندیہ میں اتباع سنت کو لازم جانتے ہیں، کون کہتا ہے کہ اس طریق میں ریاضتوں سے منع کرتے ہیں، اس طریق میں نسبت کی دائیٰ حفاظت کرنا اور سنت کی متابعت کرنا اور اپنے احوال کو چھپانے میں کوشش کرنا، اور توسط حال اختیار کرنا اور کھانے پینے میں اعتدال کا منظر رکھنا سخت ریاضتیں اور مشکل مجاہدوں سے جانتے ہیں، عام لوگ بھوکا رہنا تھا رہنا خاموش رہنا، شب بھر جگنا بہت بہتر جانتے ہیں، لیکن اتباع سنت اور ہر کام میں اعتدال سخت تر چیز ہے، نفس کی سرکوبی کے لیے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں، اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بھی ایسا ہی فرماتے ہیں۔

۳۔ خلاصہ۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نسبت صدیقیہ و نسبت امیریہ کے جامع ہیں جس نے آپ سے نسبت صدیقیہ اخذ کی وہ نسبت صدیقیہ ہے اور جس نے نسبت امیریہ حاصل کی اس کو نسبت امیریہ کہتے ہیں، دونوں

نسبتیں آپ کے سینہ مبارک میں موجز تھیں اور باوجود ایک ہی سینہ میں جمع ہو نے کی اپنی اپنی صفت میں الگ تھیں، یہ فقیر ایک مرتبہ بنارس گیا تھا، جہاں دریائے گنگا و جمنا ملتے ہیں دونوں پانیوں کے ملنے کے باوجود محسوس ہوتا ہے کہ گنگا کا پانی الگ ہے اور جمنا کا الگ اور لوگ جس دریا کی طرف رہتے ہیں، وہ اس کا پانی پیتے ہیں، حالانکہ درمیان میں کوئی حد فاصل نہیں ہے۔

۳۔ خلاصہ جواب۔ ولایت موسیٰ سے ولایت محمدی ﷺ میں طالب نہیں لایا جاسکتا، جب یہ مضمون لکھا گیا تھا، اس وقت فقیر کے علم میں یہی بات تھی، لیکن بعد میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس کے تغیر و تبدل کا علم اور قدرت عطا فرمائی، اس لیے سابقہ مکتوب کے مضمون کے خلاف یہ مضمون ہے۔

۵۔ خلاصہ جواب۔ اہل عرب پیرا ہم پیش چاک پہنتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہی سنت ہے اور بعض کتب معتبرہ فقہ سے معلوم ہوتا ہے، کہ پیرا ہم پیش چاک مردوں کو نہ پہننا چاہیے، کیونکہ یہ عورتوں کا لباس ہے اور امام احمد اور ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جو مرد عورت کا لباس پہنے اور جو عورت مرد کا لباس پہنے اس پر لعنت ہے، فقیر کے نزدیک یہ بہتر ہے کہ جس ملک میں عورتوں کا چاک جس طرف ہو مردوں کو اس کے خلاف چاک پہننا چاہیے۔

۶۔ خلاصہ جواب۔ اثناء ذکر میں توجہ غیر کی جانب کرنا، توجہ احادیث کی تقویت اور تربیت کے لیے ہے، اور غیر حق کو غیر حق جائز جب تک اس کی نفی نہ ہوگی تو اثباتِ حق اور تقویت احادیث کیونکر ہو سکتی ہے۔

۷۔ خلاصہ جواب۔ اس طریق نتشبہندیہ میں ذکر نفی و اثبات دل سے کرتے ہیں کام و زبان سے اس کا تعلق نہیں ہے۔

**آگاہی:** اسی مکتوب شریف میں آپ نے اپنے خادموں اور حضرت میر محمد

نعمان رحمۃ اللہ علیہ کے معتقد اور مریدین اور مخالفین کو بھی تنبیہ فرمائی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے، وہاں کے بعض احباب نے کئی دفعہ لکھا ہے کہ میر محمد نعمان ان دونوں طالبوں کے احوال پر توجہ نہیں فرماتے اور مکان بنوانے میں مصروف ہیں، اس مضمون سے شکایت اور ان سے روگردانی معلوم ہوتی ہے، لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ گروہ اہل اللہ کا انکار قاتل ہے اور ان کی باتوں پر اعتراض کرنماز ہر سانپ ہے اور ہمیشہ کی ہلاکت اور خرابیوں میں ڈالتا ہے، جب تک پیر کے تمام حرکات و سکنات مرید کے خیال میں زیبا اور محبوب نہ ہوں تب تک پیر کے کمالات سے اس کو کچھ حصہ نہیں ملتا، اگر کسی وقت پیر سے کوئی فعل خلاف شریعت صادر ہو جائے تو اس کی تقیید نہ کرے، لیکن اس فعل کو حسن کے ساتھ نیکی پر محمول کرے اور اس فعل کی صحت اور درستی کو تلاش کرے، اگر کوئی وجہ درستی و صحت کی نہ پہنچے، تو جناب الہی میں بضرع وزاری پیر کی سلامتی اور درستی کی دعا کرے۔



## معیار السلوک

و

## دافع الاداہام والشكوك

مؤلف

حضرت مولانا مولوی ہدایت علی صاحب مد فیوضہم نقشبندیہ مجددی ہے پوری اس کتاب میں مؤلف نے سلیس اردو میں تصوف کے باریک نکات اور دقيق مسائل ہمہ اوست ہمہ از دست، وجود و شہود، فنا و بقا وغیرہ کو فاضلانہ انداز میں نہایت خوبی کے ساتھ حل کیا ہے اور تصوف کے اہم مسائل ترتیب وار ایسے لشیں اور سادہ طریقہ سے بیان کیے ہیں کہ باید و شاید، اسی طرح اصطلاحات تصوف کی تشریح اس خوبی سے کی ہے کہ تصوف کی کسی اردو کتاب میں نہیں کی گئی، جو مسئلہ بیان کیا ہے، مکمل اور جس بات کا شرح کی ہے کامیاب، علم تصوف میں یہ کتاب ایک قابل قدر اضافہ ہے اس کی مکمل خوبیاں ہر مبتدی اور مشتھی کو اس کے مطالعہ کے بعد معلوم ہو سکتی ہیں،

ضخامت ۳۰۲ صفحات، اسی نقطیع اور ایسے ہی کاغذ پر معارف

پر لیں اعظم گلہ میں طبع ہوئی ہے،

قیمت فی جلد علاوه محصول ڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ

مشی سید محمود علی صاحب	نیادواخانہ	دہلی گیر	دہلی
یا			
عبد الحکیم فائز	محلہ ہالوکان	جے پور سٹی	راجپوتانہ

احسن التقویم

فی

### اثبات ذات واجب القدیم

**مصنف:**

حضرت مولانا مولوی محمد ہدایت علی صاحب مدظلہ نقشبندی مجددی جے پوری  
اس کتاب میں ”حسن التقویم“ کی تفسیر و حقیقت انسان کی ماہیت،  
قدرت کاملہ کی حکمت فاضل مصنف نے ایسے لکش اور سادہ طریقہ بیان کی ہے  
کہ اپنی آپ ہی نظیر ہے،

اسی کے ساتھ قدیم و حادث میں امتیاز انسان کی تخلیق کا راز سیدھی  
سادھی سلیس اور عام فہم اردو زبان میں مصنف نے نہایت خوبی سے بیان  
کیا ہے، معرفت جزوی وکلی کے وسائل اثبات ذات واجب الوجود کے لیے عقلی  
و نقلي دلائل، اس پر طرفہ یہ کہ اس چھوٹی سی کتاب میں شریعت و طریقت کے  
چوٹی کے مسائل اس خوبی اور کامیابی کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں کہ دریا کوزہ  
میں بند کرنے کی زندہ مثال ہے، یہ اپنی نوعیت کی پہلی کتاب اور اس موضوع پر  
زبان اردو میں اولین اور کامیاب ترین تصنیف ہے، انشاء اللہ عنقریب طبع ہو کر آ  
پ کے مطالعہ سے گذرے گی

محمد عبدالحی فائز ایم، اے، ایل، ایم، کے، اے، یو(الآباد)

اتج، اے، اتج، پی، (پنجاب) محلہ ہا لوکان جے پورسٹی (راجپوتانہ)



































